مجاہدِ آزادئ ہند سیّد کفایت علی کافیؔ مرادآبادی کا نعتیہ دیوان مع تدوین، تصحیحِ متن اور حواشی

دیوانِ کافیؔ

(مبنی بر نسخۂ ابوالعلائی اشاعت ۱۹۱۱ء)

مرتب

ڈاکٹر محمد آصف حسین

رضا ریسرچ سینٹر

مجاہدِ آزادیٔ ہند سیّد کفایت علی کافیؔ مرادآبادی کا نعتیہ دیوان مع تدوین، تصحیحِ متن اور حواشی

دیوانِ کافیؔ

(مبنی بر نسخۂ ابوالعلائی اشاعت ۱۹۱۱ء)

مرتب

ڈاکٹر محمدؐ آصف حسین

نعت ریسرچ سینٹر

ہمارا نصب العین ! نعتیہ ادب کا فروغ

کتاب : دیوانِ کافی

مرتب : ڈاکٹر محمد آصف حسین (مراد آباد انڈیا)

مطبع : مہر گرافکس اینڈ پبلشرز فیصل آباد

اشاعت اوّل : 1911ء حیدر آباد دکن

اشاعت دوم : 2024ء مراد آباد انڈیا

اشاعت سوم : 2025ء کراچی

تعداد : 200

صفحات : 280

قیمت : 1250

شائع کردہ
نعت ریسرچ سینٹر

B-306، بلاک 14، گلستانِ جوہر، کراچی۔

احقر اپنی اس کاوش کو

حضرت مولانا سیّد کفایت علی کآفی کے مدّاح

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

اور

حضرت مولانا سیّد کفایت علی کآفی کے اوّلین محقق

محمد ایوب قادری مرحوم

اور

حضرت مولانا سیّد کفایت علی کآفی کی علمی وادبی خدمات کو منظرِ عام پر لانے کا جذبہ

بیدار کرنے والے میرے والدِ محترم

جناب زاہد حسین صاحب مرحوم

ابن صوفی حامد حسین وارثی ابن صوفی محمد حسین ابن صوفی تفضّل حسین علیہم الرحمہ

سے منسوب کرتے ہوئے

اُن کی مغفرت اور درجات میں بلندی

کے لیے رب کے حضور ملتجی ہے۔

کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ ﷺ کا دین حسن رہ جائے گا

فہرست

دیوانِ کاؔفی

ردیف 'الف'

ردیف 'ب'

ردیف 'ت'

ردیف 'ث'

ردیف 'ج'

ردیف 'ح'

ردیف 'خ'

ردیف 'د'

ردیف 'ف'

ردیف 'ق'

ردیف 'ک'

ردیف 'ل'

ردیف 'م'

ردیف 'ن'

ردیف 'و'

ردیف 'ہ'

ردیف 'ے/ی'

تضمینات

سب فنا ہو جائیں گے کآفی ولیکن حشر تک
نعتِ حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

ہوائیوں کہ

راقم الحروف نے ہوش سنبھالا تو والد گرامی کی زبانی وطن عزیز کی تحریک آزادی کے حالات وواقعات اور کچھ معروف مجاہدین آزادی کے نام اور اُن کی سرگرمیاں سُننے کو ملیں۔ اُن میں سے کچھ تو والد صاحب کے چشم دید تھے اور کچھ اُنھوں نے بھی اپنے بڑوں سے سُنے تھے۔ جنھیں سُننے کے بعد قبلہ والد صاحب کے دل ودماغ میں بھی شمع حریت فروزاں ہوئی تھی۔ ایسا ہی ایک نام حضرت سیّد کفایت علی کآفی کا بھی ہے، جن کا تذکرہ والد صاحب اکثر فرماتے تھے۔ یہ نام راقم الحروف کے دل ودماغ پر ایسا مرتسم ہوا کہ شعور بیدار ہونے پر حضرت سیّد کفایت علی کآفی کی شخصیت اور اُن کے مجاہدانہ کارناموں کو جاننے کے شوق میں وادیٔ تحقیق وتجسس میں قدم رکھ دیا۔ جہاں سے جو ملا اور جس قدر ملا اُسے ایک بیاض میں محفوظ کرلیا۔ کئی مضمون اکٹھے ہوگئے۔ جب اُن کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تمام مضامین کم وبیش ایک جیسے ہیں جو بغیر حوالے کے کسی ایک مآخذ سے استفادہ کرتے ہوئے لکھے گئے ہیں۔ اُن میں سے اکثر سرقے یا چربے کے ذیل میں رکھے جاسکتے ہیں۔ البتہ کچھ دیانت دار مصنّفین (۱) کے حوالے کے باعث اصل مضمون تک رسائی حاصل ہوئی تو معلوم ہوا کہ حضرت کآفی پر تحقیقی نوعیت کا پہلا مضمون معروف محقق محمد ایوب قادری نے لکھا تھا (۲) جو آج بھی سند کا درجہ رکھتا ہے۔ لہٰذا اُنھیں بجا طور پر حضرت کآفی کا سب

---

(۱) مولانا محمد میاں (مصنف علمائے ہند کا شاندار ماضی) اور امداد صابری (مصنف ۱۸۵۷ء کے مجاہد شعرا) خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

اگر غیر معتبر مضامین کی بات کی جائے تو ایک طویل فہرست مرتب ہوجائے گی۔ اُن میں ایک کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ وہ ہیں محبوب حسین سبزواری (مرحوم) جنھوں نے عمر کے آخری پڑاؤ پر 'مرادآباد، تاریخ جدوجہد آزادی' ترتیب دی۔ غالباً نسیان کے غلبے کے باعث اُنھوں نے حضرت کآفی کے ضمن میں نجم الغنی خاں کی تصنیف 'اخبار الصنا دید' کے کئی حوالے درج کردیے ہیں، حالانکہ اخبار الصنا دید کے دونوں حصوں میں مولانا کآفی کا کہیں تذکرہ ہی نہیں ہے۔ کچھ مصنفین نے محبوب حسین سبزواری کی بزرگی اور مرادآباد سے اُن کی نسبت کے باعث اُنھیں زیادہ معتبر سمجھا نتیجتاً علامہ یٰسین اختر مصباحی علیہ الرحمہ جیسے معروف مصنف ومحقق نے بغیر تحقیق کے وہ حوالے بعینہٖ اپنے مضمون میں بھی نقل کردیے۔

(۲) سہ ماہی 'العلم' کراچی، اپریل تا جون ۱۹۵۷ء (جنگ آزادی نمبر) صفحہ ۱۰۹ تا ۱۲۹

سے پہلا محقق ہونے کا شرف حاصل ہے۔

دراصل حضرت کافی کی شخصیت عشق رسول کا پیکر تھی۔ اُنھوں نے اپنے دل کے ساز پر نغمۂ عشقِ رسول کے سوا کوئی دوسرا راگ چھیڑا ہی نہیں۔

سیریِ کافی نہیں ممکن ہے نعتِ پاک سے
عندلیب زار کو گل کا فسانہ چاہیے

میں نہیں شاعر مدیحِ صاحبِ لولاک ہوں
ہم صفیر و مجھ کو اپنے کام ہی سے کام ہے

حضرتِ کافی کی حب الوطنی اور پہلی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں شمولیت اور شہادت پر مفصل و مدلل گفتگو تو حسب موقع کی جائے گی لیکن اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اُن کی زندگی کا یہ پہلو بھی صرف اور صرف دین متین کی سربلندی اور عشقِ رسول کے جذبے سے مملو تھا۔ جس کی بیّن شہادت اُس نعت سے ملتی ہے جو اُنھوں نے اپنی شہادت سے قبل کہی تھی۔ جس کا مطلع ہے ؎

کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دینِ حسن رہ جائے گا

ایسی شخصیت جس نے زندگی کا لمحہ لمحہ عشق رسول میں بسر کیا ہو، اُس کی عظمت و بزرگی کا اعتراف نہ جانے کتنے اہل بصیرت نے کیا ہوگا۔ واللہ اعلم۔ بظاہر اس اعتراف حقیقت میں اوّلیت کا سہرا اُردو کے بے مثل نعت گو شاعر، مایۂ ناز عالم دین، صاحبِ حدائقِ بخشش، فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے سر سجا ہے۔ اُنھوں نے اپنی رباعیات[۱] کے ذریعے حضرت کافی کے دردِ دل اور سوز و گداز کا اعتراف کرتے ہوئے جس انداز میں حضرت کافی کو مملکتِ نعت گوئی کا سلطان اور خود کو وزیرِ اعظم قرار دیا ہے، وہ خراجِ تحسین و عقیدت کی بہترین مثال ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ:

---

[۱] شرح حدائق بخشش مصنفہ صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی صفحہ ۵۲۱۔ ۵۲۲

مہکا ہے مری بوئے دہن سے عالم
ہاں نغمۂ شیریں نہیں تلخی سے بہم
کاؔفی سلطانِ نعت گویاں ہے رضاؔ
انشاء اللہ میں ہوں وزیر اعظم

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ:

پرواز میں جب مدحت شہ میں آؤں
تا عرش پرِ فکر رسا سے جاؤں
مضمون کی بندش تو میسّر ہے رضاؔ
کاؔفی کا دردِ دل کہاں سے لاؤں

فاضل بریلوی نے صرف تعریف پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ تمام تر محبت وعقیدت کے باوجود فن شاعری پر اپنی دسترس کا اظہار 'مضمون کی بندش' اور حضرت کاؔفی کی شاعری کے جوہر یکتا یعنی 'دردِ دل' کے ذریعے جس لطیف پیرائے میں فنی تنقید کا فریضہ انجام دیا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہی نہیں بلکہ شرعی نقطہ نظر سے حضرت کاؔفی کی شاعری پر تنقید کا فریضہ بھی سب سے پہلے آپ نے ہی انجام دیا۔ ملاحظہ فرمائیے:

''سوا دو کے کلام کے کسی کا کلام میں قصداً نہیں سنتا، مولانا کاؔفی اور حسنؔ میاں مرحوم کا کلام اوّل سے آخر تک شریعت کے دائرے میں ہے۔ البتہ مولانا کاؔفی کے یہاں لفظِ 'رَعْنَا' کا اطلاق (یعنی استعمال) جابجا ہے اور یہ شرعاً محض ناروا بے جا (یعنی نامناسب اور بے فائدہ) ہے۔ مولانا کو اس پر اطلاع نہ ہوئی ورنہ ضرور احتراز فرماتے۔''[1]

یہ کہا جائے تو بے جا نہیں ہوگا کہ اگر فاضل بریلوی علیہ الرحمہ حضرت کاؔفی کی نعتیہ شاعری کی اہمیت وعظمت نیز اُن کے جذبۂ عشقِ رسول اور کیفیتِ نعت گوئی کا اعتراف اس طرح نہیں فرماتے تو شاید حضرت کاؔفی کا اتنا چرچا بھی نہیں ہوتا اور وہ بھی اپنے دیگر معاصر شاعروں کی طرح گوشۂ گمنامی میں ہی رہ جاتے۔ یہ الگ بات ہے کہ مشہور ومعروف ہونے کے باوجود بھی آپ کی

---

۱ الملفوظ مکمل حصہ دوم صفحہ ۲۲۵ مکتبۃ المدینہ

شخصیت وشاعری پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ لاپروائی کے ساتھ ساتھ اس کی ایک وجہ مواد کی عدم دستیابی بھی ہوسکتی ہے۔

جب انٹرنیٹ کی دُنیا آباد ہوئی تو سرحدیں ختم ہوئیں، دوریاں نزدیکیوں میں بدلنے لگیں، دشوار مراحل آسان ہونا شروع ہو گئے اور دُنیا ایک گلوبل ویلج میں تبدیل ہوگئی۔ نتیجتاً فکر و تحقیق کی دُنیا میں بھی انقلاب برپا ہوگیا۔ اگر ایک طرف نئی تحقیقات وتصنیفات منظر عام پر آنا شروع ہوئیں تو وہیں دوسری طرف بہت سی نادر و کمیاب کتب کے حصول میں بھی آسانی پیدا ہوگئی۔ ایسی کتب کی فہرست میں حضرت کاؔفی کا دیوان بھی شامل ہے۔ جسے انٹرنیٹ پر دیکھ کر قلبی مسرت کا احساس ہوا۔ ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد پڑھنا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ مجھ جیسے کم استعداد شخص کے لیے تو اس کی قرأت ہی ایک مشکل مرحلہ ہے چہ جائیکہ الفاظ وتلمیحات کا سمجھنا۔ ایک جانب قدیم املا اور طرزِ تحریر اور دوسری جانب کاتب کی کارفرمائی سے کہیں کوئی حروف ندارد تو کہیں زائد۔ کہیں 'ح' کا 'خ'، اور کہیں 'ع' کا 'غ'۔ جسے پڑھنا ہو خود سمجھے، کاتب مرحوم بے نیاز ٹھہرے۔

حضرت کافی کی شاعری نعت گوئی کے ارتقا میں بھی ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے کتب تواریخ نیز ذخیرۂ رضویات میں حضرت کاؔفی کا ناکافی و مختصر ومحدود تذکرہ اور دیوان کی ایسی حالت دیکھ کر خیال پیدا ہوا کہ حضرت کاؔفی پر باقاعدہ اور منصوبہ بند تحقیقی کام کیا جائے تاکہ کافی شناسی کا باب وا ہو سکے۔ لہٰذا تگ و دو شروع کر دی۔ اللہ کے فضل و کرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت کے صدقے میں حضرت کاؔفی کی مطبوعہ کتب اور کچھ غیر مطبوعہ (مخطوطات) تک رسائی حاصل ہوگئی۔ بعدہ سلسلہ وار کام کا آغاز ہوا اور الحمدللہ چار حصوں میں یہ کام تکمیل کو پہنچا۔ جو اس طرح ہے کہ:

(۱) کاؔفی مرادآبادی حیات اور شاعری
(۲) دیوان کاؔفی (مُدَوَّن ومحشیٰ)
(۳) مثنویات کاؔفی ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ
(۴) منظوم تراجم کاؔفی کا ادبی جائزہ

عصر حاضر میں نعتوں کا ساون جھوم کر برس رہا ہے لیکن حضرت کاؔفی کی صرف ایک نعت ''کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا'' کے علاوہ دوسری کوئی نعت سننے کو نہیں ملتی، نہ نعت کی

عوامی محفلوں میں،، نہ خواص کی نشستوں میں اور نا ہی سیرت کے جلسوں میں۔ ممکن ہے کہ دیوان کی ناز یب دیدہ طباعت، اغلاط سے پر کتابت اور الفاظ کی ثقالت اس میں مانع ہو۔ بس یہی سوچ کر دیوان کافی کو اوّلیت کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ دوسرے یہ کہ اہل قلم حضرات کو بحیثیت شاعرِ نعت، حضرت کاؔفی کی شاعری پر لکھنے اور مطالعے کے لیے مستند و محقق مواد میسر آ جائے گا۔ اس طرح تنقید کا باب بھی وا ہوگا۔ نیز ان نعتوں کو فاضل بریلوی کے فرمان ''حضرت کاؔفی کا کلام اوّل سے آخر تک شریعت کے دائرے میں ہے'' کی کسوٹی پر پرکھنے کا موقع بھی میسر ہوگا۔

پیش نظر دیوان کی تدوین و تصحیح کی دشواریوں کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس میدان کے شہ سوار ہیں۔ ورنہ عام قاری کے نزدیک تو یہ کون سا بڑا کام ہے! اس میں کیا رکھا ہے! وغیرہ وغیرہ۔ اس کام کی ادبی حیثیت کیا ہوگی یہ تو باشعور ناقدین ہی طے کریں گے۔ البتہ باعث اطمینان یہ ہے کہ ایک مایۂ ناز عاشق رسول، سرزمین ہند کے سچّے سپوت اور عظیم مجاہد آزادی کی ادبی کاوش منظر عام پر آ رہی ہے جسے راقم الحروف نے اپنا فرض اور ہم وطنی کا قرض سمجھ کر ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس سلسلے میں بہت سے محبّین کی دُعائیں اور علمی استعانت حاصل ہوئی۔ جن میں معروف عروض داں اور ماہر لسانیات، میرے محسن و مربی اُستاذ محترم ڈاکٹر عارف حسن خاں (سابق صدر شعبۂ اُردو ہندو کالج مراد آباد) کا نام سرفہرست ہے۔ موصوف نے حسب سابق نہ صرف حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ دیوان ہٰذا کا عروضی مطالعہ فرما کر اپنے قیمتی مشوروں سے بھی نوازا۔

مراد آباد کے نوجوان عروض داں ڈاکٹر سیّد عظیم الحسن اور معروف نعت گو شاعر تنویر جمال عثمانی نے بھی متن کی قرأت اور اغلاط کی تصحیح میں گراں قدر تعاون فرمایا۔ رام پور رضا لائبریری سے کتب کی فراہمی میں نوجوان شاعر نبیرۂ نواب مردان علی خاں رعناؔ انجینئر فرحت علی خاں اور عزیز القدر مولوی مفتی محمد فیض عالم نعیمی (ریسرچ اسکالر شعبۂ اسلامک اسٹڈیز ہمدرد یونی ورسٹی) کا خاص تعاون رہا۔ اس سلسلے میں عزیز گرامی مفتی محمد دانش قادری اکرمی صاحب کے تعاون کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ احقر ان تمام حضرات کا صمیم قلب سے ممنون و شکر گزار ہے۔

تصحیح متن ایک دُشوار مرحلہ تھا بالخصوص تلمیحات حدیث اور آیاتِ قرآنی کے سلسلے میں تو

یہ مسئلہ اور بھی پیچیدہ تھا۔ اس سلسلے میں نوجوان عالم دین عزیزم مولوی و مفتی محمد اویس نعیمی زید مجدکم نے بڑی معاونت فرمائی۔ اُنھوں نے تمام تر مصروفیات کے باوجود الفاظ و تلمیحات کی تخریج میں قیمتی وقت صرف کیا۔ فارسی اشعار کی قرأت و تصحیح و تفہیم میں معروف ادیب و محقق ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی امروہوی کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

راقم الحروف رام پور رضا لائبریری کے لائبریرین ڈاکٹر ابوسعد اصلاحی صاحب اور شعبۂ مخطوطات کے انچارج ڈاکٹر اصباح احمد صاحب، روہیل کھنڈ کی تاریخ و ادب پر گہری نظر رکھنے والے، رسالۂ ضیاء وجیہ رام پور کے مدیر ڈاکٹر شعائر اللہ خاں وجیہی صاحب اور مدرسہ شاہی مرادآباد، جامعہ نعیمیہ مرادآباد اور مسلم پبلک لائبریری مرادآباد کے نظماء کا بے حد ممنون ہے کہ ان حضرات نے مواد کی فراہمی میں گراں قدر تعاون فرمایا۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد یامین صاحب نعیمی علیہ الرحمہ (سابق مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد) کی مغفرت فرمائے کہ وہ تاحیات نہ صرف میری حوصلہ افزائی فرماتے رہے بلکہ میرے علمی و ادبی ذوق کو پروان چڑھانے میں مدد و معاون بھی رہے۔

بڑی نہ سپاسی ہوگی اگر معروف صحافی جنابِ معصوم مرادآبادی کا شکریہ ادا نہ کیا جائے کہ جن کی توجہ سے یہ دیوان زیورِ طباعت سے آراستہ ہوسکا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزاے خیر عطا فرمائے۔

بڑی ناانصافی ہوگی اگر اپنی اہلیہ اور بچوں کا ذکر نہ کروں کہ جن کے حصّے کا وقت بھی اسی کارِ خیر کی نذر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

راقم الحروف نہ تو کوئی ادیب ہے نہ محقق بلکہ اپنی جنم استھلی مرادآباد کی تاریخ و ادب کو محفوظ رکھنے کا شائق ہے۔ اسی شوق اور جذبے کے تحت یہ خدمت بھی انجام دی گئی ہے۔ کاش یہ سعی ناتمام کافی شناسی کا باب وا کرنے کا ذریعہ بن سکے تو میری خوش قسمتی ہوگی۔

قارئین کرام و ناقدین حضرات سے گزارش ہے کہ جہاں کوئی کمی، کوتاہی یا غلطی نظر آئے تو براہِ مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

حالانکہ حضرت کافؔی کے حالات زندگی اور خدمات کا مکمل تعارف عنقریب شائع ہونے والی کتاب 'کافؔی مرادآبادی حیات اور شاعری' میں مفصل اور مستند طور پر پیش کیا گیا ہے۔ لیکن تدوین و تحقیق کے جدید تقاضوں کے تحت سوانحی کوائف پیش کرنا ضروری محسوس ہوتا ہے۔ لہٰذا مختصراً پیش کرنے پر اکتفا کیا جارہا ہے۔

سیّد کفایت علی کافی مرادآبادی

حضرت کافی کا نام سیّد کفایت علی اور تخلص کافی ہے۔انھوں نے اپنی نعتوں میں ایک دوجگہ 'کفایت' تخلص بھی استعمال کیا ہے۔مرادآباد کے سادات گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔محلہ نواب پورہ ،مفتی بازار مرادآباد(۱) کے رہنے والے تھے۔مندرجہ ذیل اشعار میں انھوں نے اپنے نام تخلص اور وطن کی طرف اشارہ کیا ہے:

اور یہ بھی ترے جہان میں ہے — اب کفایت کی التجا یارب
مونسِ روزگار کافی ہو — نعتِ اوصافِ مصطفیٰ یارب
سرِ کافی فدائے خاکپائے اطہر اقدس — دل وجانِ کفایت تجھ پہ لاکھوں بار قرباں ہو
اے گدایانِ درِ حُبِّ نبوی — عرض کرتا ہے یہ کافی مرادآبادی
چل مدینہ طیبہ کو چھوڑ کر شہر و وطن — اس مرادآباد سے کافی کہاں کاارتباط

مندرجہ بالا اشعار میں کافی تخلص کے ساتھ مرادآبادی کالاحقہ نیز آخری شعر میں شہروطن مرادآباد لکھنے کے بعد اُن کے وطن کے تعلق سے کسی وضاحت اور شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

حضرت کافی کی ابتدائی تعلیم مرادآباد میں ہوئی بعدہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے رام پور، بدایوں، بریلی اور لکھنؤ جیسے علمی مراکز کے سفر کیے اور وہاں کے جلیل القدر علما سے استفادہ کیا۔ شاہ ابوسعید مجددی رام پوری سے علم حدیث اور حکیم شیر علی سے علم طب حاصل کیا۔لکھنؤ میں مولانا ظہوراللہ فرنگی محلی سے بھی اکتساب علم کیا۔شاعری میں مہدی علی خاں ذکی مرادآبادی سے شرف تلمذ حاصل تھا۔حضرت کافی حج بیت اللہ شریف و زیارت روضۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی

---

(۱) کچھ مصنفین نے بغیر تحقیق کیے حضرت کافی کو نگینہ ضلع بجنور کا ساکن لکھ دیا ہے جو درحقیقت اس التباس پر مبنی ہے کہ حضرت کافی کے ہم عصر مرادآباد کے اوّلین شہر امام مولانا عالم علی کے والد کا نام بھی مولانا سیّد کفایت علی تھا جو نگینہ بجنور کے رہنے والے تھے۔

مشرف تھے۔اس سلسلے میں انھوں نے ایک مثنوی بھی لکھی۔

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں شمولیت وشہادت:

مولانا کافی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں مجاہدانہ سرگرمیوں میں شریک رہے۔انگریز حکومت کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اوراس فتویٰ کی نشر واشاعت کے سلسلے میں مختلف علاقوں کے سفر کیے۔ بالخصوص آگرہ ،بدایوں اور دلی میں طویل عرصہ قیام کیا۔۱۳رمئی ۱۸۵۷ء کو جب مرادآباد میں علم بغاوت بلند ہواتو ان کی سربراہی میں کم وبیش ڈیڑھ سوافراد نے جیل پرحملہ کر کے بغاوت کے جرم میں گرفتار سپاہیوں اور دیگر بے گناہ قیدیوں کوآزاد کرایا۔جب مرادآباد میں نواب مجیدالدین احمد خاں عرف مجوخاں کی حکومت قایم ہوئی تب حضرت کافی عہدہ قضا پر فائز ہوئے۔ اپریل ۱۸۵۸ء میں جب انگریز مرادآباد پر دوبارہ قابض ہوئے تب فخرالدیں نامی شخص کی مخبری کی بنیاد پر انھیں گرفتار کیا گیا اور معمولی رسمی کاروائی کے بعد ۱۶رمئی ۱۸۵۸ء (۳۰رمضان ۱۲۷۴ھ) کو جیل کے سامنے مجمع عام میں پھانسی دی گئی۔روایت ہے کہ جب انھیں پھانسی کے لیے لے تختۂ دار کی طرف لے جایا جارہا تھا تو وہ اپنی ایک نعت کے اشعار گنگنارہے تھے جس کا مطلع ہے:

کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا

حضرت کافی کی تدفین مرادآباد کے محلہ کنجری سرائے میں جیل روڈ پر جانوروں کے اسپتال کے سامنے واقع قبرستان میں عمل میں آئی تھی۔

● ● ●

دیوانِ کافیؔ کے بارے میں

حضرت مولانا سیّد کفایت علی کافیؔ مرادآبادی کی زندگی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت تھی۔ نعت گوئی اُن کی زندگی کا ایسا وطیرہ تھا جسے اُنھوں نے تختۂ دار پر بھی ترک نہیں کیا۔ کیوں کہ اُن کا ماننا تھا کہ ؎

جب تلک باہم ہو یارب جسم و جاں کا ارتباط
نعتِ حضرت میں رہے میری زباں کا ارتباط

نعتِ اوصافِ جنابِ مصطفیٰ جس میں نہ ہو
وہ لب ودنداں وہی کام و زباں ناکام ہے

اللہ رب العزت نے بفیض نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کافیؔ کی طبیعت میں اس قدر موزونیت عطا فرمائی تھی کہ جو کچھ بھی رقم فرماتے وہ منظوم ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ رسالۂ 'ابواب التاریخ' کے علاوہ اب تک دستیاب مندرجہ ذیل تمام تصانیف منظوم ہیں[1]، چاہے وہ طبع زاد تصنیف ہو یا ترجمہ حدیث۔

بہارِ خلد	مطبع سنگیں	۱۲۶۱ھ/ ۱۸۴۵ء
مولد شریف بہاریہ	مطبع مصطفائی دہلی	۱۲۶۱ھ/ ۱۸۴۵ء
نسیمِ جنت	مطبع اکبری	۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء
داستانِ صادقان	مطبع مصطفائی دہلی	۱۲۷۱ھ/ ۱۸۵۵ء
تجمل دربار رحمت	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء
جذبۂ عشق	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء
وفات نامہ	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء

[1] عبدالحی صفا بدایونی نے لکھا ہے کہ 'اکثر کتب نظم ونثر اُن کی (یعنی حضرت کافی کی) راقم کی نظر سے گذری ہیں' (تذکرہ شمیم سخن صفحہ ۱۹۱) لیکن راقم الحروف کو ابھی تک کوئی نثری تصنیف دستیاب نہیں ہوسکی۔ (مرتب)

ابواب التاریخ	قلمی	۱۲۷۴ھ/۱۸۵۸ء
خیابانِ فردوس	مطبع نظامی کان پور	۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء
قصہ شیخ صنعان داستان عبرت افزا	مطبع حیدری بمبئی	۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء
نسیم جنت مع قصائد کافی	مطبع نظام المطابع مدراس	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
دیوانِ کافیؔ	مطبع ابوالعلائی حیدرآباد دکن	۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء

مندرجہ بالا فہرست میں 'ابواب التاریخ' ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ باقی تمام تصانیف مثنوی کی ہیئت میں ہیں جو مصنف کی حیات میں شائع ہو چکی تھیں۔ البتہ 'دیوان کافی' ایسی واحد تصنیف ہے جو نعتوں پر مشتمل ہے اور اس کی تمام تخلیقات غزل کی ہیئت میں ہیں۔ دستیاب دیوان کافیؔ نا تو مصنف کا مرتبہ ہے اور نہ مصنف کی حیات میں شائع شدہ بلکہ مصنف کی شہادت کے طویل عرصے کے بعد شائع ہوا تھا۔ حالانکہ دیوان میں کئی ایسی داخلی شہادتیں موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت کافیؔ نے دیوان بھی تصنیف کیا تھا۔ مثلاً اُن کا یہ شعر ؎

لکھا ہے میں نے یہ دیواں بمدحِ ختمِ رسل
لگا ہے ہاتھ عجب گوہر فلاح و صلاح

دوسرا ثبوت مندرجہ ذیل نظم ہے جو غالباً اُن کے دیوان کا تتمہ معلوم ہوتی ہے:

مدیحِ شاہِ شاہاں ہے مرا دیوان اے کافیؔ
فروغِ نورِ ایماں ہے مرا دیوان اے کافیؔ

رکھا حضرت نبی نے نام ایماں اپنی الفت کا
سو یہ ایماں کا عنواں ہے مرا دیوان اے کافیؔ

کہ چشمِ عندلیبانِ ریاضِ الفتِ احمد
عجب اک تازہ بستاں ہے مرا دیوان اے کافیؔ

ہجومِ غنچہ و گلہائے نعتِ مصطفائی سے
بہارِ باغِ رضواں ہے مرا دیوان اے کافیؔ

کوئی بھی شعر گر سرکارِ والا میں پسند آوے
تو کیا بخشش کا ساماں ہے مرا دیوان اے کاؔفی

حضرت کاؔفی کے اوّلین محقق پروفیسر ایوب قادری اپنے مضمون میں دیوان کاؔفی کے تعلق سے رقم طراز ہیں کہ:

''دیوانِ کاؔفی سیّد حسین کے اہتمام سے مطبع نامی ابوالعلائی گلزار حوض حیدرآباد دکن سے شروع (کذا شائع) ہوا ہے۔ ہمارے پیش نظر دوسرا ایڈیشن ہے جو کہ محرم ۱۳۲۲ھ ر ۱۹۰۴ء میں طبع ہوا۔ دیوان کا سائز ۲۰x۲۶/۸ ہے ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔''[۱]

افسوس کہ کافی تلاش وتجسس کے بعد بھی حضرت کاؔفی کے مصنّفہ دیوان کے مطبوعہ نسخے یا مخطوطے یا مذکورہ ایڈیشن تک رسائی حاصل نہیں ہوسکی ہے۔ حالانکہ حیدرآباد دکن سے شائع ہونے والا نسخہ جو آرکائیوز ڈاٹ کام پر دستیاب ہے اُس پر غرہ ربیع الاوّل ۱۳۲۹ھ (مطابق ۱۹۱۱ء) درج ہے۔ نیز اس میں دوسرے ایڈیشن کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ نسخہ مطبع ابوالعلائی کے مالک سیّد حسین کا مرتب کیا ہوا ہے۔ جسے راقم الحروف نے نسخہ ابوالعلائی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جس کے مطالعے کے بعد یقین کی حد تک کہا جاسکتا ہے کہ سیّد حسین کی دسترس میں بھی اصل دیوان کا کوئی نسخہ نہیں تھا۔ جس کی کئی داخلی شہادتیں اس نسخے میں موجود ہیں جنھیں ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔

دیوانِ کاؔفی نسخہ ابوالعلائی:

یہ نسخہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۹۱۱ء کا مطبوعہ ہے جو ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے سرورق پر مندرجہ ذیل عبارت درج ہے:

''بغرض افادہ مولودخوانانِ اطراف واکناف بسعی وافی موسوم بہ دیوان کافی
بصحت تمام بہ حسنِ اہتمام سیّد حسین مالک مطبع
مطبوع مطبع نامی گرامی ابوالعلائی گلزار حوض حیدرآباد دکن''

نیز سرورق کی پشت پر مالک مطبع سیّد حسین رقم طراز ہیں کہ:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

[۱] سہ ماہی 'العلم' جنگ آزادی نمبر (کراچی) اپریل تا جون ۱۹۵۷ء صفحہ ۱۲۶

وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعد از ادائے حمد و ثنائے خداوندکریم وحبیب رب العلمین یہ کمترین مدعاطراز ہے کہ طالبانِ عشق محمدی ومشتاقانِ نعت احمدی پر یہ امر مخفی نہیں کہ اس وقت تک جس قدر متعدد قصائد جوطبع ہوئے ہیں، اُس کی تصحیح کر کے طبع دوم میں چند قصاید شریک کر کے دیوانِ کافی نام رکھا۔اس کا حق مطبع کومحفوظ کیا گیا۔لہٰذا حضرات مولودخوانان کی خدمت میں التماس ہے کہ بعدختم مولودشریف کے اس خاکسارکودُعائے خیر سے یادفرماویں۔ اگر اس میں کوئی غلطی سہواً رہ گئی ہوتو براہِ کرم چشم پوشی سے کام فرماویں۔اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مَعَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ۔

نیازمند سیّد حسین خادم مطبع ہٰذا''

مندرجہ بالاعبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّد محمد حسین نے حضرت کافی کے تمام مطبوعہ قصائد کو یکجا کرنے کے بعد اُن میں مزید قصائد کا اضافہ کرتے ہوئے 'دیوانِ کافی' کے نام سے شائع کیا گیا تھا نہ کہ کسی قلمی نسخے سے یا کسی مطبوعہ نسخے سے۔ظاہر ہے کہ اگر سیّد حسین نے پہلے کوئی ایڈیشن شائع کیا ہوتا تو مندرجہ بالا تفصیل کیوں بیان کرتے؟اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُن کے سامنے دیوان کافی کا کوئی مطبوعہ یا غیر مطبوعہ نسخہ تھا ہی نہیں۔یعنی سر دست دستیاب دیوان کافی مصنف کا مرتبہ نہیں ہے بلکہ مطبع ابوالعلائی کے مالک سیّد حسین نے مولودخواں حضرات کی سہولت کے پیش نظر شائع کیا تھا۔

'دیوان کافی نسخہ ابوالعلائی' کا مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ مرتب اور ناشر نے مصنف کی شخصیت وعظمت سے صرفِ نظر کرتے ہوئے انتہائی لا پروائی کے ساتھ یہ دیوان شائع کیا۔اس میں شامل تخلیقات کی اصل مآخذ سے مطابقت تو کجا، کتابت کی اغلاط کی تصحیح تک نہیں کی گئی ہے۔نتیجتاً یہ نسخہ اغلاط کا پلندہ بن کر رہ گیا۔

حضرت کافی کی شخصیت وعظمت اور اُن کے دیوان کی ادبی حیثیت اورفنی قدرو قیمت کے پیش نظر راقم الحروف نے اپنی نااہلی کے باوجود دیوان کی جدید ترتیب وتدوین کا کام شروع کیا تو کافی دُشواریوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ رب العزت کا فضل وکرم اور اُس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیضان نیز حضرت کافی علیہ الرحمہ کی روح پرفتوح کا فیض تھا کہ دشواریاں، آسانیوں میں بدلتی چلی گئیں۔نتیجتاً جدید اصولِ تدوین وترتیب کے ساتھ دیوان آپ کے پیش نظر ہے۔

چونکہ نسخہ ابوالعلائی حضرت کاؔفی کے مختلف رسائل میں شامل نعتوں کو یکجا کر کے ترتیب دیا گیا تھا لہٰذا کوشش کی گئی کہ اُن کے مآخذ تک رسائی حاصل کی جائے مگر کسی بھی نسخے کی تدوین کے لیے اُس کے خطی نسخے تک رسائی بصورت عدم دستیابی اوّلین اشاعت کا حصول بنیادی شرط ہے۔لیکن بقول رشید حسن خاں:

> ''کتابوں کی اوّلین اشاعتیں یا معتبر نسخے اکثر لوگوں کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں اور مجبوری کے عالم میں ہم سب کو دستیاب نسخوں سے ہی استفادہ کرنا پڑتا ہے، یہ بڑی مجبوری ہے۔۔۔''[1]

رشید حسن خاں ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ:

> ''تدوین کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ کسی متن کے جتنے اہم نسخے ممکن الحصول ہوں، اُن سب سے استفادہ کیا جائے۔اس کے بغیر تدوین کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔یہ صبر آزما کام ہے، اس سلسلے میں عجلت پسندی اور آسان طلبی، دونوں سے قطع تعلق کرنا پڑے گا۔''[2]

لہٰذا راقم الحروف نے بھی یہی راہ اختیار کی، دستیاب مطبوعہ نسخوں میں مصنف کی حیات میں شائع شدہ نسخے کو اوّلیت دیتے ہوئے بترتیب زمانی ایک فہرست تیار کی نیز اگر کوئی قلمی نسخہ دستیاب ہوا تو اُسے بھی اس ترتیب میں شامل کیا گیا۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ بہار خلد کے ایک نسخے کے علاوہ تمام تصنیفات 'دیوان کافی نسخہ ابوالعلائی' سے قبل شائع شدہ ہیں۔

جہاں تک عجلت پسندی کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ دس برس کی محنت شاقہ اور تلاش و تجسس کے بعد جب یہ یقین ہو گیا کہ راقم الحروف اس سے زیادہ کوشش نہیں کرسکتا، تب یہ مختصر سا کام شائع کیا گیا ہے۔اس اعتراف کے ساتھ کہ ؎

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ذیل میں دستیاب نسخوں کی فہرست بلحاظ حروف تہجی پیش کی جا رہی ہے جس میں ایک سے زائد نسخوں کو بترتیب زمانی رکھا گیا ہے:

---

[1] ادبی تحقیق مسائل اور تجزیہ از رشید حسن خاں، ناشر اُتر پردیش اُردو اکادمی لکھنو اشاعت ۱۹۹۰ء صفحہ ۱۱۶

[2] ایضاً صفحہ ۱۲۸/۱۲۹

ابواب التاریخ	قلمی	۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۸ء
بہار خلد	مطبع سنگیں	۱۲۶۱ھ/ ۱۸۴۵ء
بہار خلد ترجمہ شمائل ترمذی	مطبع ثمر ہند لکھنؤ	۱۲۹۱ھ/ ۱۸۷۴ء
بہار خلد ترجمہ شمائل ترمذی	اہل سنت برقی پریس مراد آباد	۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء
تجلی دربار رحمت	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء
جذبۂ عشق	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء
خیابان فردوس	مطبع نظامی کان پور	۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۶ء
خیابانِ فردوس	مطبع خاص منشی نول کشور کان پور	۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء
داستان صادقان	مطبع مصطفائی دہلی	۱۲۷۱ھ/ ۱۸۵۵ء
داستان صادقان	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء
دیوان کافی	مطبع ابوالعلائی حیدر آباد دکن	۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء
قصہ شیخ صنعان داستان عبرت افزا	مطبع حیدری بمبئی	۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۸ء
مولد شریف بہاریہ	مطبع مصطفائی دہلی	۱۲۶۱ھ/ ۱۸۴۵
مولد شریف بہاریہ	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء
مولود شریف قلمی	قلمی	۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء
نسیم جنت	مطبع اکبری	۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء
نسیم جنت	مطبع خاص منشی نول کشور کان پور	۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء
نسیم جنت مع قصائد کافی	مطبع نظام المطابع مدراس	۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء
وفات نامہ	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء

راقم الحروف نے کتابت و طباعت کی جن اغلاط کی نشاندہی کی اُنھیں الگ الگ عنوانات کے تحت ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ملحوظ رہے کہ اکثر اغلاط کاتب کی کارفرمائی کا نتیجہ ہیں۔ کاتب کے تعلق سے وہ جملہ یہاں درج کرنا مناسب سمجھتا ہوں جو رشید حسن خاں نے ’کربل

'کتھا' کے ایک نسخے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ''اُس (کاتب) کی تحریر میں اس قدر فاش غلطیاں ہیں کہ اُس کا کم سواد ہونا مسلّم ہے۔ اُس نے معمولی الفاظ کا املا غلط لکھا ہے۔''

دیوانِ کافی نسخۂ ابوالعلائی کے کاتب کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے مثلاً 'اسریٰ' کو 'اثرا'، 'بحار' کو 'بہار'، 'حامی' کو 'ہامی'، 'معنی' کو 'مانع'، 'فضا' کو 'فزا'، 'عقلا' کو 'مغلا اور مہبط کو محبط' وغیرہ اس کے علاوہ بھی جا بجا املا کی بہت سی غلطیاں نظر آتی ہیں جو کاتب صاحب کی کارفرمائی کا ہی نتیجہ ہیں سوائے اُس املا کے جو اُس زمانے میں رائج تھا لیکن اب معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱) بہت سے الفاظ میں کاتب نے نقطے اِدھر سے اُدھر کر دیے ہیں لہٰذا لفظ میں تبدیلی واقع ہو گئی مثلاً ہو جائے کے بجائے ہو چائے، بہ ہنگام کے بجائے یہ ہنگام، ہلا یا کے بجائے ہلاتا وغیرہ

(۲) ہائے مخلوط یعنی دو چشمی ھ اور ہائے ملفوظی میں تفریق قائم نہیں رکھی گئی ہے۔ جہاں مخلوط کی آواز ہے وہاں ملفوظی لکھی گئی ہے مثلاً گھر کو گہر اور گہر کو گھر، آنکھ کو آنکہہ، بھر کو بہر، بجھانا کو بجہانا، چہرہ کو چھرہ، پہنچنا کو پھونچنا، ہے کو ھے وغیرہ۔ جدید ایڈیشن میں ایسے تمام الفاظ کو جدید املا میں لکھ دیا گیا ہے۔

(۳) معکوسی آوازوں تھ، ٹھ، ڑھ میں امتیاز نہیں رکھا گیا ہے مثلاً ہاتھ کو ہات، پڑھو کو پڑو، پنھاتے کو پنہاتے وغیرہ۔ مگر اب جدید املا کے مطابق اس کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

(۴) یائے معروف اور یائے مجہول میں فرق نہیں رکھا گیا۔ کہیں مجہول کی جگہ معروف اور کہیں معروف کی جگہ مجہول لکھا گیا ہے۔ مثلاً ایسی کو ایسے، اے کو ای اور تمامی کو تمامے وغیرہ

(۶) اکثر مقامات پر دو تین الفاظ کو ملا کر لکھا گیا ہے جیسے اُس دن کو اُسدن، آنکھوں سے کو آنکھونسے، رات دن کو راتدن، اسی واسطے کو اسیواسطے، اس بات کو کے بجائے اسباتکو، نہ ہووے گا کو نہویگا وغیرہ

(۷) کہیں الف ممدودہ کا مد اور کہیں واوِ عطف کو حذف کر دیا گیا ہے۔ جیسے آنکھ کے بجائے انکھ اور ظلمت و نور کے بجائے ظلمت نور، کوہ و بیاباں کے بجائے کوہ بیاباں۔ اسی طرح کہیں اضافہ کر دیا گیا ہے جیسے عادل وجاہدِ کفار کے بجائے عادل و جاہد و کفار وغیرہ

(۸) کچھ اشعار میں الفاظ کو مکتوبی کے بجائے ملفوظی طور پر لکھ دیا گیا ہے جیسے جس میں کو جسمِ، تجھ سے کو تجھسِ وغیرہ

(۹) کچھ اشعار میں کاتب کی کارفرمائی سے الفاظ کی ترتیب بدل گئی جس کی بنا پر مصرعہ بحر سے خارج ہو گیا۔ مثلاً

عمامے کو سر پر یہ سجایا شبِ معراج — غلط

سر پر جو عمامے کو سجایا شبِ معراج — صحیح

مندرجہ بالا تمام اغلاط کی نشاندہی کرتے ہوئے مع تصحیح مندرجہ ذیل جدول میں پیش کیا جا رہا ہے۔ مطالعے میں سہولت کی غرض سے مصرعے کے سامنے نسخہ ابوالعلائی کا صفحہ نمبر/ جدید ایڈیشن کا صفحہ نمبر درج کیا جا رہا ہے۔

غلط	صحیح	مصرعہ	ابوالعلائی صفحہ نمبر/ جدید صفحہ نمبر
یہ ہنگام	بہ ہنگام	(بہ ہنگامِ) تولّد معجزے اکثر ہوے پیدا	۴۸/۲
یسر تاج	بسر تاج	(بسر تاج) فاوحیٰ و بدل اسرارِ ما اوحیٰ	۴۸/۲
فاوح	فاوحیٰ	بسر تاجِ (فاوحیٰ) و بدل اَسرارِ مآ اوحیٰ	ایضاً
ماوح	مآوحیٰ	بسر تاجِ فاوحیٰ و بدل اَسرارِ (مآوحیٰ)	ایضاً
مورد	مولد	محفلِ (مولد) سلطانِ رسالت ہے یہ	۵۰/۳
ہے	بے	(بے) ادب کو تو یہاں دخل نہیں بار نہیں	۵۰/۳
رے	ہے	اللہ (ہے) عاشق ترے حسنِ نمکیں کا	۵۲/۳
اسیر	اسی	لقب ہے جنت الماویٰ (اسی) کوئے محمد کا	۵۳/۴
وہ/تیغ	کہ/شمشیر	قیامت کے سرپل سے (کہ) اک (شمشیر) براں ہے	۵۳/۴
شاد کشور	شاہِ کشور	وہ (شاہِ کشورِ) لولاک وہ حبیب خدا	۵۷/۵
شہ	شب	(شبِ) ولادتِ خیر الوریٰ کی برکت سے	۵۸/۵
مرجوعہ	مرحومہ	بغیر اُمّتِ (مرحومۂ) شہِ لولاک	۵۸/۵

عرش	حشر	روکشِ صحنِ چمن (حشر) کا عرصہ ہوگا	۶۰/۶
کیا	ہوئے	رحمۃ اللعالمیں جس روز سے پیدا (ہوئے)	۶۴/۷
جہاں	جناں	دیدۂ مشتاق گلزارِ (جناں) میں آ گیا	۶۴/۷
کہا	کہی/لکھی	جب (کہی) کافیؔ قسیم حوضِ کوثر کی ثنا	۶۵/۷
نچہ	پنجہ	پھر (پنجۂ) قدرت سے مرے کھول دے یارب	۶۶/۸
یہ	وہ	(وہ) عقدۂ مشکل جو کوئی وا نہیں کرتا	۶۶/۸
دغا	دُعا	کچھ ہم سے دریغ اپنی (دعا) کا نہیں کرتا	۶۷/۸
مدینے	مدینہ	چاہیے خاکِ (مدینہ) پر تڑپنا لوٹنا	۷۱/۹
آپ	آج	گوکہ ہم (آج) تڑپتے ہیں شب فرقت میں	۷۲/۱۰
ہاں	واں	کل کا وعدہ تو بھلا آپ نے (واں) فرمایا	۷۲/۱۰
سہر	سبھی	سراپا (سبھی) خوبیوں سے بھرا تھا	۷۵/۱۰
جسم	چشم	وہ (چشمِ) مبارک کی روشن سیاہی	۷۵/۱۰
پیراہن	بہ پیرایۂ	مزیّن تھا (بہ پیرایۂ) اعتدالی	۷۵/۱۰
وہ	او	قفس میں تو نے (او) گلررونہ دیکھا	۷۶/۱۱
شعل	شغل	(شغل) اوصافِ سراپائے جنابِ مصطفےٰ	۷۷/۱۱
اَبدب الاشقار		(اَهْدَبُ الْاَشْفَارْ) جن کے وصف میں وارد ہوا	۷۷/۱۱
وہ	وہی	ہیں (وہی) مژگاں صف آرائے جنابِ مصطفےٰ	۷۷/۱۱
بن کے		حور غلماں (سب کے سب) اُس کے تماشائی ہوئے	۷۸/۱۱
عیش	عشق	جس کو (عشقِ) سیّدِ کون ومکاں حاصل ہوا	۸۱/۱۲
رعا	مدعا	ہے جو اس دل کا (مدعا) یارب	۸۳/۱۳
جا کر	اُڑکر	میں پہنچتا اب تلک (اُڑکر) مدینے کے قریب	۸۴/۱۴
تیرا	تیری	کروں کس زباں سے بھلا حمد (تیری)	۸۶/۱۴
بجان بین	بجانبین	(بجانبین) دوشانہ تھی (روشن)	۹۴/۱۷

نمودار	روشن	ایضاً	ایضاً
مکا	ہے	زیارت گاہ عالم (ہے) مکانِ مولد حضرت	۹۵/۱۷
یہی	یہ ہی	مدینے اور کعبے میں ہمیشہ (یہ ہی) چرچا ہے	۹۵/۱۷
سادا	ساوہ	ہوئی دریاے (ساوہ) خشک فارس کی بجھی آتش	۹۵/۱۷
تک بھی	کوبھی	ملی ہے بولہب (کوبھی) جزا شادیِ مولد کی	۹۵/۱۷
افھواے	فحوائے	ہوا (فحوائے) علمائے عرب سے مسئلہ ثابت	۹۶/۱۷
بہ از	بنے	(بنے) کحل جواہر وہ مری آنکھوں میں اے کافی	۹۶/۱۷
ولہ	واللہ	کرتا ہے (واللہ) جلوہ، نورِ شبِ ولادت	۹۸/۱۸
جہل	ہبل	کانپا تھا لات وعزّا اور سرنگوں (ہبل) تھا	۹۸/۱۸
ہوئے	رہو	ہے امر جن کے واسطے کرتے (رہو) صلوات	۹۹/۱۸
اثرا	اسرا	دھوم ہے فرش سے تا عرش شب (اسرا) کی	۱۰۰/۱۹
چشمہ خفہ	چشمہ خور	چشمۂ (خور) کا مقصود ہوا آج کی رات	۱۰۰/۱۹
ہے	ہیں	خود بدولت (ہیں) وہاں جلوہ فزا آج کی رات	۱۰۰/۱۹
پڑھتا	بڑھتا	خلوت خاص میں (بڑھتا) ہی رہا آج کی رات	۱۰۰/۱۹
کھلایا	دکھلایا	(دکھلایا) جو اک جلوۂ حسنِ قدِ بالا	۱۰۵/۲۰
پیغمبراں	پیمبراں	شبِ ولادتِ ختمِ (پیمبراں) ہے آج	۱۰۷/۲۱
کیا کو	تو کیا	دنداں شکنی (تو کیا) کرے جاں کو تصدق	۱۰۶/۲۱
بہار	بحار	(بحارِ) نعت مبارک کا میں ہوا غواص	۱۰۹/۲۱
لگی	لگا	(لگا) ہے ہاتھ عجب گوہر صلاح وفلاح	۱۰۹/۲۲
دو	وہ	رخِ حبیبِ خدا ہے (وہ) عالم آرا چاند	۱۱۱/۲۲
پہ	سے	کہ آسمان (سے) سوئے زمیں اُتارا چاند	۱۱۱/۲۲
مروران	سرورِرواں	سائے سے دور رہا (سرورِ روانِ) اعجاز	۱۱۸/۲۴
ہمصفیر	ہم سفر	تمامی (ہم سفر) منزل کو پہنچے	

نصفہ بعصک		ہوا ثابت یہ (ارفع راسك) سے بھی ارے کافی	۱۲۴/۲۶
ہامی	حامی	لیک (حامی) ہوا درود شریف	۱۲۵/۲۶
معنے	مانع	(مانع) پرواز ہے افسوس بے بال و پری	۱۲۴/۲۷
گو	گور	(گور) میں بھی ہو چراغِ شب مدینے کا فراق	۱۲۹/۲۸
وہ	اے	(اے) ذاکر مداحِ نبی واسطے تیرے	۱۳۱/۲۸
جھاڑ	پہاڑ	(پہاڑ) وکوہ و بیاباں میں تھی اسی کی دھوم	۱۳۵/۲۸
روایت	راحت	ہے (راحتِ) جاں قوتِ جاں اہل دِلا کو	۱۳۰/۲۸
پہ	سے	ازل سے تا بہ ابد اور زمیں (سے) تا بہ فلک	۱۳۵/۲۹
لا الہ اللہ	لا الہ الا اللہ	تھی جب تلک یہ جہان (لا الہ الا اللہ)	۱۳۶/۳۰
تو/بدل	تولد/بذل	ہوے (تولد) وہ خیر مقدم یقیں مُطَیَّبُ (بذل) مکرم	۱۳۸/۳۱
دور	ورد	یہ (ورد) کافی ہے نور ایماں خدا کا اُن پر درود دایم	ایضاً
خلعت	خلقت	رحمتِ عالم اُس کا لقب ہے (خلقت) آدم کا وہ سبب ہے	۱۴۰/۳۱
بہارِ	بہاریں	جان مری کیا جان جہاں کی اور (بہاریں) باغ جناں کی	۱۴۰/۳۱
شفاعت	شفاے	بہر (شفاے) درد و مصیبت اور بلاے رنج وفلاکت	۱۴۰/۳۱
ارواح	ازالواح	ہے جبینِ عالم (ازالواح) محفوظِ شرف	۱۴۱/۳۲
پہ	پر	خاص محبوبِ خدا ختمِ رسالت (پر) سلام	۱۴۱/۳۲
انجانم	اے خاتم	السلام (اے خاتم) دورِ رسالت السلام	۱۴۵/۳۳
اعطا	اعطاف	مصدرِ (اعطاف) وابذال عنایت السلام	۱۴۵/۳۳
جناب	جمال	(جمالِ) خلق کے لائق کمال حسن کے شایاں	۱۴۷/۳۴
غنچہ	غنج	حبذا ناز و ادا (غنج) ودلالِ حورِعین	۱۵۰/۳۵
لال	دلال	حبذا ناز و ادا غنج و (دلالِ) حورِعین	۱۵۰/۳۵
شکریں	شکر	سواری جس طرف سے اُس (شکر) گفتار کی گزرے	۱۵۹/۳۷
وانگشت/بھی		(وہ) انگشت شہادت آپ کی (تھی) یارسول اللہ	۱۶۱/۳۸

ایماں	ایما	کہ جس کی ایک (ایما) سے دو پارہ ماہِ تاباں ہو	۱۶۱/۳۸
امیر	امر	اور (امرِ) کبریا صلوعلیہ وسلمو	۱۶۳/۳۸
ہیں	ہی	سنتے (ہی) نام آپ کا صلوعلیہ وسلّمو	۱۶۴/۳۸
توقیر	توفیق	عملِ خیر کی (توفیق) ہو دیں داروں کو	۱۶۸/۳۹
ایجنوں	آبِ حیواں	(آبِ حیواں) رشحۂ آبِ لبِ خندانِ تو	۱۶۹/۴۰
سنان	بہارستان	گلشن ایجاد برگے از (بہارستانِ) تو	۱۶۹/۴۰
نغمۂ	نفحۂ	مُشکِ اذفر (نفحۂ) از جنبشِ دامانِ تو	۱۶۹/۴۰
لمحۂ	لمعہ	از تجلیِ رخت خورشید باشد (لمعہ)	۱۶۹/۴۰
نمایاں	نمایا	رحم کن رحمی (نمایا) رحمت اللعالمیں	۱۷۰/۴۰
دور	پار	تری رحمت سے (پار) ہو کافی	۱۷۲/۴۱
اذکاہ	اذکار	ہم رہِ رفعتِ (اذکار) ہے سبحان اللہ	۱۷۵/۴۲
کفار	گفتار	راحتِ روح یہ (گفتار) ہے سبحان اللہ	۱۷۶/۴۲
عظمت	عصمت	جلوۂ آیتِ تطہیر وفروغِ (عصمت)	۱۷۶/۴۲
بجائے	نہ جائے	مدح خواں کافیِ محتاج (نہ جائے) محروم	۱۷۷/۴۲
ہے	ہر	اسی نوید کا (ہر) گلستاں میں ہے شہرہ	۱۷۸/۴۲
وہ حال	دجّال	نہ دیکھے گا (دجّال) کا فتنہ وشر	۱۸۰/۴۳
غیر میں	خیبرو	ہوئے (خیبرو) بدر میں آ کے حاضر	۱۸۰/۴۳
راز	راہ	اگر مجھ سے پوچھے کوئی (راہِ) جنت	۱۸۰/۴۳
فصلحت	برکت	(برکت) میں لطافت میں نظارت میں شرف میں	۱۸۲/۴۳
ہے	ہیں	فردوس سے برتر (ہیں) یہ اقصائے مدینہ	۱۸۲/۴۳
مغلائے	عقلائے	قرباں کروں اُس پہ (عقلائے) جہاں کو	۱۸۲/۴۴
ملیان	ملیحان	شورِ نمکِ حسنِ (ملیحانِ) جہاں ہے	۱۸۳/۴۴
غیربت	غیرت	ہے (غیرتِ) خالِ رخِ حورانِ بہشتی	۱۸۳/۴۴

بھی	تبھی	اک ہاتھ (تبھی) عرش سے بڑھ جائے مدینہ	۱۸۴/۴۴
شہرہ	شہر	اس (شہر) کی خوبی کوئی جبریل سے پوچھے	۱۸۴/۴۴
جسمِ	جس میں	ہو عکس فگن (جس میں) سراپائے مدینہ	۱۸۵/۴۴
قیامت ہے		(مناقب میں) اب اُن کے شعر کچھ کاؔفی سناتا ہے	۱۹۰/۴۶
سویاں	ثوبان	کہوں کیا حالِ (ثوباں) دل ہوا جاتا ہے دو ٹکڑے	۱۹۱/۴۶
مؤزّن	مؤذّن	بلال عاشق صادق (موذّن) تھا جو حضرت کا	۱۹۱/۴۶
راہ	رہ	اقامت اور اذاں میں ہم ر(ا) ہِ اللہ اکبر رہے	۱۹۲/۴۷
مصطفےٰ	مصطفائی	حلاوت میں بس اک اک شعر نعت (مصطفائی) کا	۱۹۳/۴۷
صبح	صحن	(صحن) محشر عید گاہِ مغفرت	۱۹۵/۴۷
روز	زور	دردِ دل نے (زور) تڑپایا مجھے	۱۹۶/۴۷
جو	ہوں	(ہوں) تمہارا مدح خواں فریاد ہے	۱۹۶/۴۷
فزا	فضا	کیا مطلع انوار مدینے کی (فضا) ہے	۱۹۹/۴۸
ماجرائے	ماجرایہ	عجائب (ماجرایہ) قصۂ احوالِ ثوباں ہے	۲۰۰/۴۹
ماہ	مال	(مال) کیا چیز ہے اک جاں کی حقیقت کیا ہے	۲۰۲/۴۹
کی	کہ	ہے تمنّا یہی دن رات (کہ) روزِ محشر	۲۰۶/۵۰
مصطفائی	مصطفےٰ	درسِ عشقِ (مصطفےٰ) اُن کو سُنانا چاہیے	۲۰۹/۵۱
بہرا	بہرہ	جس کو کچھ (بہرہ) نہیں حُبِّ شہِ ابرار سے	۲۰۹/۵۱
شاہ	شان	دیکھ کر جاہ وجلالِ (شان) محبوبِ خدا	۲۱۳/۵۲
کیا	کب	رسول اللہ (کب) راضی ہیں اُن سے	۲۱۸/۵۳
نامید	نومیدی	جائے (نومیدی) نہیں درگاہِ رب العالمیں	۲۲۵/۵۶
دس رس	دسترس	(دسترس) ہوتی اگر اُن کے قدم تک دیکھو	۲۳۲/۵۸
نظاروں	نزاروں	آہ کیوں پہنچے نہ زارو (نزاروں) کی طرح	۲۳۴/۵۹

ہمصفیرو	ہمسفرو	تھک کے ہم رہ گئے (ہمسفرو) تم میں سے	۲۳۴/۵۹
ہیں	بھی	انبیا تک (بھی) اسی بزم کے ہیں دیوانے	۲۳۶/۵۹
جیوں	جوں	ہیں فدا حور و ملک شمع پہ (جوں) پروانے	۲۳۶/۵۹
سچہ	سچ	(سچ) حضوری میں سعادت ہے شرف ہے اس جا	۲۳۷/۶۰
افتخاریہ	افتخارِی	(افتخارِی) انساب عالی نسبی	۲۳۹/۶۱

ذیل میں وہ مصرعے پیش کیے جارہے ہیں جن میں سہوِ کتابت کے باعث ایک حرف یا ایک لفظ لکھنے سے رہ گیا ہے۔ چھوٹے ہوئے لفظ کو قوسین میں لکھ دیا گیا ہے۔

(۱) یہ گلستاں (ہے) تمامی ظہور کثرت کا ۵۷/۵
(۲) جہاں میں خیر (و) سعادت کی دھوم دھام ہوئی ۵۸/۵
(۳) جیتے (ہی) جی اقامت جنّت اُسے ملی ۶۳/۷
(۴) حُب (و) الفت کی حقیقت کو عیاں فرمایا ۷۲/۹
(۵) بہارِ لطافت میں بے مثل (و) ثانی ۷۴/۱۰
(۶) کہ اُن ہاتھوں کا (دستنبونہ) نہ دیکھا ۷۶/۱۱
(۷) سُنتا رہے شمایل (و) احوالِ مصطفےٰ ۷۹/۱۲
(۸) پیدا ہوئے وقتِ سحر (حضرت) محمد مصطفےٰ ۸۰/۱۲
(۹) (تو) وہی عارف وہی کامل وہی واصل ہوا ۸۱/۱۲
(۱۰) بال (و) پروالے گئے اُڑ کر مدینے کے قریب ۸۴/۱۳
(۱۱) ظلمت (و) نور کا کیا رنگ لڑا آج کی رات ۸۹/۱۵
(۱۲) تخت مولد پہ (رکھے) جس نے قدم آج کی رات ۹۰/۱۵
(۱۳) بروز جمعہ (پڑھے) جو بہت دُرود و صلوات ۹۱/۱۶
(۱۴) یقیں اہلِ عقیدت کو ہے (کہ) ایسی ہی شہرت سے ۹۵/۱۷
(۱۵) کسریٰ کے قصر پر تھا اک زلزلہ (سا) نازل ۹۷/۱۸
(۱۶) روضۂ پاک پہ عیدِ شبِ (اسرا) کی بہار ۱۰۱/۱۹

(۱۷)	جائیں گے محفلِ معراج (سے) لے کر کاؔفی	۱۰۱/۱۹
(۱۸)	فردوس میں (بھی) اور نئے پھول کھِلائے	۱۰۳/۲۰
(۱۹)	مجھ کو تڑپاتا ہے بے ڈھب (اب) مدینے کا فراق	۱۲۹/۲۷
(۲۰)	پہاڑ (و) کوہ و بیاباں میں تھی اُسی کی دھوم	۱۳۵/۲۹
(۲۱)	کہ جس کی (ایک) ایما سے دو پارہ ماہِ تاباں ہو	۱۶۱/۳۸
(۲۲)	ہے جو یہ (حکم) خدا صلوعلیہ وسلّمو	۱۶۳/۳۸
(۲۳)	باطن (میں) زمیں بوسی کو جھکتا ہے ادب سے	۱۸۴/۴۴
(۲۴)	واسطے اُن کے جو ایسے مقتدا (پیدا) ہوئے	۱۸۶/۴۵
(۲۵)	نزولِ رحمتِ خلاّق (عالم) کیوں نہ ہو اُس پر	۱۹۰/۴۶
(۲۶)	آہ کے ساتھ (اگر) جذبۂ کامل ہووے	۲۰۵/۵۰
(۲۷)	طالبِ ایماں (کو) یہ باتیں سنانا چاہیے	۲۰۹/۵۱
(۲۸)	ثناخوانِ نبی ہوں اور اصحابِ نبی (کاؔفی)	۲۲۱/۵۵

ذیل میں وہ مصرعے پیش کیے جارہے ہیں جن میں سہوِ کتابت کے باعث کہیں حرف علت یا حرف جار یا واوِ عطف یا کوئی لفظ زائد لکھ دیا گیا ہے۔ زائد حرف قوسین میں لکھا جارہا ہے:

(۱)	وہی عارف وہی کامل (اور) وہی واصل ہوا	۸۱/۱۲
(۲)	چل مدینہ (سے) طیبہ کو چھوڑ کر شہر وطن	۱۲۳/۲۶
(۳)	خوی (و) اخلاق و کرم حسن و جمال و احساں	۱۷۵/۴۲
(۴)	عادل و جاہدِ (و) کُفّار ہے سبحان اللہ	۱۷۷/۴۲
(۵)	ہے داغِ سیہ لالۂ (ہے) صحرائے مدینہ	۱۸۳/۴۴
(۶)	اللہ رے ان آنکھوں کی (یہ) ہے عین تمنّا	۱۸۳/۴۴
(۷)	یہ دل ہے مرا لالۂ (و) صحرائے مدینہ	۱۸۴/۴۴
(۸)	نویدِ اوّل ُمنّی یہاں بہ سوے (ذیل) رہبر ہے	۱۹۲/۴۶

(۹) اے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ عظمت (و) افلاک ۱۹۷/۴۸

(۱۰) زہے شانِ محبّانِ (ہے) حبیبِ رحماں ہے ۲۰۰/۴۹

(۱۱) ایسی جانِ پاک پر قربان (ہو) جانا چاہیے ۲۱۱/۵۲

ذیل میں ایسے مصرعے لکھے جا رہے ہیں جنھیں غالباً کاتب نے روانی میں غلط لکھ دیا ہے۔ صحیح مصرعہ قوسین میں لکھ دیا گیا ہے۔

(۱) مگر اُن ہاتھ کو ہم نے نہ دیکھا ۷۶/۱۱

(کہ اُن ہاتھوں کا دستنبو نہ نہ دیکھا)

(۲) رہی حسرت کہ گیسو کو نہ دیکھا ۷۶/۱۱

(رہی حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا)

(۳) اگر کآفی نے ہم کو یہاں نہ دیکھا ۷۶/۱۱

(اگر کافی نے یاں تم کو نہ دیکھا)

(۴) ہوی پیش تیرا سو پر میلا دِ حضرتکو ۹۶/۱۷

(ہوئی ہے پیش تیرہ سو پہ جو میلادِ حضرت کو)

(۵) عمامے کو سر پر یہ سجایا شب معراج ۱۰۴/۲۰

(سر پر جو عمامے کو سجایا شب معراج)

(۶) در پردہ ہے یہ رویتِ لباسِ نبی ۱۲۷/۲۷

(در پردہ ہے یہ رویتِ ملبوسِ مصطفیٰ)

(۷) کچھ اور ہی ہو گئی تاثیرِ عالم ۱۳۳/۲۹

(ہوئی کچھ اور ہی تاثیر عالم)

(۸) ہے جو یہ خدا صلو علیہ وسلّمو ۱۶۳/۳۸

(ہے یہ حکمِ خدا صلو علیہ وسلّمو)

(۹) شان سے اُن کی نمودار ہے سبحان اللہ ۱۷۶/۴۲

(اور بنتِ شہِ ابرار ہے سبحان اللہ)

(۱۰) کہ ہے حسنِ مسکنِ شاہِ مدینہ ۱۸۰/۴۳
(کہ ہے مسکنِ حسنِ شاہِ مدینہ)

(۱۱) میری جانب سے یہ آداب ہی عرض کرے ۲۳۴/۵۹
(میری جانب سے یہ آداب عرض وہ کردے)

(۱۲) کہہ رہے ہیں یہی غلمان ارم میں جاوید ۲۳۶/۵۹
(کہہ رہے ہیں یہی غلمانِ ارم بہرنوید)

تبدیلی املا

قارئین کو پڑھنے اور سمجھنے میں سہولت کی غرض سے دیوانِ کافی نسخہ ابوالعلائی کے قدیم املا کو جدید املا میں تبدیل کر کے مندرجہ ذیل جدول میں پیش کیا جارہا ہے۔:

اُسدم	اُس دَم	اسیواسطے	اسی واسطے	ایکہ	اے کہ
اُسنے	اُس نے	اشاریسے	اشارے سے	ایوائے	اے وائے
آنکہیں	آنکھیں	امانسے	اماں سے	بجہانا	بجھانا
آنکہہ بہر	آنکھ بھر	امکانمیں	امکاں میں	بجہان	بہ جہان
اُنسے	اُن سے	اندہیرا	اندھیرا	بجہانیکے	بجھانے کے
آنکھونسے	آنکھوں سے	انکہو میں	آنکھوں میں	بجہاتا	بجھاتا
اُسپر	اُس پر	اوٹہاتا	اُٹھاتا	بڑہجائے	بڑھ جائے
اُسدن	اُس دن	اوٹہا	اُٹھا	بڑہگیا	بڑھ گیا
اُٹہنیکا	اُٹھنے کا	اوڑاتے	اُڑاتے	بطحےٰ	بطحیٰ/بطحا
اُنکی	اُن کی	اوس	اُس	بندہا	بندھا
آنیکی	آنے کی	اوسیکے	اسی کے	بندہ گیا	بندھ گیا
اُسپہ	اُس پہ	اونپر	اُن پر	بوسیکو	بوسی کو
آجکی	آج کی	اونپہ	اُن پہ	بٹہانا	بٹھانا
آنکہوں کی	آنکھوں کی	اہلبیت	اہل بیت	بہلا	بھلا

آنکہونکو	آنکھوں کو	ایخدائے	اے خدائے	بہول	بھول
اُسکے	اُس کے	ایدل	اے دل	بہی	بھی
ابتو	اب تو	ایدوستو	اے دوستو	بہیجا	بھیجا
ابہی	ابھی	ایسے	ایسی	بہیج	بھیج
احمدیکا	احمدی کا	ایصلے علی	اے صلِّ علیٰ	بہیجنا	بھیجنا
اسباتکو	اس بات کو	ایعاشقان	اے عاشقان	بھرا	بہرہ
اسجا	اس جا	ایکافی	اے کافی	بہروسہ	بھروسا
اسمیں	اس میں	ایکدم	ایک دم	بیڈہب	بے ڈھب
بیریا	بے ریا	تہیں	تھیں	چہپا	چھپا
بیطرح	بے طرح	تہے	تھے	چہپنا	چھپنا
بیکسونکے	بےکسوں کے	تیرہ گی	تیرگی	چہٹکر	چھٹ کر
بیمثالی	بے مثالی	تیزیسے	تیزی سے	چہوڑیومت	چھوڑیومت
پاکپہ	پاک پہ	ٹہرے	ٹھہری	چھرہ	چہرہ
پڑہو	پڑھو	ٹہکانا	ٹھکانا	حضرتکا	حضرت کا
پگل	پگھل	ٹہکرائیے	ٹھکرائیے	حضرتکے	حضرت کے
پنہاتے	پنھاتے	ٹہوکر	ٹھوکر	حقتعالیٰ	حق تعالیٰ
پوچہے	پوچھے	ٹہیرا	ٹھیرا	حقمین	حق میں
پہر	پھر	جانکا	جاں کا	حیرتمیں	حیرت میں
پہولا	پھولا	جانمیں	جاں میں	خاوریکی	خاوری کی
پہونچا	پہنچا	جائیگا	جائے گا	خسروانکے	خسرواں کے
پہونچوں	پہنچوں	جائینگے	جائیں گے	دردونکا	دردوں کا
پھونچے	پہنچے	جسپر	جس پر	دردونکی	دردوں کی
پیچہے	پیچھے	جسدم	جس دم	دکہا	دکھا

پیغمبرانسے	پیغمبراں سے	جسنے	جس نے	دکہلائیں	دکھلائیں
تجہسے	تجھ سے	جگہہ	جگہ	دلپر	دل پر
تجہے	تجھے	جنکے	جن کے	دلپہ	دل پہ
تماے	تمامی	جہاڑ	جھاڑ	دلکو	دل کو
تمسے	تم سے	جہاڑوں	جھاڑوں	دلکی	دل کی
تمنے	تم نے	جہانسے	جہاں سے	دلمیں	دل میں
توڑاتا	تڑاتا	جہانمیں	جہاں میں	دن بہر	دن بھر
تہا	تھا	چاہیئے	چاہیے	دنرات	دن رات
تہک	تھک	چتونکی	چتون کی	دوشپہ	دوش پہ
دہجیاں	دھجیاں	ساتہ	ساتھ	کدہر	کدھر
دہوم دہام	دھوم دھام	ساتہہ	ساتھ	کریگا	کرے گا
دہوم	دھوم	سبہوں	سبھوں	کسرویکی	کسروی کی
دہونڈتے	ڈھونڈتے	سبہی	سبھی	کسقدر	کس قدر
دیکہکر	دیکھ کر	سہپر	سپہر	کسکا	کس کا
دیکہکے	دیکھ کے	ستونکی	ستوں کی	کسیکا	کسی کا
دیکہلوں	دیکھ لوں	سزاوارونکو	سزاواروں کو	کسیکو	کسی کو
دیکہو	دیکھو	سُنکے	سُن کے	کونسی	کون سی
دیکہہ	دیکھ	شرفمیں	شرف میں	کہائی	کھائی
دیکہینگے	دیکھیں گے	طرحکا	طرح کا	کہلا	کھلا
دیکہے	دیکھے	عاصیانسے	عاصیاں سے	کہینچوں	کھینچوں
دیندار	دین دار	عالیجاہ	عالی جاہ	کھاں	کہاں
دینگے	دیں گے	عالیکی	عالی کی	کھتے	کہتے
دیوانا	دیوانہ	علیے	علی	کہلیگا/کھلیگا	کھلے گا

راتدن	رات دن	عمر بہر	عمر بھر	کھولدے	کھول دے
رضوانکی	رضواں کی	فسانا	فسانہ	کھوں	کہوں
روحکو	روح کو	فگارونکی	فگاروں کی	کھینچکر	کھینچ کر
رولاتا	رُلاتا	قدمونپہ	قدموں پہ	کیجئے	کیجیے
رونیسے	رونے سے	قدوسیانمین	قدوسیاں میں	کیصورت	کی صورت
ریزونسے	ریزوں سے	کاشکے	کاش کہ	کیطرح	کی طرح
زبانسے	زباں سے	کافے	کافی	کیطرف	کی طرف
زبانکا	زباں کا	کاہیکو	کاہے کو	کیلئے	کے لیے
زبانمیں	زباں میں	کبھے	کبھی	کیواسطے	کے واسطے
سُنکر	سُن کر	کچہہ	کچھ	کیونکر	کیوں کر
گرانبار	گراں بار	مدحکو	مدح کو	وہانسے	وہاں سے
گردونپر	گردوں پر	مردونکو	مردوں کو	وہانکے	وہاں کے
گردونپر	گردوں پر	مرنیکے	مرنے کے	وہان	واں
گریبانپر	گریباں پر	مسکرانیکا	مسکرانے کا	ہاتوں	ہاتھوں
گلستانسے	گلستاں سے	مشتاقونکو	مشتاقوں کو	ہزارونکی	ہزاروں کی
گنہگارونکی	گنہ گاروں کی	معراجکی	معراج کی	ہمپر	ہم پر
گوشکو	گوش کو	معراجمین	معراج میں	ہمپہ	ہم پہ
گہڑی	گھڑی	مکانمیں	مکاں میں	ہمرہِ	ہم رہِ
گہر	گھر	ملتے	ملتی	ہمسے	ہم سے
لاکہوں	لاکھوں	منہ	منھ	ہمصفیر	ہم صفیر
لاکہہ	لاکھ	مومنونکی	مومنوں کی	ہمکو	ہم کو
لامکانپر	لامکاں پر	مھر درخشاں	مہر درخشاں	ہمنے	ہم نے
لکہنا	لکھنا	نامکی	نام کی	ہونجومین	ہوں جو میں

لکہوں	لکھوں	نبے	نبی	ہونیکے	ہونے کے
لکہے	لکھے	نہتا	نہ تھا	ھے	ہے
لئے	لیے	ندیکہے	نہ دیکھے	یاالٰہے	یاالٰہی
لیکر	لے کر	نظارتمیں	نظارت میں	یزداںپر	یزداں پر
لیکے	لے کے	نظرونسے	نظروں سے	یزدانے	یزدانی
مااوحیے	مااوحیٰ	نہو	نہ ہو	یہاں	یاں
مٹگئی	مٹ گئی	نہووے	نہ ہووے	یہہ	یہ
مجکو	مجھ کو	نہویگا	نہ ہووے گا	یھ	یہ
مجہپر	مجھ پر	وادیئے ایمن	وادیِ ایمن	محبط	مہبط
مجہے	مجھے	وہانتک	وہاں تک	محزونسے	محزوں سے

دیوان کاؔفی جدید ایڈیشن کی خصوصیات

(۱) نسخہ ابوالعلائی میں شامل اکثر نعتوں کے مآخذ کی نشاندہی کرتے ہوئے اُنھیں دستیاب قدیم ترین نسخے کے مطابق کر دیا گیا ہے۔

(۲) آیاتِ قرآنی یا جزوِ حدیث تلمیحات کی تخریج کرتے ہوئے حاشیے میں اُس کا مکمل حوالہ لکھ دیا گیا ہے۔ نیز حسب موقع اُس کی تشریح بھی کر دی گئی ہے۔

(۳) دیوان میں شامل نعت کی تصحیح، دستیاب اوّلین اشاعت کے مطابق کی گئی ہے۔ اگر دو نسخوں میں اختلاف متن پایا گیا تو اس کی وضاحت حاشیے میں کر دی گئی ہے۔

(۴) دیوان نسخہ ابوالعلائی میں ایسی بھی کئی نعتیں شامل ہیں جو کسی دستیاب تصنیف میں شامل نہیں ہیں۔ ان میں سے اکثر کا موضوع مولد شریف ہے۔ لہٰذا ان نعتوں کے متن کی تصحیح شاعر کی دیگر تصانیف کے مطالعے کی بنیاد پر اُس کے اسلوب، اس کی زبان، تلفظ، محاسن شعری وغیرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔ دیوان میں ایسی نعتوں کی موجودگی ثابت کرتی ہے کہ دستیاب تصنیفات کے علاوہ بھی ایک یا زائد تصنیفات ایسی ہیں جو ہماری دسترس سے باہر ہیں۔ یا یہ بھی

ممکن ہے کہ کچھ ایڈیشن ایسے ہوں جن میں یہ نعتیں شامل ہیں، کیوں کہ دستیاب متفرق اشاعتوں میں بھی یہ فرق موجود ہے۔

(۵) دیوان کی جدید ترتیب وتدوین کے دوران قدیم املا کو جدید املا میں لکھا گیا ہے۔

(۶) مندرجہ ذیل الفاظ کو حسب ضرورت املے کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے:

آستانہ (آستانے)، پردہ (پردے)، تجربہ(تجربے)، چہرہ (چہرے)، ذرّہ (ذرّے)، رُتبہ(رُتبے)، سایہ(سائے) سینہ(سینے)، صدمہ(صدمے)، صلہ(صلے)، کلمہ (کلمے)، مدینہ(مدینے)

(۷) حضرت کافی کی مشہور زمانہ نعت ’کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا‘ جواُنھوں تختہ دار پر جاتے ہوئے کہی تھی، نسخۂ ابوالعلائی میں بھی شامل نہیں تھی لہٰذا اس ایڈیشن میں شامل کردی گئی ہے۔اس کے علاوہ فارسی کی ایک نعت اور ایک مخمس کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۸) نسخہ ابوالعلائی میں چار تخلیقات کو رباعی کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے حالانکہ اُن میں سے دو تخلیقات رباعی کے وزن پر ہیں جب کہ دو قطعات ہیں۔لہٰذا رُباعیات اور قطعات کو الگ کرنے کے بعد مزید دو قطعات کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۹) نسخہ ابوالعلائی کے آخر میں مثنوی کی ہیئت میں معراج نامے کے کچھ بند شامل تھے، اُنھیں حذف کردیا گیا ہے۔معراج نامہ مثنویات کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

(۱۰) کچھ مشکل الفاظ کی تسہیل وتشریح حاشیے میں کردی گئی ہے۔

(۱۱) دیوان کے آخر میں مشکل الفاظ کی فرہنگ شامل کی گئی ہے۔

کتاب کی ضخامت کے پیش نظر طویل مقدمہ لکھنے کے بجائے چند ابتدائی اور ضروری نکات کی وضاحت کردی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طفیل سرورِ عالم ہوا سارا جہاں پیدا[1]
زمین و آسماں پیدا مکیں پیدا مکاں پیدا

نہ ہوتا گر فروغِ نورِ پاکِ رحمتِ عالم
نہ ہوتی خِلقَتِ آدم نہ گلزارِ جناں پیدا

شہِ لولاک کے باعث، حبیبِ پاک کے باعث
جناب حق تعالیٰ نے کیا کون و مکاں پیدا

ظہورِ ذاتِ اکرم سے فیوضِ خیرمقدم سے
نسیمِ بوستاں پیدا بہارِ گلستاں پیدا

رسول اللہ کی خاطر کیے جن و بشر[2] حاضر
بنایا ماہ و انجم کو کیے ہیں بحر و کاں پیدا

جمالِ حُسن میں رعنا کمالِ خُلق میں یکتا
کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہووے گا یہاں پیدا

اُنھیں کے واسطے آدم اُنھیں کے واسطے حوا
اُنھیں کے واسطے کاؔفی کیےسب[3] انس وجاں پیدا

---

۱ نسیم جنت مطبوعہ نول کشور صفحہ ۳۰ ، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۲۳
۲ دیوان مطبوعہ ے رسول اللہ کی خاطر کیے جن وملک حاضر
۳ دیوان مطبوعہ ے اُنھیں کے واسطے کافی کیے ہیں انس وجاں پیدا

۲

خاتم الانبیا ہوئے پیدا
مجتبیٰ مصطفیٰ ہوئے پیدا

صبحِ میلاد میں یہ شہرہ تھا
آج خیرالورا ہوئے پیدا

اہلِ دیں گرمِ تہنیت تھے بہم
دین کے رہنما ہوئے پیدا

لعل لب پر دُعائے اُمت تھی
جب حبیب خدا ہوئے پیدا

کیوں نہ ہو جائے بخششِ اُمت
وہ مجیب الدُّعا ہوئے پیدا

ظلمتِ کفر و جہل دور ہوئی
ایسے شمس الضحیٰ ہوئے پیدا

پیر کے روز صبحِ دم کاؔفی
آپ صلِّ علیٰ ہوئے پیدا

۳

ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ پیدا
ہوئے حضرت رسول اللہ احمد مجتبیٰ پیدا

جنابِ سیّدِ سادات باصد جلوۂ رحمت
ہوئے باعظمت و اخلاق باشانِ عطا پیدا

کیا پہلے تو سجدہ پھر دُعائے بخششِ اُمّت
ہوئے جب صاحبِ لولاک محبوبِ خدا پیدا

تمامی بحر و بر روشن کیے نورِ تجلّی سے
ہوئے ایسے حبیبِ کبریا بدرالدجیٰ پیدا

شبِ میلاد میں اُس افتخارِ آفرینش کے
مبارک باد کا شہرہ سبھی عالم میں تھا پیدا

ہوئے وہ خیر مقدم جلوہ فرما باغِ امکاں میں
کیے اللہ نے جن کے لیے ارض و سما پیدا

کیا مشرق سے مغرب تک دیارِ آب و گِل روشن
ہوئے وہ خاتمِ پیغمبراں خیرالورا پیدا

جنابِ صاحبِ لولاک کے مانند اے کاؔفی
نہیں کوئی ہوا پیدا نہیں کوئی ہوا پیدا

۴

جنابِ فخرِ عالم سیّد و سرور ہوئے پیدا
شفیعِ درد منداں شافعِ محشر ہوئے پیدا

بجھانے کے لیے لب تشنگانِ روزِ محشر کے
سَحابِ رحمتِ حق صاحبِ کوثر ہوئے پیدا

تولّد وہ ہوئے جن کے سبب سے باغِ امکاں میں
مَلَک حور و پری جن و بشر یکسر ہوئے پیدا

ہوئے ہیں شاہ پیدا وہ کہ جن کے خیرِ مقدم سے [۱]
بہ ہنگامِ تولّد معجزے اکثر ہوئے پیدا

بسَر تاجِ فاوحیٰ و بدِل اَسرارِ ماَاوحیٰ [۲]
حبیبِ رازدارِ خالقِ اکبر ہوئے پیدا

شبِ میلادِ ختم المرسلیں تھے نور کے جلوے
کنارے شرق سے مغرب تلک گھر گھر ہوئے پیدا

خطابِ خیرِ اُمت جن کے صدقے سے ملا کافی
زِہے قسمت ہمارے ایسے پیغمبر ہوئے پیدا

---

[۱] دیوان مطبوعہ ہوئے وہ شاہ پیدا کہ جن کے خیر مقدم سے

[۲] فَاَوْحٰی اِلٰی عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوۡحٰی (ترجمہ: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی) (پارہ نمبر ۲۷، سورۃ النجم آیت ۱۰) یعنی جن کے سر پر وحی کا تاج سجا ہے۔ اب کیا وحی فرمائی یہ اَسرار (بھید) گویا کہ یہ راز کی بات ہے جو اللہ جانتا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں۔

۵

واہ کیا جلوۂ اعجاز تھا جانا آنا[۱]
شبِ اَسریٰ[۲] میں عجب ناز تھا جانا آنا

دیکھ اُس جلوۂ رفتار کو حیراں تھے مَلَک
حیرتِ دیدۂ پرواز تھا جانا آنا

عرشِ کبریٰ پہ گئے دور کروڑوں منزل
کیا ہی ممتاز سرافراز تھا جانا آنا

ساعتِ چند میں دیکھو تو کہاں تک پہنچے
حق کے محبوب کا اِک ناز تھا جانا آنا

ایسی معراج بھلا کس کو ملی ہے کاؔفی
دِل رُبایانہ اِک انداز تھا جانا آنا

---

۱ دیوان مطبوعہ میں مطلع کا مصرعہ اولیٰ اس طرح ہے ۔ واہ کیا جلوۂ اعجاز تھا آنا جانا
۲ تلمیح ہے سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۱ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ اَسۡرٰی۔۔۔الخ

٦

سر کے بل چاہیے اے اہلِ دِلا یاں آنا[1]
اُلفتِ رحمتِ عالم میں ذرا یاں[2] آنا

محفلِ مولدِ سلطانِ رسالت ہے یہ
عین آداب سے باصدق و صفا یاں آنا

بے[3] ادب کو تو یہاں دخل نہیں بار نہیں
عطرِ آداب سے پوشاک بسا یاں آنا

قدر اِس محفلِ اقدس کی کوئی کیا جانے
حضرتِ آدم و حوا کا ہوا یاں آنا

عرش سے فرش تک اللہ رے ہجومِ مَلَکوت
اور جبریل کا وہ مژدہ رسا یاں آنا

حوریں فردوس کی کہتی تھیں زہے بختِ سعید
ہم کنیزوں کا عجب فخر ہوا یاں آنا

---

[1] مولد شریف بہاریہ قلمی مخزونہ رضا لائبریری ۔ مولود شریف بہاریہ مطبع نظامی کانپور
[2] دیوان مطبوعہ میں تمام اشعار میں دریف 'یہاں آنا' لکھی ہوئی ہے
[3] دیوان مطبوعہ ۔ ہے ادب کو تو یہاں دخل نہیں بار نہیں

آسیہ ہاجرہ و مریم و سارا حوا
تہنیت گو تھیں بہم اپنا ہوا یاں آنا

محفلِ فرحتِ میلادِ نبی صلِّ علیٰ
ہو نصیب اپنے تئیں[1] صبح و مسا یاں آنا

گُلِ فردوس سے تیّار حمائل کرکے
رکھ سَبَدْ سر پہ گروہِ حورا یاں آنا

شاہِ لولاک کے میلاد کی محفل ہے آج
عندلیبانِ جناں نغمہ سرا یاں آنا

شرفِ محفلِ میلاد کہیں کیا کافی
ہم سمجھتے ہیں شفاعت کا صلہ یاں آنا

---

[1] مولد شریف بہاریہ مطبوعہ ہو نصیب اپنے پے صبح و مسا یاں آنا

ے

آنکھوں میں تصور ہے مدینے کی زمیں کا
پھولا ہے چمن پیشِ نظر خلدِ بریں کا

بیمار شفا پاتے ہیں اُس خاکِ شفا سے
بیمار ہوں اُس پاک مدینے کی زمیں کا

یوسف کی شباہت سے ہوئی اُلفتِ یعقوب
اللہ ہے عاشق ترے حسنِ نمکیں کا

اے صلِّ علیٰ دوش پہ گیسوئے معنبر
غیرت سے دہن بند ہے یاں نافۂ چیں کا

ہے پیشِ نظر یہ جو فروغِ مہِ کامل
دریوزہ گرِ نور ہے اُس صاف جبیں کا

کیا وصف کروں صاحبِ کوثر کی عطا کا
آیا ہی نہیں لب پہ کہیں حرف نہیں کا

پہنچا جو کوئی کوچۂ محبوبِ خدا میں
گویا کہ مُجاوِر ہوا فردوسِ بریں کا

اُمیّد ہے اُس دَم ، کرمِ شاہِ اُمم سے
کاؔفی کو بہت ڈر ہے دَمِ باز پسیں کا

۸

چمن خلدِ بریں کا ، عکس ہے روئے محمد کا
لقب ہے جنت الماوا اسی[۱] کوئے محمد کا

چھپے خورشید کو مغرب سے لائے کھینچ کر باہر
فلک پر شور ہے اعجازِ قابوئے محمد کا

لِوائے حمد[۲] جب لے کر صفِ محشر میں آویں گے
کھلے گا حال اُس دن زورِ بازوئے محمد کا

قیامت کے سرِ پُل[۳] سے کہ اک شمشیرِ بُرّاں ہے[۴]
گزر جاؤں گا لے کر نام ابروئے محمد کا

صلے میں حق تعالیٰ سے اُمیدِ ہشت جنّت[۵] ہے
لکھا ہے وصف میں نے چار گیسوئے محمد[۶] کا

---

[۱] دیوان مطبوعہ میں سہو کتابت سے یہ لفظ 'اسیر' لکھا ہوا ہے، جو کہ غلط اور خارج از بحر ہے۔ غالباً یہ لفظ 'اسی' ہو سکتا ہے۔

[۲] لِوا معنی جھنڈا حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ روز قیامت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائیں گے بعض روایت میں ہے کہ ایک جھنڈا لے کر تشریف لائیں گے جسے لوائے حمد کہا گیا ہے۔

[۳] سر بمعنی اوپر (فرہنگِ عامرہ ص ۲۶۷) پُل بمعنی پُل صراط۔ یعنی پُلِ صراط کے اوپر سے

[۴] دیوانِ مطبوعہ ؎ قیامت کے سرِ پل سے وہ اک تیغِ بُرّاں ہے

[۵] ہشت جنت یعنی دار الجلال، دار القرار، دار السلام، جنت عدن، جنت الماویٰ، جنت الخلد، جنت الفردوس، جنت النعیم (بحوالہ روح البیان فی تفسیر القرآن صفحہ ۸۴)

[۶] حضرت اُمِّ ہانی کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ میں اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کی چار چوٹیاں تھیں۔ (یعنی بال چار حصوں میں بٹے ہوئے تھے۔ (جامع ترمذی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مکہ میں داخل ہونے کا بیان)

شفیعِ عاصیاں تم کو پیاسا واں نہ چھوڑیں گے
محبّو! حوضِ کوثر نام ہے جوئے[1] محمد کا

اگر خورشیدِ محشر کچھ میرے سر پر چڑھا کافی
تو کہہ دوں گا کہ میں مدّاح ہوں روئے محمد کا

[1] 'جو' مشتق ہے جُستن سے جس کے معنی ہیں تلاش کرنا۔ چونکہ روایت میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز قیامت اپنے چاہنے والوں کو حوضِ کوثر پر ملیں گے۔ لہٰذا جوئے محمد سے مراد ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے کی جگہ

۹

لکھوں کیا وصف میں شیرِ خدا کا
علی اعلیٰ درِ خیبر کُشا کا

لکھوں کیا منقبت شیرِ خدا کا
علی حیدر امامِ اولیا کا[۱]

زیادہ فکر و فہم و عقل سے ہے
مناقب ابنِ عمِّ مصطفٰے کا [۲]

علی ہے پیشوا ، ہادی و مولیٰ
تمامی اُمّتِ خیرالورا کا

درِ حیدر کا جو کوئی گدا ہو
نہ ہو محتاج وہ ظلِّ ہُما کا

کہیں کیوں کر نہ ہم مولیٰ علی کو
کہ ہے ارشاد ختم الانبیا کا

شرف کحل جواہر پر رکھے ہے
یہ رُتبہ ہے علی کی خاکِ پا کا

---

۱ مطلع نسیم جنت نسخہ نول کشور صفحہ ۵۱۔۵۲، نسخہ مطبع اکبری صفحہ ۶۹

۲ دیوان مطبوعہ میں یہ مصرع اس طرح ہے ؎ ثنائے ابن عم مصطفٰے کا

تولد وہ ہوئے کعبے کے اندر
عجب رُتبہ ہے شاہِ لَا فَتٰی[1] کا

ہوا اُس سے منوّر قصرِ عرفاں
وہ ہے سلطان مُلکِ اولیا کا

فضائل هَلْ اَتٰی[2] سے ہے ہویدا
سزاوارِ خطابِ قُلْ کَفٰی[3] کا

یہ کافی تو گدائے خاکِ پا ہے
جنابِ مستطابِ مرتضیٰ کا

[1] لاسیف الاذوالفقار ولافتی الاعلی (ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی جوان نہیں)
ابن اثیر الکامل فی التاریخ، ج ۲ ص ۱۰۷

[2] تلمیح ہے سورۂ دہر کی طرف جس کا آغاز هَلْ اَتٰی سے ہوا ہے۔ اس سورہ کی آیت نمبر ۸ میں حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کی شانِ سخاوت بیان کی گئی ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان مصنفہ سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی)

[3] قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ (سورہ الرعد)
وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ سے مراد کون ہے؟ اس سلسلے میں مفسرین نے بہت سے اقوال پیش کیے ہیں جن میں سے ایک قول کے مطابق اس کا انطباق حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ الکریم پر بھی ہوتا ہے۔ (تفسیر قرطبی جلد پنجم ص ۳۵۰) بظاہر شاعر کا اشارہ اسی طرف ہے۔

۱۰

یہ گلستاں ہے تمامی ظہور کثرت کا
خدائے پاک کی شمّہ ہے ایک صنعت کا

ہر ایک سبزۂ نو خیز باغ امکاں میں
زبانِ حال سے شاہد ہے اُس کی قدرت کا

وہ ایسا صاحبِ اکبر ہے صاحبِ وسعت
کہ ہے حباب فلَک جس کے بحر قدرت کا

اُسی کے قہر سے جلتی ہے آتشِ دوزخ
اُسی کی مِہر سے روشن ہے قصر جنت کا

خصوص ہم پہ کیا اس طرح کا ایک کرم
کہ ہو ادا نہ کبھی شُکر اُس عنایت کا

بنایا اُمتی اپنے حبیب کا ہم کو
دیا شَرَفْ شَرَفِ انبیا کی اُمت کا

وہ شاہِ کشورِ لولاک وہ حبیبِ خدا
کہ جن کے فیض سے ہے تازہ باغ رحمت کا

مہِ سپہر شرف ذات مصطفائی ہے
فروغِ عارضِ رحمت ہے نور حضرت کا

شبِ ولادتِ خیرالوریٰ کی برکت سے
گریز کرگیا دُنیا سے دِن نحوست کا[1]

جہاں میں خیر و سعادت کی دھوم دھام ہوئی
ظہور کون و مکاں میں ہے اس بشارت کا

نہ ہووے کیسے زمان و زمین میں تسکین
جہاں میں آیا قدم صاحبِ شفاعت کا

دیے خدا نے اُنھیں جو مراتب عالی
بیاں ہو ہم سے کب اُس بیعدِ فضیلت کا

بغیر اُمتِ مَرحومہؑ[2] شہِ لولاک
ملا خطاب بھلا کس کو خیرِ اُمت[3] کا

عجب وسیلۂ کاؔفی ہے واسطے اپنے
جنابِ سیّدِ سادات شانِ رحمت کا

---

[1] دیوانِ مطبوعہ ۔ شہِ ولادتِ خیرالوریٰ کی برکت سے گریز کرگیا دُنیا سے دن نحوست کا
مصرعہ ثانی میں دن کی رعایت سے یہاں شب ہی ہونا چاہیے۔ چونکہ برکت کے مقابل نحوست اور شب کے مقابل دن ہی حسن شعری کا باعث ہے۔ شہ یقینی طور سہو کتابت ہے۔

[2] دیوان مطبوعہ ۔ بغیر اُمت مرجوعۂ شہ لالوک
بادی النظر میں سہو کتابت ہی ہے۔ چونکہ حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اُمت مرحومہ فرمایا ہے۔
عن انس بن مالك ،قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ،إن هٰذه الامة مرحومة عذابها بايدها ۔۔الخ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک یہ اُمت ، اُمت مرحومہ ہے (یعنی اس پر رحمت نازل کی گئی ہے) اس کا عذاب اسی کے ہاتھوں میں ہے۔۔۔الخ (سنن ابن ماجہ ۴۲۹۲)

[3] كنتم خير اُمة (ترجمہ: تم بہترین اُمت ہو) سورہ عمران

۱۱

اُس رُخِ پاک کا جس بزم میں چرچا ہوگا
در و دیوار سے واں نور برستا ہوگا

کیوں نہ ہو غیرتِ برگِ شجرِ طور زباں
جب مرے منھ میں ترا وصفِ سراپا ہوگا

حَبَّذا صاف جبیں صلِّ علیٰ پیشانی
شعلۂ طور خجل دیکھ یہ ماتھا ہوگا

ماہِ نو عیدِ شفاعت کا چمک جائے گا
جس طرف حشر میں ابرو کا اشارہ ہوگا

پھر تصور دُرِ دندان بندھا آنکھوں میں
پھر دُرِ اشک مرا گوہرِ یکتا ہوگا

جو مدینے کے مکانوں کی کرے گا تعریف
ہے یقیں اُس کا مکاں جنّتِ ماوا ہوگا

ہم کو اُمیّد قوی ہے کہ صفِ محشر میں
تیرے مداحوں کا اک رُتبۂ اعلیٰ ہوگا

اُس قدِ پاک کے سائے کا بندھا ہے جو خیال
اخترِ بخت عدم میں مرا چمکا ہوگا

حُسنِ محبوبِ خدا کا ہے یہ حُسنِ اعجاز
حشر تک ایک جہاں والہ و شیدا ہوگا

تیرا کوچہ ہے عجب گلشنِ جاوید بہار
خوش نصیب اُس کا کہ واں گرمِ تماشا ہوگا

ہم صفیرو مرا احوال تو کہلا بھیجو
کوئی زوّار مدینے کو بھی جاتا ہوگا

ناگہاں رنج و محن سے جو رہائی پاوے
ہے یقیں واں لبِ جاں بخش ہلایا ہوگا

شانِ محبوبی سے جب آپ نکل آویں گے
روکشِ صحنِ چمن حشر کا عرصہ ہوگا[1]

جائیں گے سوئے چمن کنج قفس سے چھٹ کر
اپنی قسمت میں کوئی اور بھی ایسا ہوگا

کون کہتا تھا شفا ہوگی نصیبِ بیمار
کس کو اُمیّد تھی اس درد کو اچھا ہوگا

گو نہیں مُلکِ عدم میں اثرِ شمس و قمر
آپ کے سائے کا واں نور تجلّٰی ہوگا

ہے مدینے کی زیارت کا جو کاؔفی مشتاق
پھر ارادہ مرا یارب کبھی پورا ہوگا

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ روکش صحنِ چمن عرش کا عرصہ ہوگا

۱۲

کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا [1]
پر رسول اللہ کا دینِ حَسَن رہ جائے گا

ہم صفیرو باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بلبلیں اُڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا

اَطلَس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں نہ ہو
اس تنِ بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا

نامِ شاہانِ جہاں مٹ جائیں گے لیکن یہاں
حشر تک نام و نشانِ پنجتن رہ جائے گا

جو پڑھے گا صاحبِ لولاک کے اوپر دُرود
آگ سے محفوظ اُس کا تن بدن رہ جائے گا

سب فنا ہوجائیں گے کافی ولیکن حشر تک
نعتِ حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

---

[1] روایت ہے کہ یہ نعت حضرت کافی نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اُس وقت کہی جب اُنھیں تختۂ دار کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔لہٰذا نہ کسی رسالے میں شامل ہے اور نہ ہی دیوان مطبوعہ میں۔حالانکہ حضرت کافی کی تمام نعتوں میں سب سے زیادہ شہرت اسی نعت کو حاصل ہے۔اس کا سب سے معتبر و مستند مآخذ ایوب قادری کا مضمون بعنوان 'کافی شہید' مشمولہ ماہنامہ 'العلم' کراچی اپریل ۱۹۵۷ء ہے۔

۱۳

جس کو خدا نے واصفِ خیرالورا کیا
کیا کچھ عطا کیا اُسے سب کچھ عطا کیا

ایمانِ مومنیں ہے حُبِّ محمدی
کیا کہیے اُس کو جس نے ترکِ وِلا کیا

ارواحِ مومنیں ہے کامل اُسی کا نام
جس نے کہ جان و مال نبی پر فدا کیا

خلّاقِ دو جہاں نے کلامِ قدیم میں
رفعت کے ساتھ ذکرِ رسولِ خدا کیا

اور اُس خدائے پاک نے ایمان والوں کو
حکمِ دُرودِ مُصطَفوِی کو عطا کیا

وہ بے نصیب رہ گیا اے وائے بے نصیب
جس نے متاعِ وصلِ نبی ناروا کیا

کیا خوش نصیب ہوں گے جو دن رات ہر گھڑی
اخبارِ حالِ مُصطَفوِی کو سُنا کیا

جیتے ہی جی اقامتِ جنّت اُسے ملی
جس نے وطن مدینۂ حضرت میں جا کیا

آلِ جنابِ مصطفوی پر پڑھو دُرود
ان کو خدا نے خیر و شہِ انبیا کیا

بھیجو دُرود زُمرۂ اصحاب پر مدام
اللہ نے ہمارا اُنھیں پیشوا کیا

کاؔفی ہزار شکر کہ ربِّ کریم نے
اپنے حبیب کے مجھے دَر کا گدا کیا

۱۴

جو پناہِ سیّدِ کون و مکاں میں آ گیا[1]
وہ بلا شک حق تعالیٰ کی اماں میں آ گیا

جس نے حضرت کا وسیلہ دوستو پیدا[2] کیا
میں یہ کہتا ہوں کہ وہ دارالاماں میں آ گیا

رحمۃ اللعالمیں جس روز سے پیدا ہوئے[3]
اور ہی اک فیض کا عالم جہاں میں آ گیا

ہوگیا کیا رشکِ جنّت یہ گلستانِ جہاں
جب سے اُس گل کا قدم اس گلستاں میں آ گیا

فیضِ انوارِ قدومِ سیّد ابرار سے
نور کا عالم زمین و آسماں میں آ گیا

جب تصور بندھ گیا نظروں میں روئے پاک کا
دیدۂ مشتاق گلزارِ جناں[4] میں آ گیا

---

۱ نسیم جنت مطبع نظام المطابع ص۹
۲ نسیم جنت نسخہ مطبع اکبری صفحہ ۱۹ ۔ جس نے حضرت کا وسیلہ دوستو حاصل کیا
۳ دیوان مطبوعہ ۔ رحمت اللعالمیں جس روز سے پیدا کیا
۴ نسیم جنت نسخہ نظام المطابع میں 'جہاں' اور نسخہ نول کشور میں 'جناں' لکھا ہے۔

یہ نہیں ممکن جلادے آتشِ دوزخ اُسے
کلمۂ دینِ محمد جس زباں میں آگیا

اُس تبسّم کا تصور مسکرانے کا خیال
صورتِ آبِ بقا اُس نیم جاں میں آگیا

جب لکھی کافی قسیمِ حوضِ کوثر کی ثنا
آب کوثر کا دہانِ مدح خواں میں آگیا [1]

---

[1] نسیم جنت مطبع نول کشور ص ۳۸۔ دیوان مطبوعہ میں یہ شعر اس طرح ہے ۔ جب کہا کافی قسیم حوضِ کوثر کی ثنا
آب کوثر کا دہانِ مدح خواں میں آگیا

۱۵

احسان و کرم ہم پہ وہ کیا کیا نہیں کرتا
وہ کون سی رحمت ہے کہ مولا نہیں کرتا

اِس گلشنِ امکاں میں نہیں برگ کو جنبش
جب تک کہ ہوا کو وہ اشارا نہیں کرتا

تدبیرِ عقیلانِ جہاں فعلِ عبث ہے
کوئی خطِ تقدیر مٹایا نہیں کرتا

بے تیری عنایات کے اے معطیِ مطلق
مطلب کو مرے کوئی بھی پورا نہیں کرتا

وہ کون سی مشکل ہے مرے خالق اکبر
آساں جسے لطف تمہارا نہیں کرتا

پھر پنجۂ قدرت سے مرے کھول دے یارب
وہ عقدۂ مشکل جو کوئی وا نہیں کرتا

جز مرحمت و بخشش و غفراں کوئی مرہم
زخمِ دلِ صد چاک کو اچھا نہیں کرتا

یارب تری درگاہ میں جز رحمتِ عالم
میں اور کسی کا تو وسیلہ نہیں کرتا

اُس صاحبِ لولاک رسولِ عربی کی
خاطر مرے اللہ تو کیا کیا نہیں کرتا

اِس اُمّتِ عاصی کو معاصی کے سبب سے
اللہ رے ستّار کہ رُسوا نہیں کرتا

مقبولِ شفاعت وہ نبی صاحبِ کوثر
کچھ ہم سے دریغ اپنی دُعا کا نہیں کرتا

یاں اور وہاں اُمّتِ عاصی کی رہائی
وہ کون سا ہے روز کہ چاہا نہیں کرتا

اپنا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت کی دُعا میں
وقفہ مرے اللہ تو اصلا نہیں کرتا

دے بہرِ دُعائے نبوی مطلبِ کاؔفی
جز عشقِ نبی اور تمنّا نہیں کرتا

۱۶

ہوئے پیدا رسولِ قدر دانِ مکّہ و بطحا
حبیبِ کبریا عزّت رسانِ مکّہ و بطحا

ہوئے پیدا جنابِ رحمت اللعالمیں احمد
امین و باعثِ امن و امانِ مکّہ و بطحا

ہوئے پیدا وہ نورانی لقا محبوبِ ربّانی
ہوا اُن سے مُنوّر ہر مکانِ مکّہ و بطحا

ہوئے پیدا جنابِ مصطفٰی با طلعتِ زیبا
ہوئے اُس خیر مقدم سے خزانِ[1] مکّہ و بطحا

کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہووے گا کوئی کافی
قسم کھاتا ہوں میں با عزّ و شانِ مکّہ و بطحا

---

[1] خزان کے معنی تک رسائی نہیں ہوسکی۔ البتّہ خزّان (بمعنی خزانچی یا خزانہ رکھنے والا) پڑھا جائے (جو ساقط الوزن ہے) تو اس کا مفہوم ہوگا کہ آپ کے قدموں کی برکت سے مکہ و بطحا نعمتوں کے خزانے بن گئے۔

۱۷

قیامت تھا وہ صدّیقِ جگر افگار کا رونا[1]
تڑپنا شکلِ بسمل اور وہ ہر بار کا رونا

کہوں کیا گریۂ صدّیق محرابِ عبادت میں
کہ شرمندہ تھا جس سے ابرِ دریا بار کا رونا

زبانِ حال سے گرمِ بُکا تھے مسجد و منبر
یہ پُر تاثیر تھا حضرت کے یارِ غار کا رونا

فلک کو بھی ہلاتا تھا مَلَک کو بھی رُلاتا تھا
وہ اُس دربارِ عالی جاہ کے حُضّار کا رونا

لکھوں کیا! اس بیاں سے دل ہوا جاتا ہے دو ٹکڑے
اثر رکھتا ہے یارانِ شہِ ابرار کا رونا

فرشتے آسمانوں پر ہوئے گرمِ فغاں سُن کر
جنابِ مصطفیٰ کی عترتِ اطہار کا رونا

تمامی حاضرانِ وقت کو بے تاب کرتا تھا
ابوبکر و عمر عثماں علی ہر چار کا رونا

[1] داستانِ صادقان صفحہ ۸ ، نسخۂ نظامی صفحہ ۱۷

ہوا وارِد نہ دیکھیں گی وہ آنکھیں آتشِ دوزخ
ملا ہے جن کو حُبِّ احمدِ مختار کا رونا

بس اب کافی قلم کو تھام لے آگے کو لکھنا ہے
بلالِ کشتۂ غم ، ہجر کے بیمار کا رونا[1]

[1] اس نظم کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا واقعہ منظوم کیا گیا ہے۔

۱۸

کچھ نہ کام آیا دلِ مُضطر تڑپنا لوٹنا
تھا عبث ، بے فائدہ ، بے پر تڑپنا لوٹنا

مرغِ بسمل کی طرح یاں خاک پہ لوٹے تو کیا
چاہیے خاکِ مدینہ پر تڑپنا لوٹنا

چہچہے کرتے ہیں صحنِ گلستاں میں ہم صفیر
ہم ہیں دامِ غم میں اور اکثر تڑپنا لوٹنا

شام سے ہے نالۂ شب گیر تا وقتِ سحر
آہ بر لب صبح سے دن بھر تڑپنا لوٹنا

کیا کہیں اے ہم صفیرو دل کی بے تابی کا حال
برق سے بھی ہے زیادہ تر تڑپنا لوٹنا

اس تڑپنے لوٹنے سے دل مرا بھرتا نہیں
ہو قبولِ خالقِ اکبر تڑپنا لوٹنا

صورتِ موجِ طلاطم یاالٰہی کر عطا
از برائے صاحبِ کوثر تڑپنا لوٹنا

ہو نصیبِ کاؔفیِ عاصی اللہ العالمیں
دیکھ کر وہ گنبدِ اخضر تڑپنا لوٹنا

١٩

لبِ جاں بخش سے کیا خوب بیاں فرمایا [١]
حُبّ و الفت کی حقیقت کو عیاں فرمایا

اُس لبِ لعل کے اور کام و زباں کے صدقے
جس زباں سے یہ سخن جانِ جہاں فرمایا

اہلِ ایماں کے لیے تو وہ کلامِ حق ہے
تم نے جو افضلِ پیغامبراں فرمایا

شبِ فرقت میں ہوئی عید محبّوں کے لیے
مژدۂ وصل جو اے سروِ رواں [٢] فرمایا

گو کہ ہم آج تڑپتے ہیں شبِ فرقت میں
کل کا وعدہ تو بھلا آپ نے واں فرمایا [٣]

قابلِ نار ہوا جس کو کہا ناری ہے
وہ بہشتی ہے جسے اہلِ جناں فرمایا

رشکِ فردوس ہوا دیرِ کہن اے کافی
جب سے یاں سرورِ عالم نے مکاں فرمایا

---

١ نسیم جنت نظام المطابع ص٦ ، نسیم جنت نسخہ مطبع اکبری صفحہ ١٠

٢ دیوان مطبوعہ ؎ مژدۂ وصل شفائے دل وجاں فرمایا

٣ دیوان مطبوعہ ؎ گو کہ ہم آپ تڑپتے ہیں شبِ فرقت میں کل کا وعدہ تو بھلا آپ نے ہاں فرمایا

۲۰

بروزِ جزا یا رسولِ خدا
ہمیں دو شِفا یا رسولِ خدا

تمنّا ہے دل کی یہ مولا مرے
دِکھا دو لقا یا رسولِ خدا

نہیں ہے سہارا بجز تم سوا[۱]
مرے مصطفیٰ یا رسولِ خدا

قبر میں مرے دل پہ ہوگا عذاب[۲]
تمہیں لو بچا یا رسولِ خدا

نہ شاہی سے مطلب نہ دولت سے کام
قدم ہو عطا یا رسولِ خدا

اگر آ مدینے کو دیکھوں کبھی
کروں دل فدا یا رسولِ خدا

بلالو مدینے میں کاؔفی کو اب
ترا ہے گدا یا رسولِ خدا

---

۱ معمولی تصرف کہ ساتھ یہ مصرعہ اس طرح بھی پڑھا جا سکتا ہے ؎ نہیں ہے سہارا بجز آپ کے

۲ اس مصرعہ میں قَبُر کو قَبَر پڑھنے کی بنا پر ناموزوں ہو رہا ہے، اگر قبر کے بجائے لحد پڑھیں تو موزوں ہو جائے گا
؎ لحد میں مرے دل پہ ہوگا عذاب

۲۱

سراپا وہ صلِّ علیٰ آپ کا تھا [۱]
کہ ہر عضو حسنِ تجلّی نما تھا

حبیبِ خدا کا جمالِ مکرم
سزاوارِ تحسینِ حمد و ثنا تھا

جبینِ مصفّا میں چینِ مصفّا
ہلال اور ماہِ تمام ایک جا تھا [۲]

بہارِ لطافت میں بے مثل و ثانی
گلِ بے خزاں عارضِ مصطفا تھا

مدوّر جو کہتے ہیں چہرے کا عالم
وہ تدویر [۳] سے بھی وراء الورا تھا

وہ صلِّ علیٰ گندمی رنگ اُن کا
کہ عارض رُخِ عالمی نور کا تھا [۴]

چمکتا تھا کیا نورِ حُسنِ صباحت
فروغِ ملاحت دمکتا ہوا تھا

---

[۱] خیابانِ فردوس، نظام المطابع مدراس
[۲] یہ شعر دیوان مطبوعہ میں شامل نہیں ہے
[۳] وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ (مشکوٰۃ شریف)
[۴] خیابانِ فردوس میں یہ مصرع اس طرح ہے ؎ کہ غازۂ رُخِ عالمِ نور کا تھا

مزیّن بہ پیرایۂ اعتدالی[1]
خوش اندام اندامِ خیرالورا تھا

وہ چشمِ مبارک کی روشن سیاہی
کہ سرچشمۂ نور جس پر فدا تھا [2]

وہ دندان ولب غیرتِ دُرّ و مرجاں [3]
وہ حسنِ تبسّم کا عالم نیا تھا

وہ بحرِ تبسّم میں موجِ تبسّم[4]
کہ دریوزہ گر جس کا آبِ بقا تھا

وہ حسنِ ادا کس زباں سے ادا ہو
تبسّم میں اُن کے جو حُسنِ ادا تھا

کروں اُس شمایل کا کیا وصف کاؔفی
سراپا سبھی[5] خوبیوں سے بھرا تھا

---

[1] دیوانِ مطبوعہ ۔ مزین تھا پیراہنِ اعتدالی
[2] خیابانِ فردوس ۔ کہ سرچشمۂ نور جس کا گدا تھا
[3] دیوانِ مطبوعہ ۔ وہ دندان ولب غیرتِ دُرِّ مکنون
[4] دیوانِ مطبوعہ ۔ وہ بحرِ تبسّم میں موجِ لطافت
[5] دیوانِ مطبوعہ ۔ سراپا بہر خوبیوں سے بھرا تھا

۲۲

رہی حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا[۱]
سرِ زُلفِ معنبر کو نہ دیکھا

نہ پوچھو کُشتۂ دیدار کا حال
فروغِ عارضِ گل رو نہ دیکھا[۲]

رہے اکثر کفِ افسوس ملتے
کہ اُن ہاتھوں کا دستنبو نہ دیکھا[۳]

ہزاروں کے تڑپنے کا تماشا
قفس میں تو نے او گل رو نہ دیکھا

بھلا کہیے کہ کیا دیکھا جہاں میں
اگر کافی نے یاں تم کو نہ دیکھا[۴]

---

۱ بہارِ خلد مطبع ثمر ہند صفحہ ۲۸
۲ بہارِ خلد ۔ فروغِ عارضِ گل بو نہ دیکھا
۳ دیوانِ مطبوعہ ۔ مگر اُن ہاتھ کو ہم نے نہ دیکھا
۴ دیوانِ مطبوعہ ۔ اگر کافی نے ہم کو یاں نہ دیکھا

۲۳

اَیّہاالعُشّاق شیدائے جنابِ مصطفیٰ [1]
عین ایماں ہے تولّائے جنابِ مصطفیٰ

رُوکشِ گُلگَشتِ جنّت ہے اگر ہووے نصیب
شغلِ اوصافِ سراپائے جنابِ مصطفیٰ

لاکھ خورشیدِ قیامت کو تصدق کیجیے
بر سرِ یک نورِ سیمائے جنابِ مصطفیٰ

باعثِ ایجادِ طاقِ جنّتِ فردوس ہے
طاقِ ابرو قوسِ زیبائے جنابِ مصطفیٰ

اَھْدَبُ الْاَشْفَارُ [2] جن کے وصف میں وارِد ہوا
ہیں وہی مژگاں صف آرائے جنابِ مصطفیٰ

ہے نصیب العین جس کی کحل مَازَاغَ الْبَصَر [3]
ہے وہ زیبا چشمِ رعنائے جنابِ مصطفیٰ

مظہرِ نورِ الٰہی حبّذا صلِّ علیٰ
بینیٔ اقدس معلائے جنابِ مصطفیٰ

---

[1] مثنوی تجمل دربار نبی کریم نسخہ نظامی میں صفحہ ۴۳

[2] دیوان مطبوعہ میں کتابت کی غلطی سے 'ابدب الاشقار' لکھا گیا ہے جبکہ صحیح اَھْدَبُ الْاَشْفَارُ ہے (شمائل ترمدی شریف) یعنی آپ کی پلکیں (مژگان) لمبی تھیں۔

[3] مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی (آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی) (پارہ ۲۷ سورہ النجم آیت ۱۶)

چشمۂ آبِ بقا تسنیم و کوثر سلسبیل
رشحۂ لعلِ شکر خائے جنابِ مصطفیٰ

عارضِ حوارنِ جنّت کو نہ دیکھے آنکھ بھر
والہِ حسنِ کفِ پائے جنابِ مصطفیٰ

آنکھ خورشید قیامت سے لڑائیں لاکھ بار
عاشقانِ چشمِ رعنائے جنابِ مصطفیٰ

حور و غلماں سب کے سب اُس کے تماشائی ہوئے[1]
جو ہوا محوِ تجلّائے جنابِ مصطفیٰ

گر جنوں بھی ہو تو عشقِ احمدی کا ہو جنوں
ہو اگر سودا تو سودائے جنابِ مصطفیٰ

رات دن ہے یہ دُعائے کافیِ شوریدہ حال
کر عطا یارب تولّائے جنابِ مصطفیٰ

[1] دیوان مطبوعہ۔ حور و غلماں بن کے اُس کے تماشائی ہوئے

۲۴

چمکا جہاں میں جب مہِ اقبالِ مصطفیٰ [۱]
ماہِ سپہر ہوگیا پامالِ مصطفیٰ

اک زلزلہ سا کوشکِ کِسرا میں پڑ گیا
چمکی جو برقِ شوکت و اجلالِ مصطفیٰ

دعویٰ ہوا ہے کانِ جواہر کا گوش کو
سُن کر حدیثِ لعلِ پُر افضالِ مصطفیٰ

بس آرزو یہی دلِ حسرت زدہ کی ہے
سُنتا رہے شمایل و احوالِ مصطفیٰ

کافی ہے اپنے واسطے گر منکر و نکیر
دکھلائیں لاکے قبر میں تمثالِ مصطفیٰ

---

۱ نسیم جنت نظام المطابع صفحہ ۲۴ ، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۵۴

۲۵

پیدا ہوئے وقتِ سحر حضرت محمد مصطفیٰ
فخرِ مَلَک فخرِ بشر حضرت محمد مصطفیٰ

باجلوۂ نور و ضیا باشانِ اجلالِ ہُدیٰ
پیدا ہوئے والا گُہر حضرت محمد مصطفیٰ

اس تہنیت کی دھوم تھی مشرق سے لے مغرب تلک
پیدا ہوئے کیا نام وَر حضرت محمد مصطفیٰ

پیدا ہوئے شاہِ عرب ماہِ عرب[1] محبوبِ رب
باشانِ رحمت جلوہ گر حضرت محمد مصطفیٰ

کافی ہوئے پیدا نبی باصد ہزاراں آگہی
بُرجِ رسالت کے قمر حضرت محمد مصطفیٰ

[1] دیوان مطبوعہ ۔ پیدا ہوئے شاہِ عرب شاہِ عرب محبوبِ رب

۲۶

جس کو عشقِ سیّدِ کون و مکاں حاصل ہوا[1]
اہلِ ایماں میں اُسی کا مرتبہ کامل ہوا

ہے وہی اہلِ جہاں میں اہلِ دل اے دوستو
اُلفتِ خیرالورا میں جو کوئی بے دِل[2] ہوا

مسکنِ حُبِّ رسول اللہ جس کا دل ہوا
تو وہی عارف وہی کامل وہی واصل ہوا

حرزِ جاں جس نے کیا اسمِ رسول اللہ کو
اُس کے اوپر سے تمامی درد وغم زایل ہوا

یوں ہوا وارد حدیثِ صاحبِ لولاک میں
جو مکاں کوئی جہاں میں قابلِ محفل ہوا
ق
اور اہلِ بزم نے بھیجا وہاں مجھ پر درود
نورِ رحمت اُن سبھوں کی جان کا شامل ہوا

---

[1] دیوان مطبوعہ ـــــ جس کو عیشِ سیّد کون و مکاں حاصل ہوا

[2] دیوان مطبوعہ ـــــ الُفتِ خیر الوریٰ میں جو کوئی بیدل ہوا
مطلب یہ کہ دُنیا والوں میں وہی شخص دل والا ہے جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دُنیا سے بے دل ہو جائے یعنی دُنیا کی محبت اُس کے دل سے نکل جائے۔

ہے سعیدِ دو جہاں وہ جو کوئی لیل و نہار
نعتِ اوصافِ رسول اللہ کا شاغل ہوا

نوح کی کشتی ہے حُبِ اہلِ بیتِ مصطفٰے
ساحلِ مقصد پہ پہنچا اس میں جو داخل ہوا

رحمتِ عالم کا اے کاؔفی وسیلہ جب کیا
حل و آساں واہ وا کیا عقدۂ مشکل ہوا

۲۷

ہے جو اِس دِل کا مُدعا یارب [1]
اپنی رحمت سے کر عطا یارب

بطفیلِ نبی رسولِ کریم
ہو اجابت مری دُعا یارب

اب تو میں بے طرح تڑپتا ہوں
ہوں مری مشکلیں روا یارب

اپنے پیارے حبیب کے صدقے
اُس خطا کو بھی بخشنا یارب

یعنی نظمِ نسیمِ جنّت میں
ہوگئی ہو جہاں خطا یارب

اور یہ بھی تری جناب میں ہے [2]
اب کفایت کی التجا یارب

مونسِ روزگارِ کافیؔ ہو
نعتِ اوصافِ مصطفیٰ یارب

---

[1] نسیم جنّت مطبع نول کشور صفحہ ۵۸ ، مطبع اکبری صفحہ ۸۲۔۸۳
دیوان مطبوعہ میں کتابت کی غلطی سے یہ مصرع اس طرح ہے۔ ہے جواس دل کا عا یارب
[2] دیوان مطبوعہ ۔ اور یہ بھی ترے جہان میں ہے

۲۸

بال و پر والے گئے اُڑ کر مدینے کے قریب
میں پہنچتا کس طرح بے پر مدینے کے قریب

آہ قسمت! گر مرا تائید پر ہوتا نصیب
میں پہنچتا اب تلک اُڑ کر[۱] مدینے کے قریب

پا شکستہ ناتواں بے توشہ رہ گم کردہ ام
کاش پہنچا دے کوئی رہبر مدینے کے قریب

روضۂ اقدس کو باعینِ ادب دیکھا کروں
دے مکاں گر خالقِ اکبر مدینے کے قریب

اُس دیارِ جاں فزا میں کاش ہم پاتے وطن
پھرتے رہتے روز و شب اکثر مدینے کے قریب

میرے جسمِ ناتواں کو برسرِ سیلِ سرِشکِ
تو دے پہنچا موجِ چشمِ تر مدینے کے قریب[۲]

جتنے ہیں وہ ساکنانِ روضۂ خلدِ بریں
پھرتے رہتے ہیں وہ جو اکثر مدینے کے قریب

---

[۱] دیوان مطبوعہ میں پہنچتا اب تلک جا کر مدینے کے قریب
[۲] دیوان مطبوعہ تو جو پہنچے موجِ چشمِ تر مدینے کے قریب

آہ دردا وا دریغا حسرتا وا حسرتا
کاش کہ میرا بھی ہوتا گھر[1] مدینے کے قریب

وجد کے عالم میں جاتا لوٹتا آنکھوں کے بل
دیکھ کر وہ گنبدِ اخضر مدینے کے قریب

وہ[2] سُنے جنّات تجری تحتہا الانہار[3] ہے
ہے جو نہرِ صاحبِ کوثر مدینے کے قریب

ایک دَم کے دَم میں گر چاہے خدائے روزگار
اُڑ کے پہنچے کافیِ مضطر مدینے کے قریب

---

[1] دیوان مطبوعہ۔ کاش کہ میرا بھی گھر ہوتا مدینے کے قریب

[2] دیوان مطبوعہ۔ ۔۔سنے جنات تجری تحتہا الانھار ہے

[3] یہ آیت بہ تبدیلی الفاظ قرآن کریم میں مختلف مقامات پر آئی ہے۔لیکن سورۂ توبہ (آیت نمبر ۱۰۰) میں اس طرح ہے
جَنّٰتٍ تَجْرِی تَحْتَہَا الْاَنْہٰر۔

ولی دکنی نے بھی یہ آیت اپنے شعر میں نظم کی ہے:

چہرۂ گل رنگ و زُلف موج زن خوبی منیں آیت جنات تجری تحتہا الانہار ہے
(کلیات ولی مرتبہ نور الحسن ہاشمی صفحہ ۲۷۴)

۲۹

خدائی کے لایق تو سردار یارب
سبھی جزو کل کا خبردار یارب

کروں کس سبب کا سہارا بھروسا
توئی خضر سب کا مددگار یارب

تری مرحمت کا ہزاروں کروڑوں
رواں ہے یہاں بحرِ ذَخّار یارب

کروں کس زباں سے بھلا حمد تیری
زباں میں نہیں تابِ گفتار یارب

دل افسردۂ تشنۂ کامِ جاں ہو
زباں خشک ہو صورتِ خار یارب

عطا کر مری آرزوئے دلی کو
تمنّائے دل کے خبردار یارب

خبیر و علیم و سمیع اور ناظر
یہ سب وصف تیرے نمودار یارب

نہیں تیرے اوصاف کی حد و غایت
کہاں تک کرے کوئی اظہار یارب

توئی مُنعِم و معطیِ ہر عطا ہے
کرے جود و بخشش بھی بسیار یارب

مجھے بخش دے اے بڑے رحم والے
ترا نام ستّار و غفّار یارب

ترے در سے محروم جائے نہ کآفی
نہیں تجھ سوا یاور و یار یارب

۳۰

لیلۃ القدر ہے یاں جلوہ نما آج کی رات
سحرِ عید ہے یاں پردہ کُشا آج کی رات

شبِ قدر و سحرِ عید کو یاں کیا رُتبہ
ہے شبِ مولدِ محبوبِ خدا آج کی رات

گرمِ عشرت تھے بہم اہلِ زمیں وَحش وطیور
تہنیت گو تھے بہم اہلِ سما آج کی رات

ہے شگفتۂ[۱] ہوائے طرب و عیش و سرور
غنچۂ خاطرِ اربابِ دِلا آج کی رات

انبیا شیوۂ تسلیم بجالاتے ہیں
مولدِ صاحبِ لولاک میں آ ، آج کی رات

دنگ ہے پیر فلک چشمِ کواکب حیراں
جلوہ گستر ہے یہ کچھ نور و ضیا آج کی رات

صورتِ سایۂ دیوار بزیرِ مولا
ہے شبِ قدر بھی سرگرمِ دُعا آج کی رات

[۱] ضرورت شعری کے تحت شگفتا ے پڑھا جائے گا

روئے پُر نور پہ وہ گیسوئے مشکیں کی بہار
ظلمت و نور کا کیا رنگ لڑا آج کی رات

ہو کے موسیٰ سے بہم دست بغل وحدت میں
گر پڑے دیکھے جو مولا کی ضیا آج کی رات

رُوکش وادیِ ایمن ہے زمینِ مولا
کون آتا ہے یاں بے پردہ چلا آج کی رات

بطفیلِ شبِ میلادِ نبی اے کافیؔ
کیجیے عرض دُعا ہاتھ اُٹھا آج کی رات

۳۱

تختِ مولد پہ رکھے جس نے قدم آج کی رات
دوشِ کعبہ نے لیا جس کا علم آج کی رات

تاجِ طٰہٰ [۱] بسر و تیغِ فَتَحْنَا [۲] بہ کمال
آیا کس دھوم سے وہ شاہِ اُمم آج کی رات

مولدِ صاحبِ لولاک میں ہیں گرمِ طِراز
انبیا حور و ملایک ہو بہم آج کی رات

آمدِ احمدِ مختار کی ہیبت یہ اُٹھی
سر کے بل گر گئے عالم کے صنم آج کی رات

گر گئے تختِ شیاطین و سلاطینِ زمن
اور کسرا کا ہوا قَصرِ علم آج کی رات [۳]

کفر کافر کے جو دفتر ہیں یہ دیکھا برہم
سجدۂ شکر میں تھے لوح و قلم آج کی رات

بطفیلِ شبِ میلاد دُعا کر کاؔفی
جوشِ رحمت پہ ہے دریائے کرم آج کی رات

---

[۱] سورۂ طٰہٰ کی طرف تلمیح
[۲] سورۂ فتح کی طرف تلمیح
[۳] ایران کی بادشاہت کے خاتمے کی تلمیح

۳۲

بروز جمعہ پڑھے جو بہت دُرود و صلوات [1]
نہ ہووے کیوں کہ اُسے نارِ دوزخی سے نجات

کہا خدا نے پڑھو مومنو نبی پر دُورد
بس اب ہمیں تو یہ وردِ دُرود ہے طاعات

گر آرزوئے قبولِ دُعا ہو اے لوگو
بروزِ جمعہ پڑھو تم درود ہر اوقات

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر درود شریف
نہ ہووے حشر تلک بھی برآمدِ حاجات

قبولیت ہے دُعا کو درود کے باعث
یہ ہے درود کی ثابت کرامت و برکات [2]

درودِ جمعہ بلا واسطہ پہنچتا ہے
بگوشِ پاک جنابِ نبیِ ستودہ صفات

خدائے پاک سے یہ آرزو ہے کافی کی
درود سرورِ عالم پہ بھیجیے دن رات

---

[1] نسیم جنت نظام المطابع صفحہ ۱۶، نسیم جنت مطبع نول کشور صفحہ ۳۵، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۳۵۔۳۶

[2] دیوانِ مطبوعہ ــــ یہ ہے درود کے باعث کرامت برکات

۳۳

سرت کردم بمیدانِ شفاعت [1]
نظر فرما بخواہانِ شفاعت

جبینت مطلعِ خورشیدِ احساں
جمالت ماہِ تابانِ شفاعت

سرافرازی بتاجِ عزّ و تمکیں
سزاوارے بہ ایوانِ شفاعت

سحابِ رحمتے بر فرقِ عالم
محیطِ مکرمت کانِ شفاعت

برائے تشنگانِ روزِ محشر
وجودت ابرِ نیسانِ شفاعت

گرفتارم بہ اسقامِ جرایم
علاجم کن بدرمانِ شفاعت

چہ بیم از آفتابِ روزِ محشر
بہ ظلِّ مہرتابانِ شفاعت

[1] بہارِ خلد مطبع ثمر ہند لکھنو صفحہ ۳۸۔۳۹

گدایان درت را یاد آری
بروزِ حشر برخوانِ شفاعت

بحالِ کآفیِ مسکیں کرم کن
کہ شایانِ بسامانِ شفاعت

۳۴

وہ مُہرِ پُر ضیا مُہرِ نبوت
وہ نورِ باصفا مُہرِ نبوت

حبیبِ خاص اپنے مصطفیٰ کو
خدا نے کی عطا مُہرِ نبوت

بجائے بین دو شانہ تھی روشن[۱]
بصد تزئیں کیا مُہر نبوت

نشانِ خاتمِ پیغمبراں تھی
وہ مُہرِ کبریا مُہرِ نبوت

حروفِ کلمۂ طیب تھے منقوش
منقّش حبّذا مُہر نبوت

بہ زیرِ پیرہن حضرت نبی کے
رہی جلوہ نما مُہر نبوت

سُنے کاؔفی نے جو اوصافِ خاتم
کہا صلِّ علیٰ مُہر نبوت

---

[۱] دیوانِ مطبوعہ ـــ بجانِ بین دوشانہ تھی نمودار

۳۵

زیارت گاہِ عالم ہے مکانِ مولدِ حضرت
شعارِ اہلِ ایماں ہے بیانِ مولدِ حضرت

مدینے اور کعبے میں ہمیشہ یہ ہی چرچا ہے
ہوئی کیا خوب ثابت عزّ و شانِ مولدِ حضرت

ہوئی دریائے ساوہ[1] خشک فارس کی بجھی آتش
ہوا کیا کیا عیاں اعجاز آنِ مولدِ حضرت

ملی ہے بو لہب کو بھی جزا شادیِ مولد کی
تمہیں کیا کچھ ملے گا دوستانِ مولدِ حضرت

عجب کیا ہے کہ پاویں اس خوشی میں جنت الماوا
سبھی ہیں اہلِ محفل شادمانِ مولدِ حضرت

یقیں اہلِ عقیدت کو ہے کہ ایسی ہی شہرت سے
رہے گا حشر تک باقی نشانِ مولدِ حضرت

---

[1] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت جو معجزے نمودار ہوئے اُن میں 'دریائے ساوہ' کا خشک ہونا بھی شامل ہے۔
(مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۴۳، مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مترجمہ مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی)
دریائے ساوہ جسے بحیرۂ ساوہ یا ساوا جھیل بھی کہا جاتا ہے، موجودہ ایران میں ارری، تہران سے ۱۲ کلومیٹر جنوب میں اور ہمدان کے درمیان واقع ہے۔ واضح رہے کہ جنوبی عراق میں سماوہ کے مغرب میں بھی ساوہ جھیل موجود ہے۔ لیکن احادیث میں جس دریائے ساوہ کا ذکر ہے وہ وہی ہے جو ایران میں ہے۔ (بحوالہ www.islamweb.net)

ہوئی ہے پیش تیرہ سو پہ جو میلادِ حضرت کو[1]
وہی پُرنور ہے اب تک مکانِ مولدِ حضرت

وہاں تک سائلِ امن و اماں کا دخل رہتا ہے
جہاں رہتا ہے مذکورِ زبانِ مولدِ حضرت

ہوا فَحوَاے[2] علمائے عرب سے مسئلہ ثابت
اُٹھو تعظیم کو وقتِ بیانِ مولدِ حضرت

کہاں تک تو صلہ لے گا جنابِ حق تعالیٰ سے
بشارت تجھ کو ہو اے مدح خوانِ مولدِ حضرت

بنے کحلِ جواہر وہ مری آنکھوں میں اے کافیؔ[3]
اگر مل جائے خاکِ آستانِ مولدِ حضرت

---

[1] دیوانِ مطبوعہ ـ ہوی پیش تیرا سو پر میلادِ حضرت کو

[2] فحواء۔ مضمون، معنی، مطلب، ڈھنگ، انداز جیسے کہا جائے کہ فحوائے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔
(فرہنگ آصفیہ جلد دوم صفحہ ٥٦٦)

اس شعر کا مفہوم اس طرح ہوگا کہ علمائے عرب کے کلام کے مضامین سے بھی یہ مسئلہ ثابت ہے کہ۔۔۔۔

[3] دیوانِ مطبوعہ ـ بہ از کحل جواہر ہے مری آنکھوں میں اے کافیؔ

۳۶

صلِّ علیٰ نبی کا نورِ شبِ ولادت
تھا مخزنِ تجلّیٰ نورِ شبِ ولادت

مشرق سے تا بمغرب گھر گھر ہوئی تجلّی
ایسا چمک رہا تھا نورِ شبِ ولادت

موسیٰ بھی منتظر تھے اُس نور کی جھلک کے
افسوس پر نہ پایا نورِ شبِ ولادت

کسریٰ کے قصر پر تھا اک زلزلہ سا[۱] نازل
واں برق بن کے چمکا نورِ شبِ ولادت

کونین ہے منور اُس نور کے سبب سے
ہے نورِ عالم آرا نورِ شبِ ولادت

بصرہ کے قصر دیکھے کچھ ایسے آمنہ نے
ایسا تھا جلوہ فرما نورِ شبِ ولادت

ادریس اور عیسیٰ تھے مانگتے دُعائیں
ہم دیکھیں مصطفیٰ کا نورِ شبِ ولادت

فارس میں مدتوں سے آتش جو شعلہ زن تھی
بجھ ہی گئی جو دیکھا نورِ شبِ ولادت

---

[۱] دیوان مطبوعہ ۔ کسریٰ کے قصر پر تھا اک زلزلہ نازل

ہنگامِ ذکرِ مولد ، گر دل لگا کے دیکھو
کرتا ہے واللہ جلوہ ، نورِ شبِ ولادت

کانپا تھا لات و عزّا اور سرنگوں ہُبَل[1] تھا
ہیبت یہ ساری لایا نورِ شبِ ولادت

جب مولدِ نبی کی پڑھتے رہے روایت
پیشِ نظر ہے گویا نورِ شبِ ولادت

یہ محفلِ نبی ہے مولود کی خوشی ہے
مومن کو ہے ہنساتا نورِ شبِ ولادت

انوارِ خیر و برکت آثارِ امن و راحت
دکھلا رہا ہے کیا کیا نورِ شبِ ولادت

انکارِ بزمِ مولد ہے جس کسی کا مذہب
ہے اُس کی جاں کو شعلہ نورِ شبِ ولادت

امداد روزِ بد میں تاریکیٔ لحد میں
کاؔفی کا ہے وسیلہ نورِ شبِ ولادت

---

[1] دیوانِ مطبوعہ ؎ کانپا تھا لات وعزّا اور سرنگوں جہل تھا
حالانکہ معنوی اعتبار سے جہل کا استعمال بھی غلط نہیں ہے۔ البتہ شعر کے حسن کو مجروح کر رہا ہے کہ جب بتوں کا ذکر ہے تو لازمی طور پر ہبل ہی آنا چاہیے۔ دیوان میں موجود جا بجا کتابت کی غلطیاں ثابت کرتی ہیں کہ یہ بھی کاتب کی غلطی ہے۔

۳۷

پیدا ہوئے رسولِ خدا مومنو صلوات
اُس صاحب لولاک پہ ہر دم کہو صلوات

پیدا ہوئے وہ صاحبِ لولاک شاہِ دیں
کر عرض اُس جناب میں او مدح گو صلوات

پیدا ہوئے وہ سیّدِ سادات مجتبیٰ
ہے امر جن کے واسطے کہتے رہوا[1] صلوات

پیدا ہوئے وہ باعثِ ایجادِ کائنات
حضرت کی جانِ پاک پہ اے دوستو صلوات

پیدا ہوئے وہ خاصۂ درگاہِ مصطفیٰ
یارب ترے حبیب پہ ہر بار ہو صلوات

پیدا ہوئے وہ صاحبِ معراجِ معجزات
دِن رات اس جہان میں ہدیہ کرو صلوات

کافیؔ ہے حلِ مشکلِ دارین کے لیے
اُس نام پہ مدام لکھو اور پڑھو صلوات

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ ہے امر جن کے واسطے کہتے ہوے صلوات

۳۸

شانِ معراج ہے کیا جلوہ نما آج کی رات
کیا کہوں صلِّ علیٰ صلِّ علی آج کی رات

دھوم ہے فرش سے تا عرش شبِ اسرا کی
تہنیت گو ہیں بہم ارض و سما آج کی رات

تا شگفتہ ترے نالے کو کرے غنچہ دہن
گرم رفتار ہے گلشن میں صبا آج کی رات

شبِ معراج کی وہ تیرہ شبی کا عالم
چشمۂ خور[۱] کا مقصود ہوا آج کی رات

قابَ قوسین[۲] بھی ہے قربِ جنابِ نبوی
خلوت خاص میں بڑھتا ہی رہا آج کی رات

ہے جہاں محفلِ معراجِ نبی کی ترتیب
خود بدولت ہیں وہاں جلوہ فزا آج کی رات

صاحبِ کوثر و طٰہٰ کے لیے ہیں کیا کیا
حق تعالیٰ کی عنایات و عطا آج کی رات

---

[۱] دیوان مطبوعہ ؎ چشمہ خضر کا مقصود ہوا آج کی رات
[۲] تلمیح ہے سورۂ

حور و غلمان و ملائک تھے سبھی شوق کے ساتھ
محوِ نظارۂ محبوبِ خدا آج کی رات

دیکھ اُس محفلِ اقدس کی بہارِ ساماں
یاد آتا ہے مدینے کا سماں آج کی رات

روضۂ پاک پہ عیدِ شبِ اسرا کی بہار
چشمِ مشتاق میں ہے جلوہ نما آج کی رات

غیرتِ آتش گل جلوہ گری جھاڑوں کی
حبّذا سروِ چراغاں کی ضیا آج کی رات

جائیں گے محفلِ معراج سے لے کر کافی
اُس کے مدّاح شفاعت کا صلہ آج کی رات

۳۹

دردو غم سے دل مرا ہوجائے خالی الغیاث
دیکھ لوں گر روضۂ عالی کی جالی الغیاث

ہے یہی مرہم مرے اِس سینۂ صد چاک کا
ہے یہی کافی علاجِ اندمالی الغیاث

یا شفیع المذنبیں یا رحمت اللعالمیں
خاصِ محبوبِ خدا سلطانِ عالی الغیاث

آج تک پیدا ہوا تم سا نہ ہووے گا کبھی
آپ ہیں سروِ ریاضِ بے مثالی الغیاث

یہ دلِ پژمردہ ہے مدّت سے تاراجِ خزاں
لطف سے بخشو بہارِ تازہ حالی الغیاث

آرزو یہ ہے درِ دولت پہ تیرے رات دن
ہو مُہیّا[1] مدحِ خاکِ پائمالی الغیاث

کوئی روکے یا اُٹھاوے پر یہ اٹھنے کا نہیں
اب تو کافیؔ ہے ترے دَر پر اُٹھالے الغیاث

---

[1] دیوان مطبوعہ۔ ہومحیا مدحِ خاکِ پائمالی الغیاث (محیا (ع) زیست، زندگانی۔

۴۰

ہے نور فشاں طرفہ بہارِ شبِ معراج
خورشید تھا افشاندہ بہارِ شبِ معراج

فردوس میں بھی اور نئے پھول کِھلائے
جس وقت چلی بادِ بہارِ شبِ معراج

جولانگہِ افلاک پر شوکت و شان سے
ہے گرمِ عناں شاہ سوارِ شبِ معراج

کیا رات تھی کیا رات تھی وہ عین تجلی
جز نور نہ تھا دُود و بخارِ شبِ معراج

دوزخ سے ہوئی اُمتِ عاصی کی رہائی
کیا ہم کو ملا خوب نثارِ شبِ معراج

کافیؔ ہے مرے واسطے بخشش کا وسیلہ
مداحِ سلطانِ دیارِ شبِ معراج

۴۱

جبریل کا کچھ بڑھ گیا رتبہ شبِ معراج
لینے کو جو حضرت کو وہ آیا شبِ معراج

کی شانہ کشی گیسوئے محبوبِ خدا میں
سر پر جو عمامے کو سجایا شبِ معراج[1]

محبوب کے آنے کی فلک پر جو خوشی تھی
تھے حور و ملک سارے صف آرا شبِ معراج

رخسار کیے آکے کفِ پائے نبی سے
اس طرح سے حضرت کو جگایا شبِ معراج

پہنا ہی نہ تھا جس کو کسی نے کبھی آگے
وہ خِلعَتِ پُر نور سجایا شبِ معراج

اللہ رے اُس حسنِ ملاحت کی تجلی
موسیٰ کو بھی غش دیکھ کے آیا شبِ معراج

یوسف بھی گئے بھول صباحت کا وہ عالم
اُس حسنِ ملاحت کو جو دیکھا شبِ معراج

---

[1] دیوانِ مطبوعہ ۔ عمامہ کو سر پر یہ سجایا شبِ معراج

وہ چینِ جبیں اور وہ چتون کی ادائیں
مژگانِ صف آرا کا وہ جلوہ شبِ معراج

اندازِ سیہ چشمی میں سرخی کے وہ ڈورے
مَازَاغَ کے سرمے کا تجلّا شبِ معراج

لعلِ لبِ جاں بخش میں اعجاز کا جلوہ
تھا غیرتِ اعجازِ مسیحا شبِ معراج

وہ حسنِ تبسّم میں بہارِ لب و دنداں
وہ دوش پہ گیسو کا لہرنا شبِ معراج

اِدھر نہ اُٹھی ناز بھری آنکھ وگرنہ
دکھلاتے قیامت کا تماشا شبِ معراج

دکھلایا جو اک جلوۂ حسنِ قدِ بالا
تھا عالمِ بالا تہ و بالا شبِ معراج

یوسف نے نہ پایا نہ وہ یعقوب نے دیکھا
جو آپ کا تھا حسنِ سراپا شبِ معراج

کہہ دیتے اویس قرنی وہ بھی تو دیکھے [1]
یاں جلوۂ دیدار ہے کیا کیا شبِ معراج

دنداں شکنی تو کیا کرے جاں کو تصدق
کیا عاشقِ جانباز ہے سوتا شبِ معراج[2]

اُس صاحبِ معراج کا مدّاح ہے کاؔفی
اللہ بھی مشتاق ہے جس کا شبِ معراج

---

[1]

[2] تلمیح ہے مولیٰ علی وجہہ الکریم کی طرف

۴۲

شبِ ولادتِ ختمِ پیمبراں[1] ہے آج
شبِ ولادتِ سردارِ سروراں ہے آج

شبِ ولادتِ مخدومِ مرسلاں ہے آج
شبِ ولادتِ مقصودِ کُن فکاں ہے آج

شبِ ولادتِ محبوبِ کبریائی ہے
شبِ ولادتِ ممدوحِ قدسیاں ہے آج

حبیبِ خاص خدا کی ہے یہ شبِ میلاد
شبِ ولادتِ سلطانِ انس و جاں ہے آج

وحوش و طیر تھے جس شب بہم نوید رساں
یہ وہ شبِ شرف افزائے ہر مکاں ہے آج

یہ رات ہے شبِ میلادِ رحمتِ عالم
تمامِ عالمِ امکان شادماں ہے آج

کیا ہے فصلِ بہاری نے ہر چمن میں ظہور
نسیمِ فیض سے ہر باغ گل فشاں ہے آج

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ شبِ ولادتِ ختمِ پیغمبراں ہے آج

زمینِ مَہبطِ نورِ سرورِ حسنِ شب
یہ وہ شبِ سببِ عیشِ جاوداں ہے آج

شبِ دوازدہم یہ ربیع الاوّل ہے
شبِ ولادتِ فخرِ جہانیاں ہے آج

بفیضِ ذکرِ شبِ مولدِ رسولِ کریم
گہُر فشاں لبِ مدّاحِ ہر زماں ہے آج

ولادتِ نبوی کی خوشی میں اے کاؔفی
ہر اہلِ محفلِ مولود دُرُود خواں ہے آج

۴۳

نبی کی ذات ہے کیا مظہرِ صلاح و فلاح
محیطِ فیضِ اتم مصدرِ صلاح و فلاح

گدا ہوا جو کوئی بابِ مصطفائی کا
ہے اُس کے زیر نگیں کشورِ صلاح و فلاح [۱]

قبولِ حسنِ عمل کے لیے درود شریف
عجیب طرح کا ہے زیورِ صلاح و فلاح

بیانِ نعتِ شریفِ جنابِ شاہِ اُمم
زباں کی تیغ کا ہے جوہرِ صلاح و فلاح

بحارِ [۲] نعتِ مبارک کا میں ہوا غوّاص
یہی ہے میرے لیے دفترِ صلاح و فلاح

لکھا ہے میں نے یہ دیواں بمدحِ ختمِ رُسُل
لگا ہے ہاتھ عجب گوہرِ صلاح و فلاح

کیا خدا نے جو کافی کو مدح خوانِ نبی
عطا کیا بخدا افسرِ صلاح و فلاح

---

[۱]

[۲] دیوانِ مطبوعہ ـــ بہارِ نعتِ مبارک کا میں ہوا غوّاص
لفظ 'غوّاص' کا استعمال بتا رہا ہے کہ یہاں بحار کا محل ہے۔ بہارِ سہوِ کاتب ہے۔

۴۴

رحمتِ عالم سے ہے ایوانِ جنّت کا رسوخ
باعث خیرالورا کے ہے شفاعت کا رسوخ

واسطے ذاتِ مبارک صاحبِ لولاک کے
ہے عیاں قصرِ سپہر کاخِ جنّت کا رسوخ

حق تعالیٰ نے دیا ہے خیرِ اُمت کا خطاب
ہوگیا حضرت کے باعث کیا اِس اُمت کا رسوخ

انجمِ افلاک کی بنیاد بھی پیدا نہ تھی
تھا یہی ختمِ رسالت کی رسالت کا رسوخ

مظہرِ فیضِ اتم ہے سرورِ عالم کی ذات
واں شفاعت کا وسیلہ یاں ہدایت کا رسوخ

مومنو ایمانِ کامل اُس نے حاصل کرلیا
جس کو حاصل ہوگیا اُن کی محبّت کا رسوخ

ہر بلائے مبتلا کی دور ہونے کے لیے
ہم کو ہے کافی وسیلہ نعتِ حضرت کا رسوخ

۴۵

رُخِ حبیبِ خدا ہے وہ عالم آرا چاند
کہ جس کے نور سے روشن ہے ہر ستارا چاند

ظہورِ نورِ رسولِ خدا کے باعث سے
ہوا ہے مہر درخشان و آشکارا چاند

سپہرِ حُسن پہ روئے شریف کے آگے
سُہَا کی شکل ہے ادنیٰ سا ایک تارا چاند

جبیں کے نور پہ خورشید لاکھ بار نثار
ہلالِ ناخنِ پائے نبی پہ وارا چاند

تجلّیِ شبِ معراج کی نہ لایا تاب
فلک سے کر گیا اُس رات میں کنارا چاند

بجز اشارۂ انگشتِ صاحبِ لولاک
دوبارہ پھر نہ فلک پر ہوا دوپارا چاند

پڑی ہے شرق سے تاغرب دھوم اے کاؔفی
کہ آسمان سے سوئے زمیں اُتارا چاند[1]

---

[1] دیوانِ مطبوعہ ؎ کہ آسمان پہ سوئے زمیں اُتارا چاند

۴۶

بہارِ خلد ہے روئے محمد[۱]
شمیمِ جاں فزا موئے محمد[۲]

سہی سروِ ریاضِ بے مثالی
قد رعنائے دل جوئے محمد

نہ دیکھا ہو زمیں پر جس نے فردوس
وہ آکر دیکھ لے کوئے محمد[۳]

کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا
عدیم المثل ہے خوئے محمد[۴]

ہمیں ہے وہ جگہ محرابِ طاعت
جہاں ہے ذکرِ ابروئے محمد

دلِ وحشی ہے زنجیریں تڑاتا
بشوقِ یادِ گیسوئے محمد

بس اب کافی ہے آگے جائے آداب
کہاں تو اور کہاں روئے محمد

---

۱ بہارِ خلد صفحہ ۸ مطبع ثمر ہند لکھنو

۲ دیوان مطبوعہ ۔ شمیم جاں فزا روئے محمد

۳ دیوان مطبوعہ ۔ وہ آکر دیکھ لے روئے محمد

۴ دیوان مطبوعہ عدیم المثل ہے روئے محمد

۴۷

لولاک کہ نازل شدہ در شانِ محمد[1]
جزویست زاوصاف فراوانِ محمد

از بندہ بے جان چہ آید صفتِ وا
جبریل امین است ثنا خوانِ محمد

خاکِ قدم اوست بہ از کحلِ جواہر
شاہانِ جہانند غلامانِ محمد

بر عرش چو افتاد گذر در شبِ معراج
گشتند ملایک ہمہ قربانِ محمد

در ذاتِ شریفش ہمگی رحمت حق ست
برجملہ خلایق بود احسانِ محمد

او ہر چہ بفرمود در سنت و بحقست
از جان و دلم تابعِ فرمانِ محمد

ہر چند ز حسنات تہی است ترابم
غم نیست کہ دستِ من و دامانِ محمد

[1] یہ نعت نہ تو دیوان مطبوعہ میں شامل ہے اور نہ کسی دیگر مطبوعہ تصنیف میں۔البتہ مخطوطہ مولود شریف مخزونہ رضا لائبریری رام پور میں درج ہے۔

۴۸

نامِ حضرت پہ لاکھ بار دُرُود[1]
بے عدد اور بے شمار دُرُود

ہم کو پڑھنا خدا نصیب کرے
دَم بہ دَم اور بار بار دُرُود

کون جانے دُرُود کی قیمت
ہے عجب دُرِّ شاہوار دُرُود

مومنو آپ پر پڑھے جاؤ
باادب اور باوقار دُرُود

تا بکے عشقِ گل میں نوحہ گری
گل سے بہتر ہے اے ہزار دُرُود

جائے مرہم ہے دل فگاروں کا
راحتِ جانِ بے قرار دُرُود

نزع میں گور میں قیامت میں
ہر جگہ یارِ غم گسار دُرُود

جو مُحبِّ نبی ہے اے کافی
چاہیے اُس کو بار بار دُرُود

---

[1] نسیم جنت نول کشور صفحہ ۳۵ ، نسیم جنت مطبع اکبری ۳۴۔۳۵

۴۹

عاصیو جُرم کی دَوا ہے دُرُود[۱]
کیا دوا عین کیمیا ہے دُرُود

سب عبادت میں ہے شمولِ رِیا
پر عباداتِ بے ریا ہے دُرُود

ایک ساعت میں عمر بھر کے گناہ[۲]
کرتا معدوم اور فنا ہے دُرُود

حشر کی تیرگی سیاہی میں
نور ہے ، شمعِ پُر ضیا ہے دُرُود

چھوڑیو مت دُرُود کو کافی
راہِ جنّت کا رہنما ہے دُرُود

---

۱ نسیم جنت نول کشور صفحہ ۳۸، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۴۲
۲ یہ شعر دیوان مطبوعہ میں شامل نہیں ہے۔

۵۰

کیا کروں لے کے فقیرانِ جہاں کا تعویذ
نامِ حضرت ہے مجھے حفظ و اَماں کا تعویذ

سچ تو یہ ہے کہ زباں بندیِ اعدا کے لیے
ہوگیا وصفِ نبی میری زباں کا تعویذ

بہرِ رفعِ مرض و زحمت و رنج و کلفت
ڈھونڈتے پھرتے ہیں وہ لوگ کہاں کا تعویذ

تم پڑھو صاحبِ لولاک پہ کثرت سے دُرُود
ہے عجب دردِ نہاں اور عیاں کا تعویذ

بخدا ہم کو بجز وردِ دُرُود و صلوات
کوئی کاؔفی نہ ملا راحتِ جاں کا تعویذ

۵۱

سُنا جب دستِ غیر آیا وہاں چاکِ گریباں پر[۱]
نظر یاں غیرتِ اُلفت نے کی تاراج داماں پر

یہ کس کے مسکرانے کا تصور دل میں آیا تھا
کہ بجلی طور[۲] کی سی رات بھر گرتی رہی جاں پر

تکلف برطرف یہ تیرے دیوانے کا عالم ہے
کہ جاتا وجد کے عالم میں ہے خارِ بیاباں پر

دکھائی تیرہ بختی نے نہایت ظلمتِ فرقت
نظر کر اب تو او[۳] رشکِ قمر شامِ غریباں پر

قفس میں ہم اسیروں کا بعین پاس اے کاؔفی[۴]
کھُلا ہے دیدۂ اُمید اب تک لطفِ یزداں پر

---

۱ بہارِ خلد مطبع ثمر ہند لکھنو صفحہ ۲۶
۲ دیوان مطبوعہ ۔ کہ بجلی نور کی سی رات بھر گرتی رہی جاں پر
۳ دیوان مطبوعہ ۔ نظر کر اب تو وہ رشک قمر شامِ غریباں پر
۴ دیوان مطبوعہ ۔ قفس میں ہم اسیروں کا یقیں بایں اے کاؔفی

۵۲

ہوسکے کس سے بیاں آپ کی شانِ اعجاز
کیا کہوں شانِ سراپا ہے وہ آنِ اعجاز

نرگسِ گلشنِ مَاْزَاغُ ہے وہ چشمِ شریف
موئے مژگانِ مبارک رگِ جانِ اعجاز

ماہ کیا حشر کا خورشید کریں دو ٹکڑے
آئیں گر برسرِ اعجاز بیانِ اعجاز

تھا جو گلدستۂ گلزارِ تجلی وہ قد
سائے سے دور رہا سرورِ روانِ[1] اعجاز

بحرِ اعجاز تمامی حرکات و سکنات
ذاتِ محبوبِ خدا مخزن و کانِ اعجاز

پُشتِ آہو پہ جو ٹھیرا[2] تو اُٹھی اُس سے شمیم
دستِ حضرت تھا عجب مشک فشانِ اعجاز

---

[1] اُردو میں نعت گوئی از ڈاکٹر ریاض مجید، طبع اوّل ۱۹۹۰ء صفحہ ۳۱۲
دیوانِ مطبوعہ ۔ سایہ سے دور رہا مرورانِ اعجا
[2] ٹھیرنا اور ٹھہرنا دونوں صحیح ہیں۔ (اُردو مصدر نامہ صفحہ ۱۸۲)

سوزنِ گم شدہ صدیقہ نے پائی اپنی
کھُل گیا کچھ بہ تبسّم جو دہانِ اعجاز

پائے اقدس کا نشاں حشر تلک باقی ہے
جس جگہ سنگ پہ ہے ثبت نشانِ اعجاز[1]

ہے شفا بخش مریضانِ جہاں اے کآفی
لبِ اعجاز کا وہ آبِ دہانِ اعجاز

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ جس جگہ سنگ ہے پشت نشانِ اعجاز

۵۳

دلِ مشتاق کی ہے آرزو بس
کہ اُن قدموں پہ دیجے جان تو بس

تڑپنا لوٹنا اُس خاکِ در پر
یہی حسرت یہی ہے آرزو بس

ملے گر خاکِ صحرائے مدینہ
دلِ صد چاک ہوجائے رفو بس

کسی ڈھب ہو رسائی اُس گلی تک
یہی کوشش یہی ہے جستجو بس

تمامی ہم سفر[1] منزل کو پہنچے
فقط پہنچا نہ کافی آہ تو بس

---

۱ دیوانِ مطبوعہ ۔ تمامی ہمصفیر منزل کو پہنچے

۵۴

گل سے کچھ اُلفت نہ مجھ کو گلستاں سے اختصاص
ہے مگر مدحِ شفیعِ عاصیاں سے اختصاص

جو ہوا مشغولِ اوصافِ جنابِ مصطفیٰ
اُس کو حاصل ہو گیا اہلِ جناں سے اختصاص

ہوں جو میں اک خوشہ چینِ خرمنِ مدحِ شریف[1]
ہے مدیحِ خاتمِ پیغمبراں سے اختصاص

تجربے کی بات ہے جس نے کیا وردِ دُرُود
اُس نے حاصل کر لیا امن و اماں سے اختصاص

کب تلک شوقِ زباں سے چل مدینے کی طرف
یاں کی اُلفت چھوڑ کاؔفی کر وہاں سے اختصاص

---

[1] دیوانِ مطبوعہ ؎ ہوں جو میں خوشہ چین خرمن مدح شریف
جس طرح کھیت سے اناج کے دانے چننے والا (خوشہ چین) دانے چنتا ہے اُسی طرح میں بھی خوبیوں سے بھرے ہوئے کھیت (خرمن مدح شریف) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک کی خوبیاں چن چن کر بیان کرتا رہتا ہوں کیوں کہ مجھے خاتم پیغمبراں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعریف و توصیف بیان کرنے میں اختصاص (specialization) حاصل ہے۔

۵۵

رسولِ مجتبیٰ ہیں صاحبِ حوض
حبیبِ کبریا ہیں صاحبِ حوض

وہ کیسا حوض جس کا نام کوثر
کہ جس کے مصطفیٰ ہیں صاحبِ حوض

مقامِ شکر ہے اے خیرِ اُمت
ہمارے رہنما ہیں صاحبِ حوض

برائے تشنگانِ روزِ محشر
نبی ، شکرِ خدا ہیں صاحبِ حوض

اُدھر ہے شعلہ زن دوزخ تو کیا ہے
اِدھر بحرِ عطا ہیں صاحبِ حوض

نہ آنے دیں گے ہم پر نارِ دوزخ
برائے اعتقا ہیں صاحبِ حوض

تمامی درد و رنج و غم میں کاؔفی
ہماری تو دوا ہیں صاحبِ حوض

۵۶

جب تلک باہم ہو یارب جسم و جاں کا ارتباط
نعتِ حضرت میں رہے میری زباں کا ارتباط

صاحبِ لولاک کو پیدا نہ کرتا گر خدا
کاہے کو ہوتا زمین و آسماں کا ارتباط

خوش نہیں آتا ہے کوئی شعر اب اس کے سوا
ہوگیا مدحِ نبی میں مدح خواں کا ارتباط

صدمۂ فرقت میں کب تک دیکھیے باقی رہے
نالۂ شبگیر سے آہ و فغاں کا ارتباط

چل مدینہ طیّبہ کو ، چھوڑ کر شہر و وطن[1]
اس مرادآباد سے کاؔفی کہاں کا ارتباط

[1] دیوان مطبوعہ ــ چلے مدینہ سے طیبا کو چھوڑ کر شہر وطن

۵۷

سُنا ہے جب سے اسمِ حضرتِ خیرالوریٰ شافع
مقامِ فخر ہم کو مل گیا ہے کیا بڑا شافع

سُناتا ہوں یہ مژدہ میں سبھی[۱] اہلِ کبائر کو
کہ ہیں ہم سب کے محشر میں حبیبِ کبریا شافع

دکھایا تم نے جس کو گور میں دیدار اے سرور
بچاؤ قبر کی ظلمت سے اسے بدرالدجیٰ شافع

پڑھے جاؤ دُرُود اُس رحمتِ عالم پہ اے لوگو
کہ جس کا نام احمد ہے محمد مصطفیٰ شافع

ہوا ثابت یہ اِرْفَعْ رَاْسَكَ[۲] سے بھی ارے کاؔفی
کہ مقبولِ شفاعت ہیں وہ محبوبِ خدا شافع

---

۱ دیوانِ مطبوعہ ۔ سناتا ہوں یہ مژدہ میں تو اہلِ کبائر کو

۲ دیوانِ مطبوعہ ۔ ہوا ثابت یہ نصفہ بعصک سے اے کاؔفی

يامحمد ارفع راسك ، وقل يسمع لك ، وسل تعط،واشفع تشفع،فاقول:يارب اُمتي اُمتي (ترجمہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اُٹھایئے ، جو کہو وہ سُنا جائے گا، جو مانگو گے وہ دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی ۔ پھر میں کہوں گا اے رب میری اُمت میری اُمت) (صحیح البخاری، کتاب التوحید، حدیث نمبر ۷۵۱۰)

۵۸

نورِ ایماں ہوا دُرُود شریف
دُرِّ افشاں ہوا دُرُود شریف

جس نے حُبِّ دلی سے ہو ثابت
باوضو ہو پڑھا دُرُود شریف

پایا دونوں جہاں میں وہ دولت
اُس کا شافی ہوا دُرُود شریف

نہ تو ایسا ہوا نہ ہووے گا
اُس کا ہادی ہوا دُرود شریف

دوستو ہوگا سب میں وہ غالب
جس سے راضی رہا دُرُود شریف

گرچہ عاصی سے کچھ نہیں طاعت
لیک حامی ہوا دُرُود شریف

ہو رضا جس میں ہو خدا راضی
ہم کو کافی ہوا دُرود شریف

۵۹

ہر مرض کی دوا دُرُود شریف [1]
دافعِ ہر بلا دُرُود شریف

وِرد جس نے کیا دُرُود شریف
اور دل سے پڑھا دُرُود شریف

حاجتیں سب روا ہوئیں اُس کی
ہے عجب کیمیا دُرُود شریف

آفتابِ سپہرِ ایماں ہے
گوہرِ پُر ضیا دُرُود شریف

آپ کے ساتھ حشر میں ہوگا
جس نے اکثر پڑھا دُرُود شریف

جو مُحبِّ جنابِ احمد ہے
اُس کا مونس ہوا دُرُود شریف

اے صبا تو ہی جا کے پہنچا دے
بر درِ مصطفیٰ دُرُود شریف

توشئہ راہِ آخرت کیجے
کافیِؔ بے نوا دُرُود شریف

---

[1] نسیم جنّت نول کشور صفحہ ۳۸، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۴۰۔۴۱

٦٠

صلِّ علیٰ کرامتِ پیراہن شریف
کیا تازہ تر ہے صورتِ پیراہن شریف

کون و مکاں کا جس سے معطّر دماغ ہے
وہ جاں فزا ہے نکہتِ پیراہن شریف

ملبوسِ خاص حضرتِ خیرالورا کا ہے
کر لیجیے زیارتِ پیراہن شریف

ہے صاحبِ لباس سے عزّت لباس کی
راحت ہے ہم کو عزّتِ پیراہن شریف

ہے یہ مقام مرجعِ قدوسیاں مدام
ہے جس جگہ اقامتِ پیراہن شریف

ملبوسِ خاص آج تلک مُندرِس نہیں
ہے یہ دلیلِ صحتِ پیراہن شریف

در پردہ ہے یہ رویتِ ملبوسِ مصطفیٰ[1]
اہلِ یقیں کو رویتِ پیراہن شریف

---

[1] دیوانِ مطبوعہ ؎ در پردہ ہے یہ رویت لباسِ نبی

لازم ہے بلکہ واجبِ آداب[1] مومنو
خدمت بہ اہلِ خدمت پیراہن شریف

کاؔفی کی بھی دُعائے دِلی مستجاب ہو
یارب طفیلِ برکتِ پیراہن شریف

[1] دیوان مطبوعہ ۔ لازم ہے بلکہ واجبِ آفات مومنو

٦١

مجھ کو تڑپاتا ہے بے ڈھب اب[1] مدینے کا فراق
ہر سحر ہر شام روز و شب مدینے کا فراق

مانعِ پرواز ہے افسوس بے بال و پری
ورنہ مرغِ دل اُٹھاتا کب مدینے کافراق

آہ تڑپاتا ہے شکلِ طائرِ بے بال و پر
شعلہ زن ہوتا ہے دل میں جب مدینے کا فراق

یَاغَیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِی رَحْمَتَ اللِّعَالَمِیں
ہو مبدّل وصل سے یارب مدینے کا فراق

گرچہ ہوں اکثر غم و رنج و الم کا مبتلا
ہے مگر ہر درد سے اغلب مدینے کا فراق

یاالٰہی زندگی میں ہے جو یہ سینے کا داغ
گور میں بھی ہو چراغِ شب مدینے کا فراق

کر مری مشکل کو آساں اے کریمِ کارساز
ہے بلائے جانِ کافی اب مدینے کا فراق

---

[1] دیوان مطبوعہ ؎ مجھ کو تڑپاتا ہے بے ڈھب مدینے کا فراق

٦٢

ہے آیتِ رفعت وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ
یا رایتِ شہرت وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

اللہ نے بخشا ہے حبیب اپنے نبی کو
کیا خلعت وشوکت وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

وہ صاحب لولاکِ نبی ختمِ رُسُل کی
ہے نوبت و دولت وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

منشورِ رسالت پہ شہنشاہِ اُمم کی
طغرا ہے یہ آیت وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

اللہ کے محبوب نے کس دھوم سے پایا
یہ منصب وعزت وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

ہے شمعِ فروزِ بشر و جنّ و ملائک
تا روزِ قیامت وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

ہے راحتِ جاں قوّتِ جاں اہلِ دِلا کو[1]
گلبانگ بشارت وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ ہے رایتِ جاں قوت رواں اہلِ دلا کو

اُس صاحبِ شمشیر و علم تاجِ لِوا کا
ہے نغمۂ رایت وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكْ

کہتے ہیں ملائک وہ محمد ہیں محمد
ہے جن کی تلاوت وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكْ

کیوں کر نہ کروں نامِ محمد کا وظیفہ
ہے گرمِ اشارت وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكْ

اے[1] ذاکر مدّاحِ نبی واسطے تیرے
کاؔفی ہے یہ حجّت وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكْ

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ وہ ذاکر مداح نبی واسطے تیرے

۶۳

کلمہ گویوں کو ہوئی کیا ہی بشاشت حاصل [۱]
اور اُس مژدۂ جاں بخش سے فرحت حاصل

کیا شرف کلمۂ طیب کو خدا نے بخشا
صدق دل سے جو پڑھے ہو اُسے جنّت حاصل

مومنو روضۂ رضواں کی اگر خواہش ہے
وردِ کلمہ سے کرو خلد کی نعمت حاصل

ذکرِ کلمہ کا عجب فیض ہے سبحان اللہ
جس سے ہوتی ہے دل و دین کو قوت حاصل

اور سیرابِ ابد کام و دہانِ مومن
عقل کو نور و ضیا روح کو راحت حاصل

منکرِ کلمۂ طیّب کے لیے دوزخ ہے
جو مُقِر ہے اُسے فردوس کی حشمت [۲] حاصل

اپنے محسن شہِ لولاک کے صدقے کافیؔ
جس کے باعث سے ہوئی دین کی دولت حاصل

---

۱ نسیم جنّت نول کشور صفحہ ۲۶ ، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۲۴۔۲۵
۲ نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۲۵ ۔ جو مقر ہے اُسے فردوس کی نعمت حاصل

۶۴

ہوئے پیدا رُخِ تنویرِ عالم
محمد صاحبِ توقیرِ عالم

ہوے پیدا وگر پیدا نہ ہوتے
نہ ہوتی مطلقاً تعمیرِ عالم

فیوضِ خیر مقدم سے نبی کے
ہوئی کچھ اور ہی تاثیرِ عالم[۱]

ہوے پیدا وہ جن کے واسطے سے
کھنچا تھا خاکۂ تصویرِ عالم

ہوے پیدا کلیدِ گنجِ رحمت
جنابِ مصطفیٰ اکسیرِ[۲] عالم

سلیماں کے لیے بخشا خدا نے
برائے چند دار و گیرِ عالم

---

[۱] دیوانِ مطبوعہ ۔ کچھ اور ہی ہوگئی تاثیرِ عالم

[۲] دیوانِ مطبوعہ ۔ جنابِ مصطفیٰ اکثیرِ عالم۔ حضرت کافی نے دیگر تصنیفات میں بھی اکثیر ہی لکھا ہے۔ اُس دور میں یہ املا عام تھا۔ نسخۂ ہٰذا میں جدید املا کو ترجیح دیتے ہوئے 'اکسیر' لکھ دیا گیا ہے

برائے نظمِ احکامِ شریعت
اُنھیں دی حشر میں جاگیرِ عالم

بہ طولِ نعتِ وصفِ شاہِ لولاک
بہت کوتاہ ہے تقریرِ عالم

نگاہِ عین رحمت یا نبی ہو
بحالِ کاؔفیِ دل گیرِ عالم

۶۵

شبِ ولادتِ حضرت میں تھی خوشی کی دھوم
تمام خلق میں تھی مولدِ نبی کی دھوم

پڑا تھا عالمِ ملکوت میں خوشی کا جوش
ملائکوں میں بہم تھی مبارکی کی دھوم

وحوش و طیر و ملک گرمِ تہنیّت تھے بہم
پہاڑ و کوہ و بیاباں میں تھی اُسی کی دھوم[1]

ہر ایک غنچۂ گل پر تھا جوشِ حُسنِ بہار
چمن چمن میں تھی شادی و خُرَّمی کی دھوم

ظہورِ نورِ تجلّی شبِ ولادت میں
اُٹھا رہا تھا یہ عالم میں روشنی کی دھوم

ازل سے تا بہ ابد اور زمیں سے تا بہ فلک
ہے اُس جناب کی ختمِ پیمبری کی دھوم

خزاں رسیدہ جو تھے برگ، تھے وہاں اشجار
زبانِ حال سے تھی اُن پہ تازگی کی دھوم

---

[1] دیوان مطبوعہ ے جہاڑ و کوہ و بیاباں میں تھی اُسی کی دھوم

گرے زمینِ مداین[1] پہ کنگرے اُس کے
پڑی تباہی پہ ایوانِ کسروی کی دھوم

تھی جب تلک بہ جہاں لاالہ الااللہ
اُسی کے ساتھ تھی نامِ محمدی کی دھوم

جو دھوم دھام ہے حضرت کے نام کی کاؔفی
جہاں میں ایسی ہوئی ہی نہیں کسی کی دھوم

[1] اس مقام کا یونانی نام Ctesiphon ہے، جو بغداد سے تھوڑے فاصلے پر جنوب میں دریائے دجلہ کے کنارے پر واقع ہے۔ اسی علاقے میں کسریٰ کا محل بھی تھا۔

٦٦

السّلام اے بطفیلِ تو بہارِ عالم [۱]
جلوۂ شام و سحر نقش و نگارِ عالم

السّلام اے کہ زفیض و شرفِ مقدمِ تو
سرمۂ چشمِ ملک گشتِ غبارِ عالم

السّلام اے کہ زمینِ بَرَکاتِ ذاتت
ہست پیدا ہمہ تسکین و قرارِ عالم

گر نبودی بہ جہاں جلوۂ شاہِ لولاک
روئے خورشید نہ دیدی شبِ تارِ عالم

گشتہ ویرانہ گیتی ز قدومت گلشن
ہست آباد زفیضِ تو بہارِ عالم

ہست ذاتت بہ یقیں رحمتِ عالم شاہا
چوں نہ باشد بدر پاکِ تو بارِ عالم

کافیِؔ تشنہ لب از لطفِ تو خواہد آبی
اے ز ابرِ کرمت تازہ بہارِ عالم

---

۱ نسیم جنّت نول کشور صفحہ ۴۰، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۴۶۔۴۷

٦٧

ہوے تولّد حبیبِ رحماں خدا کا اُن پر دُرُودِ دایم
کہیں بہم ہو کے جن و انساں خدا کا اُن پر دُرُودِ دایم

ہوے تولّد حبیبِ رحمت ہے جن کا ادنیٰ سا باغ جنت
اُسی کے باعث ریاضِ رضواں خدا کا اُن پر دُرُودِ دایم

ہوے تولّد نبی اکرم مقیمِ رحمانِ عرشِ اعظم
اُنھیں سے روشن سپہرِ عرفاں خدا کا اُن پر دُرُودِ دایم

ہوے تولّد وہ خاصۂ حق ہوا جہاں پُر ضیا و رونق
ہیں مظہرِ نورِ فیضِ یزداں خدا کا اُن پر دُرُودِ دایم

ہوے تولّد حبیبِ اعلیٰ ہوئے تولّد صفیِ اصفا
شفیع و ملجائے اہلِ عرفاں خدا کا اُن پر دُرُودِ دایم

ہوے تولّد شفیعِ محشر ہوئے تولّد قسیمِ کوثر
ہوئی شگفتہ ریاضِ رضواں خدا کا اُن پر دُرُودِ دایم

ہوے تولّد وہ خیرِ مقدم یقیں مُطَیّبْ بَذل مکرم
یہ وِرد کافی ہے نورِ ایماں خدا کا اُن پر دُرُودِ دایم

۶۸

عرشِ بریں ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم[۱]
خلد سرا بستانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ محبوب وحبیبِ رب ہے، ہژدہ ہزار عالم کا سبب ہے
سبحان اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ سلطاں ہے تمام رسل کا مولا ہادی جزو و کل کا
رحمتِ حق بر جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باہمہ وسعت روضۂ جنّت ہے اک ادنیٰ محفلِ حضرت
ہیں بے حد سامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں وہ شفیعِ روزِ محشر ہیں وہ قسیمِ حوضِ کوثر
سب کچھ ہے شایانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باعثِ حُسنِ جن و بشر ہے موجبِ نورِ شمس و قمر ہے
مہرِ رُخِ تابانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آدم اور سلیماں موسیٰ اور فلک چوتھے پر عیسیٰ
ہیں مہمانِ خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] یہ مکمل نعت مولد شریف بہار یہ مطبع مصطفائی میں شامل ہے۔ صفحہ ۱۶۔ جب کہ ایک تا نو اشعار اور مقطع، مولود شریف قلمی مخزونہ رضا لائبریری رام پور میں بھی شامل ہیں۔

آپ کفیلِ کارِ اُمّت آپ شفیعِ روزِ قیامت
ہیں بے حد احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

غرقِ معاصی زُمرۂ عاصی چاہتے ہو گر اپنی خلاصی
چھوڑیو مت دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جن و بشر میں سب دُنیا میں حور و ملک سب اہلِ سما میں
جاری ہیں فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مظہرِ رحمت مصدرِ رافت مخزنِ شفقت عینِ عنایت
ذاتِ محمد جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رحمتِ عالم اُس کا لقب ہے خلقتِ آدم کا وہ سبب ہے
ہے کیا عالی شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جان مری کیا جان جہاں کی اور بہاریں باغِ جناں کی
کیجیے سب قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بہرِ شفائے درد و مصیبت اور بلائے رنج و فلاکت
کافی ہے درمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

٦٩

خاصِ محبوبِ خدا ختمِ رسالت پر سلام [1]
عین رحمت شافعِ روزِ قیامت پر سلام

ہے جبینِ عالم از الواح محفوظ شرف[2]
پُر ضیا پُر نور سیمائے سیادت پر سلام

حبذا صلِّ علیٰ چینِ جبینِ باصفا
نور کے دریا کی امواجِ لطافت پر سلام

چشم پر ابرو بعینہٖ مد ہے سورۂ صاد کا
دونوں ابروئے مبارک کی شباہت پر سلام

وصف جن آنکھوں کا قولِ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْن ہے
اُس مُکَحَلِ نرگسِ باغِ نزاہت پر سلام

میمِ مازاغَ البصر ہے مَردُمِ چشمِ شریف
اُس سُوَیدائے دلِ عینِ بصارت پر سلام

---

[1] نسیم جنّت نول کشور صفحہ ۴۲ ـ ۴۳، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۵۱ ـ ۵۲

[2] دیوانِ مطبوعہ ـ ہے جبینِ عالم ارواح محفوظ شریف

مصحفِ رُخسارِ حضرت مظہرِ انوارِ غیب
روئے اقدس مطلعِ صبحِ صداقت پر سلام

اُس لبِ جاں بخش کے حُسنِ تبسّم پر دُرُود
اُس دُرِ دنداں کی لَمُعَان و بُراقَت پر سلام[1]

واہ کیا اُنگلی سے قرصِ ماہ دو ٹکڑے کیا
آپ کی اعجازِ انگشتِ شہادت پر سلام

حبذا حسنِ سراپائے جنابِ مصطفیٰ
اُس ملاحت اُس صباحت اُس وجاہت پر سلام

عرض کیجے کافیِ مشتاق ہر لیل و نہار
صاحبِ لولاک و سلطانِ شفاعت پر سلام

---

[1] دیوان مطبوعہ ـــ اُس لبِ دنداں کی لمعان و براقت پر سلام

۷۰

سیّدِ کائنات و خیر انام[۱]
اُن کے اوپر ہزار بار سلام

طاقِ ایوانِ آفرینش کا
ہے اُنھیں کے سبب قیام و نظام

بے نظیرِ جہاں بحسن و جمال
بے مثالِ بشر بہ خاص و عام

کیا لکھوں نعتِ صاحبِ لولاک
عقل و دانش ہے قاصر و ناکام

عین ایماں ہے آپ کی اُلفت
ہے یہی دین اور یہی اسلام

ذاتِ پاکِ شفیعِ محشر کا
ہے وسیلہ ہمیں بروزِ قیام

کشتۂ شوق کافیؔ مشتاق
بھیج لیل و نہار صبح و شام

ق

بہ جنابِ نبی حبیبِ خدا
ہدیۂ رحمت و دُرُود و سلام

---

۱ نسیم جنّت نول کشور صفحہ ۴۶ ، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۵۸
دیوان مطبوعہ میں یہ مصرع اس طرح ہے ۔ سیّد کائنات خیر الانام

۱۷

یا نبی تم پہ بار بار سلام[۱]
بے عدد اور بے شمار سلام

روزِ اوّل سے لے کے تا بہ ابد
آپ پر روز سو ہزار سلام

یہ بھی تھوڑا ہے آپ کی خاطر
بھیجئے گر کروڑ بار سلام

شبِ معراج میں خدا نے کیا
اپنے محبوب پر نثار سلام

عترت[۲] و اہل بیت پر صلواۃ
ہدیۂ روحِ چار یار سلام

عرض کرتا ہے یا رسول اللہ
کافیؔ خستہ و نزار سلام

لبِ جاں بخش کے جواب کا ہے[۳]
مجھ سے عاصی کو انتظارِ سلام

---

۱ نسیم جنّت مطبع اکبری صفحہ ۳۱۔۳۲

۲ دیوان مطبوعہ ۔ عزّتِ اہلِ بیت پر صلوٰۃ

۳ دیوان مطبوعہ ۔ لب جاں بخش کے جواے کافی مجھ سے عاصی کو انتظار سلام

۷۲

السلام اے خاتمِ دورِ رسالت السلام [۱]
السلام اے مطلعِ انوارِ رحمت السلام

السلام اے ماہِ کامل بر سپہر اصطفا
السلام اے مہرِ رخشانِ جلالت السلام

السلام اے پیشوائے جادۂ صدق و صفا
السلام اے ہادیِ راہِ ہدایت السلام

السلام اے جوہرِ آئینۂ خلقِ عظیم
السلام اے گوہرِ بحرِ فُتوّت السلام

السلام اے مَردُمِ عینِ حیا و مَردُمی
دیدۂ احسان را عینِ بصیرت السلام

السلام اے مخزنِ الطاف وافضال و کرم[۲]
مصدرِ اعطاف و ابذال عنایت السلام[۳]

سیّد سادات ، فخرِ انبیا ، ختمِ رُسل
سرورِ کونین ، سلطانِ نَجابت السلام

---

۱ نسیم جنت نول کشور صفحہ ۳۲، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۲۸۔۲۹
۲ نسیم جنت مطبع اکبری ۔ السلام اے مخزنِ اعطاف وافضال وکرم
۳ دیوان مطبوعہ ۔ مصدرِ اعطاوابذال عنایت السلام

از فروغِ عارضت معنی طٰہٰ آشکار
وی جبینت مظہرِ نورِ ہدایت السلام

قاصرم از شرحِ حرفے از کتابِ حُسنِ تو
گر بگویم یا نویسم تا قیامت السلام

بر اُمیدِ یک جواب از لعلِ جاں[1] بخشائے تو
صد ہزاراں جانِ مشتاقاں فدایت السلام

اے جنابِ اہلِ بیتِ سیّد کون و مکاں
مَہبطِ آثارِ تطہیر و طہارت السلام

اے جنابِ چار یارِ باصفا ارکانِ دیں[2]
مجمعِ جود وسخا[3]، صدق و عدالت السلام

بندۂ کافی بخدّامِ جنابِ مصطفیٰ
می کند معروضِ[4] ہر ساعت بساعت السلام

---

[1] دیوانِ مطبوعہ ۔ براُمید یک جواب از لعلِ بخشائے تو
[2] دیوانِ مطبوعہ ۔ السلام اے چار یار باصفا ارکان دیں
[3] دیوانِ مطبوعہ ۔ مجمع جود وحیا صدق عدالت السلام
[4] دیوانِ مطبوعہ ۔ می کند معروضہ ہر ساعت بساعت السلام

۴۳

ہوئے پیدا سپہرِ آفرینش کے مہِ تاباں
کہ روشن ہوگیا جن کے سبب سے عالمِ امکاں

ہوئے پیدا جنابِ خاصۂ درگاہِ ربّانی
نبیِ صاحبِ بُرہاں رسولِ صاحبِ قرآں

ہوئے وہ صاحبِ لولاک پیدا جن کے باعث سے
فروغِ انجم و اختر بہارِ روضۂ رضواں

ہوئے پیدا رسولِ حق حبیبِ خالقِ مطلق
کہ جن کی حُبّ و اُلفت ہے بہارِ گلشنِ ایماں

جنابِ رحمتِ عالم کی کیا ہے ذات اے کاؔفی
جمالِ خُلق کے لایق کمالِ حُسن کے شایاں[1]

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ جنابِ خلق کے لایق جمالِ حسن کے شایاں

۷۴

جس کو کچھ حُبِ مصطفیٰ ہی نہیں
اُس کے ایمان کا پتا ہی نہیں

جو نہیں تابع رسول اللہ
تابع امر کبریا ہی نہیں

ہے وہ یکتائے عالمِ ایجاد
اُس کا ثانی کوئی ہوا ہی نہیں

جز رہِ رسمِ دینِ مصطفوی
دوسرا مسکنِ صفا ہی نہیں

شبِ معراج میں کہاں پہنچے
اُس جگہ گفتگو کی جا ہی نہیں

اے خدائے کریم تیرے سوا
دوسرا اعطی و عطا ہی نہیں

کر عطا میرے مطلبِ دل کو
تجھ سے مطلب کوئی چھپا ہی نہیں

جز ترے آستانِ رحمت کے
اہلِ حاجت کی التجا ہی نہیں

اب تو غیر از زیارتِ نبوی
اور کافی کا مدعا ہی نہیں

۷۵

مژدہ باد اے عاشقانِ خدّ و خالِ حورِ عین [۱]
طالبانِ جنت و حسن و جمالِ حورِ عین

سیّدِ کونین پر بھیجا کرو اکثر دُرُود
ہے اگر منظور جنّت میں وصالِ حورِ عین

کیا فضیلت ہے دُرُودِ پاک کی صلِّ علیٰ
حق تعالیٰ ہم کو بخشے گا جمالِ حورِ عین

جلوۂ انگُشت سے عالم کو دیوانہ کریں
حَبَّذا ناز و ادا غُنْج و دَلالِ حور عین

خامۂ شوریدہ سر کب تک لکھے جائے گا تو
وصفِ حالِ حورِ عین و وصفِ خالِ حورِ عین

ق

وصف اُس کا کیجیے جس کے سبب حاصل ہوا
یہ جمالِ حورِ عین و یہ کمالِ حورِ عین

حبذا نامِ خدا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
روئے پاکِ مصطفیٰ رشکِ جمالِ حورِ عین

---

[۱] نسیم جنت نول کشور صفحہ ۳۹، مولد شریف بہار یہ نسخہ نظامی صفحہ ۱۲، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۴۴۔۴۵

آفتابِ حُسنِ محبوبِ خدا کے سامنے
ایک ذرّہ ہے یہ سب حسن و جمالِ حورِ عین

عکسِ نورِ مصطفائی سے ہوا آراستہ
باغِ رضواں ، قصرِ جنت ، خد و خالِ حورِ عین

جس کسی کو ہو زیارت صاحبِ لولاک کی
وہ نہ لائے گا کبھی کاؔفی خیالِ حورِ عین

۷۶

السلام اے شہِ لولاک حبیبِ یزداں [۱]
السلام اے چمنِ [۲] حسن و ریاضِ احساں

السلام اے شرف و عزتِ نوعِ انساں
السلام اے سبب و موجبِ ایجادِ جہاں

السلام اے زگلستانِ بہارِ رویت
ہست برگِ گلِ خوش رنگ ریاضِ رضواں

السلام اے مہِ کامل بہ سپہرِ ارشاد
جلوۂ آیتِ رحمت زکلامت تاباں

السلام اے رُخِ تو مہرِ سپہرِ اجلال
از لبِ لعلِ تو صد چشمۂ کوثر جوشاں

السلام اے شرفِ حُسن و جمالِ خوبی
لمعۂ عکسِ رُخت خوبیِ ماہِ کنعاں

اے شہنشاہِ رُسُل بر درِ قصرِ جاہت
باہمہ ثروت و اقبال سلیماں درباں [۳]

---

۱ نسیم جنّت نول کشور صفحہ ۴۱، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۴۸۔۴۹

۲ دیوانِ مطبوعہ ۔ السلام اے انجمن حسن ریاضِ احساں

۳ دیوان مطبوعہ ۔ باہمہ عزت واقبال سلیمان درماں

رفعتِ ذکرِ تو خورشیدِ جہانِ شہرت
عظمتِ خُلقِ تو ثابت زنصوصِ قرآں

اے کہ دریوزہ گرانند زبحرِ کرمت
منبع و معدن و ہم قلزم و ابرِ نیساں

گر نگاہے بکنی گاہ زعینِ اعجاز
مشکلِ کافی دلِ ریش نگردد آساں

۷۷

اُمیدِ بوسۂ پائے نبی میں[۱]
رہی کیا کیا نہ[۲] حسرت اپنے جی میں

بجائے کفشِ[۳] پا میں کاش ہوتا
یہی کہتا ہوں ہردم بیکلی میں

رسول اللہ کے اوصاف[۴] و اخلاق
پڑھے جیسے کتابِ ترمذی میں

ق

ہوا ثابت نہ ہوگا مثل اُن کا
ملک جن و بشر حور و پری میں

نکل جائے تمامی دل کی حسرت[۵]
اگر مرجایئے اُن کی گلی میں[۶]

سُنا تھا ماجرائے شعلۂ طور
دکھایا اُس نے یہ عالم ہنسی میں

---

۱ مطبع ثمر ہند لکھنو صفحہ ۱۳۱
۲ دیوان مطبوعہ ـــ رہی کیا کیا یہ حسرت اپنے جی میں
۳ دیوان مطبوعہ ـــ بجائے نقش پا میں کاش ہوتا
۴ دیوان مطبوعہ ـــ رسول اللہ کے الطاف و اخلاق
۵ دیوان مطبوعہ ـــ نکلتے ہیں تمامی حسرت دل
۶ دیوان مطبوعہ ـــ اگر مرجائیں ہم اُن کی گلی میں

قد عالی سے کچھ نسبت نہ پائی[1]
صنوبر سرو شمشاد و سہی میں

کہوں کیا حالِ کآفی ہم صفیرو
پھنسا ہے جب سے دامِ بے کسی میں

رُلاتا ہے اُسے شوقِ رہائی
تڑپتا ہے اُمید مخلِصی میں

[1] دیوان مطبوعہ قد عالم کی کچھ نسبت نہ پاوے

۷۸

نبی مکرّم نبیِ امیں ہیں[1]
شفیع الورا خاتم المرسلیں ہیں

وہ ایسے نبی ہیں کہ جن کے سبب سے
زمین و زمان و مکان و مکیں ہیں

وہ ہیں بحرِ زَخّارِ احسان و رحمت
وہ سب خَلق سے بہترین وگزیں ہیں

اِس عالم میں غم خوار ہم عاصیوں کے
بروزِ جزا شافعِ مذنبیں ہیں

سلام و صلوٰۃ و دُرُود و تحیّت
اُنھیں کے لیے ہدیۂ دایمیں ہیں

مدارج مراتب جو اُن کو ملے ہیں
کسی دوسرے کو نہیں ہیں نہیں ہیں

ملا ہم کو کیا خوب کافی وسیلہ
ہمارے نبی رحمت اللعالمیں ہیں

---

[1] خیابانِ فردوس، مطبع خاص نول کشور، کان پور صفحہ ۲

۷۹

جس کے باعث کیا جہاں روشن[۱]
اور خورشیدِ آسماں روشن

مشرق و مغرب و جنوب و شِمال
دینِ احمد سے ہر مکاں روشن

خوبی و حُسنِ مصطفائی سے
حُسن و خوبی کا گلستاں روشن

ہے فروغِ جمالِ احمد سے
قصرِ ہستی کا تاباں روشن

شبِ اسرا میں اُن کے قدموں سے
ہوگیا گلشنِ جناں روشن

ہے وہ شَرعِ مُنوَّرِ نبوی[۲]
جس سے ہے بزمِ انس و جاں روشن

---

۱ نسیم جنّت مطبع اکبری صفحہ ۸۳، نظام المطابع صفحہ ۳۶
دیوان مطبوعہ ۔ جس کے باعث ہوئے جہاں روشن اور خورشید و آسماں روشن
۲ دیوان مطبوعہ ۔ ہے وہ شرع شریعتِ نبوی

نعت و اوصافِ مصطفیٰ میں رہے
یاالٰہی مری زباں روشن

بحرِ دیگر میں لکھ غزل کافی
ہووے تا روح اور رَواں روشن[1]

[1] مقطع دیوان مطبوعہ میں شامل ہے۔ چونکہ مقطع کا ربط دوسری نعت سے ہے شاید اسی وجہ سے دیگر مطبوعہ نسخوں میں اس حذف کر دیا گیا ہے۔

۸۰

جدھر کو رونق افزا وہ بہارِ باغِ رضواں ہو
تمامی کوچہ و بازار نکہت سے گلستاں ہو

سواری جس طرف سے اُس شکر گفتار کی گزرے[1]
تو اُس صحرا کا ریگستاں تمامی شکّرستاں ہو

پڑے پرتو جدھر کو لعلِ لب پر دُرِّ دنداں کا
وہاں کے سنگ ریزوں سے ہویدا دُرِّ مرجاں ہو

اگر وہ کھول دے گیسوئے مشکیں کو سیہ شب میں
یکا یک اخترِ بختِ شبِ یلدا درخشاں ہو

کوئی گل باغِ امکاں میں کھِلا ہے اور بھی ایسا
کہ جس کے واسطے پیدا بہارِ باغِ امکاں ہو

حسینان و جمیلانِ جہاں سے اُن کو کیا نسبت
کہ جن کے حسن کا ادنیٰ سا پرتو ماہِ کنعاں ہو

ہلالِ ناخنِ انگشتِ والا کے اشارے سے
عجب کیا ہے کہ دو ٹکڑے نہ قرصِ ماہِ کنعاں ہو

---

[1] دیوان مطبوعہ۔ سواری جس طرف سے اُس شکریں گفتار کی گزرے

اگر دوشِ صبا پر تھا رواں تختِ سلیمانی
بُراقِ رحمتِ عالم فلک پر گرمِ جولاں ہو

کلیم اللہ کا معراج کوہِ طور پر ہووے
رسول اللہ کا معراج فرشِ عرشِ رحماں ہو

وسیلہ جو کرے حضرت کا درگاہِ الٰہی میں
اگر کیسی ہی مشکل سخت تر ہو سہل آساں ہو

مدینے کی طرف پہنچوں تو پہنچوں مقصدِ دل کو
حصولِ راحتِ جانِ فروغِ دیں و ایماں ہو

اسیرِ دامِ حرماں ہوں کمندِ یاس کا قیدی
مرے اللہ! مری مشکل، کُشا، دُشوار، آساں ہو

الٰہی یا الٰہی یاالٰہ العالمیں یارب
مرے حالِ پریشاں پر عنایاتِ فراواں ہو

دکھا دے بلدۂ طیّب دکھا دے روضۂ اقدس
دکھا دے گنبدِ اخضر کہ تسکینِ دل و جاں ہو

دکھا دے وہ بھی دن یارب کہ حاضر ہو کے یہ کافی
جنابِ مصطفیٰ کے آستانے پر غزل خواں ہو

۸۱

رسولِ مصطفیٰ تم ہو نبیِ جن و انساں ہو
کریمِ جودِ عالم ہو شفیقِ دردمنداں ہو

سپہرِ عظمتِ اخلاق کے ہو نیّرِ اعظم
سحابِ رحمت حق ہو مجسّم نورِ رحماں ہو

شفیعِ روزِ محشر ہو قسیمِ حوضِ کوثر ہو
محیطِ مرحمت ہو مطلعِ انوارِ احساں ہو

سزاوارِ خطابِ رحمت اللعالمیں ہو تم
بہ انگشتِ شہادت خاتمِ ختمِ رسولاں ہو

وہ انگشتِ شہادت آپ کی تھی یا رسول اللہ
کہ جس کی ایک ایما سے دو پارہ ماہِ تاباں ہو

اگر انگشتِ والا سے اشارہ ایک ہو جائے
مرے ہر عقدۂ مشکل کا کھلنا سہل آساں ہو

قدومِ عرش منزل رونق افزا جس زمیں پر ہوں
پگھل کر موم ہو کیسا ہی سنگِ سخت تر واں ہو

مرے سر پر گرا ہے کوہِ غم اے رحمتِ عالم
بہ زیرِ بارِ غم فریاد کرتا ہوں پر آساں ہو

اگر ٹھکرایئے پائے مبارک کے اشارے سے
ابھی راہِ عدم کو کوہِ قافِ غم گریزاں ہو

عجب کچھ اضطرابِ دل سے حیرت میں تڑپتا ہوں
شفیقِ بے کساں میرے بھی دردوں کا تو درماں ہو

سرِ کافی فدائے خاکِ پائے اطہرِ اقدس
دل و جانِ کفایت تم پہ لاکھوں بار قرباں ہو

۸۲

ہے یہی حکمِ خدا صلّو علیہ و سلّمو
اور امر کبریا صلّو علیہ و سلّمو

حق تعالیٰ کی طرف سے امر استمراری ہے
ہے یہ حکمِ دایما صلو علیہ و سلّمو

رحمتِ اللہ ہے مصروفِ صلوٰۃ و سلام
پھر ملائک نے کہا صلو علیہ و سلّمو

بعد ازاں باعین رحمت خالقِ معبود نے
حکم ہم سب کو دیا صلو علیہ و سلّمو

ہاں یہی منشورِ تعظیمِ کمالِ شان ہے [۱]
از برائے مصطفیٰ صلو علیہ و سلّمو

فرض ہے حضرت نبی پر بھیجنا صلوٰۃ کا
شک نہیں اس میں ذرا صلو علیہ و سلّمو

مومنو حکمِ خداوندِ جہاں لاؤ بجا
ہے کلامِ کبریا صلو علیہ و سلّمو

---

[۱] دیوان مطبوعہ ۔ کیا یہی منشور تعظیم کمال شان ہے

ہے عجب یہ آیتِ توقیرِ سلطانِ رُسُل
حبذا صلِّ علیٰ صلو علیہ و سلّمو

اور یہی ہے بس لکھا اُس کے لیے یہ مُدّعا
از جنابِ مصطفٰے صلو علیہ وسلّمو

ق

ہے بخیل و پُر جفا جو شخص کہتا ہی نہیں
سُنتے ہی نام آپ کا صلو علیہ و سلّمو

کیوں نہ اس آیت پہ ہو جان و دلِ کاؔفی نثار
دین و ایماں ہے مرا صلو علیہ و سلّمو

۸۳

یاالٰہی حشر میں خیرالوریٰ کا ساتھ ہو[۱]
رحمتِ عالم جنابِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی ہے یہی دن رات میری التجا
روزِ محشر شافعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب قریب نیزہ آوے آفتاب[۲]
اُس سزاوارِ خطابِ والضحیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی حشر میں نیچے لِوائے حمد کے
سیّدِ سادات فخرِ انبیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی پُل کے اوپر بھی بہ ہنگامِ گزر
دستگیرِ بے کساں اُس پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب عمل میزان میں تلنے لگے
سیّدِ ثقلین و ختم الانبیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب قیامت میں صفیں بندھنے لگیں
اہلِ بیتِ مجتبیٰ آلِ عبا کا ساتھ ہو

---

۱ نسیم جنت نسخہ مطبع اکبری ، نسیم جنت، نظام المطابع مدراس ص ۵
۲ دیوان مطبوعہ ـــ یاالٰہی جب قریب نیزہ کے آوے آفتاب

یاالٰہی شغلِ نعتِ مصطفائی میں رہوں
جسم و جاں میں جب تلک میرے وفا کا ساتھ ہو

بعد مرنے کے بھی ہے کاؔفی کی یارب یہ دُعا
دفترِ اشعارِ نعتِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

۸۴

ہے بشارت شبِ فرقت کے گرفتاروں کو[1]
اور مژدہ ہے تپِ ہجر کے بیماروں کو

اُس نویدِ طرب افزا کو سُنا کر تم نے
کیا سُبک دوش کیا غم کے گراں باروں کو

گر نہ تم اہلِ کبائر کی شفاعت کرتے
کون پھر پوچھتا دوزخ کے سزاواروں کو

جب سُنی مخبرِ صادق کی زباں سے یہ خوشی
شبِ فرقت میں ہوئی عید دل افگاروں کو

ذاتِ پاکِ شہِ لولاک حبیبِ رحماں[2]
کیا وسیلہ ہے شفاعت کا گنہ گاروں کو

گرچہ نعمائے حضوری کی تمامی دولت
مجلسِ خاص میں حاصل ہوئی حُضّاروں کو

غائبوں کو بھی سُناوے وہ نویدِ صادق
جس نے آزاد کیا غم کے گرفتاروں کو

---

[1] نسیم جنت نول کشور صفحہ ۱۰ ، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۲۱

[2] دیوان مطبوعہ ـــ ذاتِ پاک شہ لولاک حبیبِ یزداں

آپ کا جلوۂ دیدار ہوا بدرِ مُنیر
ظلمتِ جہل و شبِ کفر کے آواروں کو

یاالٰہی بطفیلِ شرفِ ختمِ رُسل
عملِ خیر کی توفیق ہو دیں داروں کو

اپنے محبوب کی اُلفت سے نصیبِ کاؔفی
کر عطا میرے تئیں اور مرے یاروں کو

۸۵

اے طباشیرِ سحر عکسِ رُخِ تابانِ تو [1]
آبِ حیواں رشحۂ آبِ لبِ خندانِ تو

اے طفیلِ خاکپایت رونقِ باغِ جہاں
گلشنِ ایجاد برگے از بہارستانِ تو [2]

حبذا صلِّ علیٰ اے گیسوئے خیرالورا
مشکِ اذفر نفحۂ [3] از جنبشِ دامانِ تو

از تجلیِ رُخت خورشید باشد لمعۂ [4]
ماہ فیضِ ناخنے از دستِ نور افشانِ تو

باغِ عالم از بہارِ حسنِ تو باشد گلے
آسماں لوح منقّش از نگارستانِ تو

اے نگاہت جوہرِ آئینۂ نورِ یقیں [5]
دیدۂ اہلِ بصیرت ہر زماں قربانِ تو

---

[1] نسیم جنات نول کشور صفحہ ۴۵ ، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۵۶-۵۷
[2] دیوان مطبوعہ ــ گلشن ایجاد برگ از سنانِ تو
[3] دیوان مطبوعہ ــ مشک اذفر نغمۂ از جنبشِ دامانِ تو
[4] دیوان مطبوعہ ــ از تجلیِ رُخت خورشید باشد لمحۂ
[5] دیوان مطبوعہ ــ اے نگاہت جوہرِ آئینۂ نورعین

اے وجودت آفتابِ آسمانِ معرفت
صد جہانِ اہلِ عرفاں روشن از عرفانِ تو

رحم کن رحمی نما یا رحمت اللعالمیں
اے کلیدِ رحمتِ حق در کفِ احسانِ تو

درد دارم دردِ سر از لطف بکشا یک نظر
اے شفائے دردِ من وابستۂ درمانِ تو

صد جہاں عاصی بمیدانِ شفاعت روزِ حشر
کم ز گوئے درمیان عرصۂ جولانِ تو

ہم بروحِ عترتِ اطہارِ و اہل بیتِ تو
ہم بجانِ پاک اصحابِ معظّم شانِ تو

بر اُمیدِ آنکہ بعد از روزگارے بشنوم
یک جواب از لعل سیراب و لبِ خندانِ تو

می کند ابلاغ تسلیم و سلام بے شمار
بندۂ کاؔفی بروحِ پُر فتوح و جانِ تو

۸۶

دے مجھے راست راہ یااللہ[۱]
نہ رہوں کج نگاہ یااللہ[۲]

بطفیل نبی شفیعِ اُمم
بخش میرے گناہ یااللہ

دمِ آخر تلک ہو میرے نصیب
دین و ایماں کی چاہ یااللہ

ہو مرا خاتمہ مع الاثبات
کلمۂ لاالٰہ یااللہ[۳]

ہو تو ئی گور میں بوقتِ سوال
مرا پشت پناہ یااللہ

اور محمد کو بھی رسول کہوں
ترا بے اشتباہ یااللہ

کہ محمد کی میں رسالت پر
رہوں شاہد گواہ یااللہ

---

[۱] نسیم جنّت مطبع نظام المطابع مدراس صفحہ ۳
[۲] نسیم جنت نول کشور ۔ نہ رہوں کج نگاہ یااللہ
دیوانِ مطبوعہ ۔ نہ رہوں کج کلاہ یااللہ
[۳] یہ شعر دیوان مطبوعہ میں شامل نہیں ہے

آلِ احمد نبی کے صدقے سے
ہو مری واں نباہ یااللہ

از برائے صحابۂ حضرت
رکھ مرا عزّ و جاہ یااللہ

بحرِ عصیاں کے جوش سے بھی نہ ہو
میری کشتی تباہ یااللہ

تری رحمت سے پار[1] ہو کافی
مثلِ برگِ گیاہ یااللہ

بجنابِ نبی دُرود و سلام
بھیج شام و پگاہ یااللہ

[1] دیوان مطبوعہ ۔ تری رحمت سے دور ہو کافی

۸۷

واہ کیا جلوۂ دندان ہے سبحان اللہ [1]
کیا تبسم کا یہ سامان ہے سبحان اللہ

محوِ دیدار فرشتوں کو کیا گردوں پر
کیا ہی محبوبی کی یہ شان ہے سبحان اللہ

ہے وہ سیمائے مبارک کی تجلی جس سے
رونقِ روضۂ رضوان ہے سبحان اللہ

حسن وہ حسن کہ جس حسن کا عاشق ہے خدا
وصف اُس حسن کا قرآن ہے سبحان اللہ

نورِ ذاتِ نبوی صلِّ علیٰ اے کافی
آیتِ رحمتِ رحمان ہے سبحان اللہ

---

[1] داستان صادقان، مطبع مصطفائی دہلی صفحہ ۱۵۔۱۶

۸۸

پیدا ہوئے خیرالوریٰ صلّوعلیہ وآلہٖ
پیدا ہوئے نورالہدیٰ صلّوعلیہ وآلہٖ

پیدا ہوئے سلطانِ دیں محبوبِ رب العالمیں
حضرت محمد مصطفیٰ صلّوعلیہ وآلہٖ

پیدا ہوئے ختمِ رُسل وہ افتخارِ جزو و کل
شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ صلّوعلیہ وآلہٖ

پیدا ہوئے مہرِ عرب ، اُمی لقب ، والا حسب
سر تا قدم نورِ خدا صلّوعلیہ وآلہٖ

پیدا ہوئے جانِ جہاں وہ خاتمِ پیغمبراں
سرمایۂ ہر بے نوا صلّوعلیہ وآلہٖ

پیدا ہوئے شاہِ اُمم ، عینِ کرم ، والا ہمم
وہ مخزنِ حلم و حیا صلّوعلیہ وآلہٖ

پیدا ہوئے حضرت نبی لب پر دُعائے اُمتی
مَلجائے کافیِ گدا صلّوعلیہ وآلہٖ

۸۹

کیا جنابِ شہِ ابرار ہے سبحان اللہ[1]
کیا نبی احمدِ مختار ہے سبحان اللہ

آپ کا نام اذاں اور اقامت میں مدام
کیا ہی شہرت سے نمودار ہے سبحان اللہ

اور کلمے میں پسِ ذکرِ خدا نامِ رسول
ہم رہِ رفعتِ اذکار ہے سبحان اللہ

الغرض نامِ احد سے نہیں ہجرِ احمد
کیا معیّت کا یہ اظہار ہے سبحان اللہ

معنیِ سورۂ والشّمس عیاں عارض سے
والضحیٰ روئے پُر انوار ہے سبحان اللہ

خوی اخلاق و کرم حسن و جمال و احساں
حمد و تحسیں کے سزاوار ہے سبحان اللہ

ایک دم بھی نہ لگا عرش تک آتے جاتے
نور ابصار یہ رفتار ہے سبحان اللہ

---

[1] نسیم جنت نول کشور صفحہ ۳۱ ، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۲۶۔۲۷

لاکھ منزل سے پہنچتا ہے سلامِ اُمت
عین اعجاز یہ دربار ہے سبحان اللہ

بے نصیب اہلِ کبائر بھی شفاعت سے نہیں
کیا ہی رحمت کی یہ سرکار ہے سبحان اللہ

سرورِ صاحبِ معراج کے قدموں کے لیے
عرش جولاں گہِ رفتار ہے سبحان اللہ

حبذا صلِّ علیٰ لطفِ حدیثِ نبوی
راحتِ روح یہ گفتار[1] ہے سبحان اللہ

مَہبطِ آیتِ تطہیر و تمامِ عفّت
آپ کی عترتِ اطہار ہے سبحان اللہ

مرتضیٰ شیرِ خدا اور جنابِ حَسنین
اور بنتِ شہِ ابرار ہے سبحان اللہ[2]

جلوۂ آیتِ تطہیر و فروغِ عصمت[3]
شان سے اُن کی نمودار ہے سبحان اللہ

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ راحتِ روح یہ کفار ہے سبحان اللہ
[2] دیوان مطبوعہ ۔ شان سے اُن کی نمودار ہے سبحان اللہ
[3] دیوان مطبوعہ ۔ جلوۂ آیتِ تطہیر و فروغِ عظمت

صدرِ ایوانِ خلافت میں وزیر اعظم
یارِ غارِ شہِ ابرار ہے سبحان اللہ

اور میدانِ فُتُوّت میں جنابِ فاروق
عادل و جاہدِ کفّار ہے سبحان اللہ

اور عثمانِ غنی بحرِ سخا ذی النورین
کیا حیامند حیادار ہے سبحان اللہ

سورۂ دہر سے ثابت ہے مناقب جس کا
وہ علی حیدرِ کرار ہے سبحان اللہ

مدح خواں کاؔفیِ محتاج نہ جائے محروم
رحمتِ عام یہ دربار ہے سبحان اللہ

۹۰

ولادتِ نبوی کا جہاں میں ہے شہرہ
ظہورِ نور کا کون و مکاں میں ہے شہرہ

جنابِ صاحبِ لولاک کی تَوَلاّ کا
فلک پر زمرۂ قدوسیاں میں ہے شہرہ

چمن چمن شجر و برگ و غنچہ و گل میں
اسی نوید کا ہر گلستاں میں ہے شہرہ

بہم ہیں آج وحوش و طیور مژدہ رساں
شرق و غرب ، زمین و زماں میں ہے شہرہ

ہوئے ہیں وقتِ تولد عیاں بہت اعجاز
کہ اُن کا آج تلک انس و جاں میں ہے شہرہ

زمیں پہ گر گئے اورنگِ خسرواں کے بروج
تمام کشورِ نوشیرواں میں ہے شہرہ

ہزار سال سے جلتی تھی آگ فارس میں
وہ سرد ہوگئی دیر و مکاں میں ہے شہرہ

اُلٹ کے گر گئے اورنگِ خسروانِ جہاں
تمام انجمنِ خسرواں میں ہے شہرہ

نویدِ مولدِ خیرالورا کی اے کاؔفی
زمیں پہ دھوم ہے باغِ جہاں میں ہے شہرہ

۹۱

زہے شوکت و عزّ و جاہِ مدینہ
زہے رتبۂ تخت گاہِ مدینہ

اُس عالی مکاں کا یہ ہے وصف ظاہر
کہ ہے مسکنِ حسنِ شاہِ مدینہ[۱]

وہ گل زیبِ فرقِ بہشتِ بریں ہے
خس و خار و کاہِ گیاہِ مدینہ

اگر مجھ سے پوچھے کوئی راہِ جنّت[۲]
بتادوں گا میں شاہ راہِ مدینہ

نہ دیکھے گا دجّال کا فتنہ و شر[۳]
ہوئی جس کو حاصل پناہِ مدینہ

ہوے خیبر و بدر میں آکے حاضر[۴]
ملایک شمولِ سپاہِ مدینہ

---

[۱] دیوان مطبوعہ ۔ کہ ہے حسن مسکن وشاہِ مدینہ
[۲] دیوانِ مطبوعہ ۔ اگر مجھ سے پوچھے کوئی راز جنت
[۳] دیوان مطبوعہ ۔ نہ دیکھے گا وہ حال کا فتنہ وشر
[۴] دیوانِ مطبوعہ ۔ ہوئے غیر میں بدر میں آکے حاضر

زیارت گہِ زمرۂ قدسیاں ہے
حریمِ درِ بارگاہِ مدینہ

جو سنتے نہیں حالِ مولودِ حضرت
وہ ہیں منکرِ رسم و راہِ مدینہ

برائے نبوت شفاعت ہے کاؔفی
احادیثِ حضرت گواہِ مدینہ

۹۲

مرجائیے کافی بہ تولائے مدینہ
ہو شمعِ لحد داغِ تمنّائے مدینہ

برکت[۱] میں لطافت میں نظارت میں شرف میں
فردوس سے برتر ہیں یہ اقصائے مدینہ

سمجھوں میں اُسے دولتِ دیدار کی صورت
گر خواب میں بھی مجھ کو نظر آئے[۲] مدینہ

قربان کروں اُس پہ میں عَقلائے[۳] جہاں کو
جو والا و شیدا ہے بہ سودائے مدینہ

کحل البصر و چشمِ ملایک ہے ازل سے
یہ خاکِ شفا کبروے مصفائے مدینہ

اقصائے دیارِ عربی فخرِ جہاں ہیں
ہے فخرِ عرب وادیِ اقصائے مدینہ

---

[۱] دیوان مطبوعہ میں درج لفظ احقر مرتب کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ وزنِ شعری کے لیے 'برکت' لکھ دیا گیا ہے۔
[۲] دیوان مطبوعہ ۔ گر خواب میں بھی مجھ کو نظر آجائے مدینہ
[۳] دیوان مطبوعہ ۔ قرباں کروں اُس پہ مغلائے جہاں کو

شور نمکِ حسنِ ملیحانِ جہاں ہے
ہر سبزۂ نوخیز بہ صحرائے مدینہ

ہے غیرتِ خالِ رُخِ حورانِ بہشتی
وہ داغِ سیہ لالۂ صحرائے مدینہ

اُس سر کو سروکار نہیں مغزِ خرد سے
جس سر میں نہیں ہے سرِ سودائے مدینہ

خورشید کے ماتھے کا اُسے چاند بناؤں
ذرّہ جو چمکتا ہے بہ صحرائے مدینہ

اللہ رے اِن آنکھوں کی ہے عین تمنّا[1]
دکھلائے مدینہ ہمیں دکھلائے مدینہ

کافیؔ یہ تمنّائے دلی ہے کہ دمِ مرگ
گر آہ جو کھینچوں تو کہوں ہائے مدینہ

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ اللہ رے ان آنکھوں کی یہ ہے عین تمنّا

۹۳

مٹنے کا نہیں داغِ تمنّائے مدینہ
یہ دل ہے مرا لالۂ صحرائے مدینہ

یکساں ہیں شب و روزِ تجلّائے مدینہ
رہتے ہیں مہ و مہر جبیں سائے مدینہ

جب دیکھتا ہے روضۂ والائے مدینہ
اک ہاتھ تبھی عرش سے بڑھ جائے مدینہ

وحدت کے یہ معنی ہیں کہ در پردۂ صورت
ہے نورِ قِدَم انجمن آرائے مدینہ

قندیلِ درِ بام ہے خورشیدِ درخشاں
مہتاب ہے فرشِ رُخِ صحرائے مدینہ

اس شہر کی خوبی کوئی جبریل سے پوچھے[۱]
جس کی ہے نظر محملِ لیلائے مدینہ

باطن میں زمیں بوسی کو جھکتا ہے ادب سے[۲]
ظاہر میں فلک گرچہ ہے بالائے مدینہ

---

۱ دیوان مطبوعہ ۔ اس شہرہ کی خوبی کوئی جبریل سے پوچھے
۲ دیوان مطبوعہ ۔ باطن زمیں بوسی کو جھکتا ہے ادب سے

اللہ کی قدرت ہے کہ مُردوں کو تہِ خاک
ٹھوکر سے جِلاتا ہے مسیحائے مدینہ

آنکھوں کو بچھاتا ہوں میں زیرِ قدم اُن کے
جو اہلِ نظر آنکھ سے دیکھ آئے مدینہ

کاؔفی یہ تمنّا ہے کہ آئینہ بنے دل
ہو عکس فگن جس میں[1] سراپائے مدینہ

---

[1] دیوان مطبوعہ ہے عکس فگن جسمِ سراپائے مدینہ

۹۴

دھوم ہے ہر سو کہ محبوبِ خدا پیدا ہوئے
سیّدِ سادات فخرِ انبیا پیدا ہوئے

واہ کیا قسمت گنہ گاروں کی یاور ہوگئی
واسطے اُن کے جو ایسے مقتدا پیدا[1] ہوئے

بت پرستی مٹ گئی غالب ہوا دینِ متیں
جب سے ختم الانبیا بدرالدجیٰ پیدا ہوئے

تھا یہی وردِ زباں جن و بشر حور و ملک
رحمتِ مرسل جنابِ مصطفیٰ پیدا ہوئے

بادشاہِ دین و دُنیا مرجعِ شاہِ ہدیٰ
مقتضائے انبیا مشکل کشا پیدا ہوئے

چارۂ بے چارگان و بیکسوں کے دست گیر
مصطفیٰ خیرالوریٰ حاجت روا پیدا ہوئے

خالقِ اکبر کا کافی شکر لازم ہے تجھے
سیّدِ سادات محبوبِ خدا پیدا ہوئے

---

[1] دیوان مطبوعہ ؎ واسطے اُن کے جو ایسے مقتدا ہوئے

۹۵

خاتمِ پیغمبراں پیدا ہوئے[۱]
افتخارِ انس و جاں پیدا ہوئے

وہ ہوئے پیدا کہ جن کے واسطے
سب زمین و آسماں پیدا ہوئے

جن کے آنے کی خبر موسیٰ نے دی
وہ نبی با عزّ و شاں پیدا ہوئے

تشنہ لب عیسیٰ تھے جن کی بات کے
وہ لبِ کوثر نشاں پیدا ہوئے

اوّلین و آخریں کے پیشوا
مقتدائے مرسلاں پیدا ہوئے

کیوں نہ ہو افلاک پر نازاں زمیں
مرجعِ قدوسیاں پیدا ہوئے

ہے محمد اور احمد جن کا نام
وہ شفیعِ عاصیاں پیدا ہوئے

---

۱ مولد شریف بہاریہ صفحہ ۱۰۔ مولد شریف بہاریہ نسخۂ نظامی صفحہ ۷۔ مخوطہ مخزونہ رضا لائبریری رام پور

اہلِ ایماں ہیں بہم گرمِ نوید
قاسمِ خلد و جناں پیدا ہوئے

اُمتِ آخر زماں کے واسطے
موجبِ امن و اماں پیدا ہوئے[۱]

۱

۹۶

خدائے جہاں بادشاہِ جہاں ہے[۱]
پناہِ زمین و پناہِ زماں ہے

ملایک کواکب کا جن و بشر کا
وہ خلاق و معبود روزی رساں ہے

دیے اپنے محبوب کو وہ مراتب
کہ تعریف سے اُن[۲] کی قاصر زباں ہے

کہو[۳] مومنوں سے کہ یہ حکم سن لو
نبی پر خدا اُن کا صلواۃ خواں ہے

ملایک بھی ہیں اُس[۴] کو تسلیم کرتے
وہ ایسا نبی میرا بہ عز و شاں ہے

سلام اور صلواۃ تم بھی تو بھیجو
کہ حکمِ خدا تم کو اے مومناں ہے

بس اب[۵] مومنو کافی خستہ جاں کا
یہی حرزِ جاں اور وردِ زباں ہے

---

۱ خیابانِ فردوس مطبع نول کشور صفحہ ۱۹
۲ نسخہ محولہ بالا ـــ کہ تعریف سے جس کی قاصر زباں ہے۔
دیوان مطبوعہ ـــ کہ تعریف سے اُن کی قاصر زباں ہے
۳ نسخہ محولہ بالا ـــ کہو مومنو سے کہ یہ حکم سن لو
۴ دیوان مطبوعہ ـــ ملایک بھی ہیں اُن کو تسلیم کرتے
۵ دیوانِ مطبوعہ ـــ بس اے مومنو کافیِ خستہ جاں کا

۹۷

خیالِ حمد اُس کا عالمِ حیرت دکھاتا ہے[1]
کہ جو ہژدہ ہزار عالم کو اک کُن سے بناتا ہے[2]

نزولِ رحمتِ خلاّقِ عالم کیوں نہ ہو اُس پر[3]
وسیلہ رحمت اللعالمیں کا جو اُٹھاتا ہے

جنابِ غوثِ اعظم شاہِ جیلاں قطبِ ربّانی
مناقب میں اب اُن کے شعر کچھ کافی سُناتا ہے[4]

مسبب ہر سبب کا ہے وہ ناظمِ نظمِ کل کا ہے
اُسی کے فضل سے نظمِ سخن انجام پاتا ہے

ہوا روزِ ازل سے نام جس کا مومنِ کامل[5]
خدا اُس کو رسول اللہ کا عاشق بناتا ہے

---

[1] درحقیقت اس نظم کا ہر شعر حضرت کافی کی مصنفہ مثنوی 'داستان صادقان' میں نظم کیے گئے قصوں کا عنوان ہے، جو مصنف نے غزل کی ہیئت میں نظم کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تمام اشعار بے ربط ہیں۔ (حضرت کافی نے اپنی تصنیف بہار خلد میں بھی عنوانات اسی طرح قائم کیے ہیں) مرتب نسخہ ابوالعلائی نے ان تمام اشعار کو مستقل ایک نعت کی شکل میں شامل کر دیا ہے۔ مرتب نسخۂ ہٰذا نے یہ اشعار اُسی ترتیب میں رکھے ہیں جیسا کہ داستان صادقان میں درج ہیں۔

[2] دیوان مطبوعہ ۔ کہ ہجدہ ہزار عالم کو یک کن سے بناتا ہے

[3] دیوان مطبوعہ ۔ نزولِ رحمتِ خلاّق نہوا اُس پر

[4] دیوان مطبوعہ ۔ قیامت میں اب اُن کے شعراے کافی سُناتا ہے

[5] دیوان مطبوعہ ۔ ہوا روز ازل سے نام جن کا مومن کامل

جنابِ مصطفیٰ کی لختِ دل خاتونِ جنت کا
قیامت خیز افسانہ محبوں کو رُلاتا ہے

بلالِ عاشق صادق مؤذِن تھا جو حضرت کا
اُسے یہ دردِ فرقت آہ کس کس جا پھراتا ہے

کہوں کیا حال ثوباں دل ہوا جاتا ہے دو ٹکڑے[1]
وہ اُس کا نالۂ جانکاہ جس دم یاد آتا ہے

اویسِ عاشقِ شیدا کا یہ دنداں شکن قصّہ
تپِ غیرت میں یہ عشاقِ عالم کو جلاتا ہے [2]

[1] دیوان مطبوعہ ۔ کہوں کیا حال سویان دل ہوا جاتا ہے دوٹکڑے
[2] دیوان مطبوعہ ۔ تپ غیرت سے یہ عشاق عالم کو دکھاتا ہے

۹۸

لِوائے حمد کا سایہ اگر محشر میں سر پر ہے
تو اُس دن آفتابِ حشر کی تیزی سے کیا ڈر ہے

جہاں وہ آفتابِ رحمتِ حق سایہ گستر ہے
وہاں خورشیدِ محشر ایک ذرّے سے بھی کمتر ہے

یہ دونوں اُن کی نعلینِ مبارک کے ستارے ہیں
اگر خورشیدِ محشر ہے و گر خورشیدِ خاور ہے

کہاں معراجِ موسیٰ اور کہاں معراجِ آں حضرت
وہاں وہ طور پر آیا، گزر یاں لامکاں پر ہے

صدائے لن ترانی دور باشی قربِ موسیٰ تھی
نویدِ اَوَّلُ مِنِّیْ یہاں بہ سوے[1] رہبر ہے

شرافت دیکھنا اہلِ دِلا اسمِ محمد کی
کہ کس رُتبے سے زیبِ مسجد و محراب و منبر ہے

یہ وہ اسمِ مبارک ہے کہ سب عالم میں روز و شب
اقامت اور اذاں میں ہم رہِ اللہ اکبر ہے[2]

---

[1] دیوان مطبوعہ۔ نوید اوّل منی یہاں بسوئے ذیل رہبر ہے
[2] دیوان مطبوعہ ۔ اقامت اور اذان میں ہم راہ اللہ و اکبر ہے

حلاوت میں بس اک اک شعر نعتِ مصطفائی کا[1]
مذاقِ جانِ مومن کے لیے قندِ مکرر ہے

مقامِ فخر ہے کاؔفی کہ تو مدّاح ہے کس کا
تیرا ممدوح کیسا ہے، حبیبِ ربِ اکبر ہے

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ حلاوت میں بس اک اک شعر نعت مصطفےٰ کا

۹۹

اُن کے ناخن پر فدا جاں کیجیے [۱]
اور ماہِ عید قرباں کیجیے

جان کیا ہے اور ماہِ عید کیا
یاں فدا ملکِ سلیماں کیجیے

اس جگہ ملکِ سلیماں ہے حقیر
باغِ رضواں کو فدا یاں کیجیے

باغِ رضواں بھی یہاں ناچیز ہے
دل میں ہے کچھ اور ساماں کیجیے

اُن کے ناخن کا تراشا گر ملے
جیبِ جاں میں اُس کو پنہاں کیجیے

اور روزِ حشر ہو جب آشکار
پیش اس کو پیشِ یزداں کیجیے

اور کیجے عرض اے ربِ رحیم [۲]
اِس کے باعث ہم پہ احساں کیجیے

---

۱ مولودشریف بہاریہ صفحہ ۱۲۔۱۳۔ ، مخطوطہ مولودشریف مخزونہ رضالائبریری رام پور

۲ مطبوعہ نسخے میں کریم لکھا ہوا ہے جب کہ مولودشریف بہاریہ نسخۂ نظامی صفحہ ۹ پر کریم کے بجائے رحیم لکھا ہے۔ نیز مخطوطہ مولودشریف مخزونہ رضالائبریری میں بھی رحیم ہی لکھا ہوا ہے۔

ہم نے پایا ہے ہلالِ عید کو
آج ہم کو شاد و فرحاں کیجیے

صحنِ محشر عیدگاہِ مغفرت
از برائے اہلِ عصیاں کیجیے

صاحبِ لولاک کی اُمت ہیں ہم
آج ہم پر بذلِ غفراں کیجیے

تھا کہاں اور مدح خواں پہنچا کہاں
کیجیے ختمِ دُعا ہاں کیجیے

تجھ کو لکھنا[1] ہے سراپائے نبی
کافیؔ مداح ساماں کیجیے

---

[1] دیوان مطبوعہ۔ تجھ کو لازم ہے سراپائے نبی
نسخہ محولہ نیز مخطوطہ رضا لائبریری میں 'لکھنا' ہی لکھا ہوا ہے۔ اس مقطع کے بعد سراپائے نبی لکھا بھی گیا ہے۔

۱۰۰

خاتمِ پیغمبراں فریاد ہے[۱]
دست گیر بے کساں فریاد ہے

آپ کی درگاہ ہے دارالشفا[۲]
اس لیے میری یہاں فریاد ہے

دردِ دل نے زور[۳] تڑپایا مجھے
اے طبیبِ مہرباں فریاد ہے

اے حبیبِ خاص محبوبِ خدا
میری تم سے ہر زماں فریاد ہے

رحمتِ عالم تمہارا ہے خطاب
رہ نمائے گمرہاں فریاد ہے

کاؔفی عاصی کو بخشا لیجیو[۴]
ہوں تمہارا مدح خواں فریاد ہے[۵]

---

۱ قصۂ شیخ صنعان صفحہ ۱۴

۲ یہ شعر نسخۂ محولہ بالا میں شامل نہیں ہے جب کہ دیوان مطبوعہ میں شامل ہے۔

۳ دیوان مطبوعہ ۔ دردِ دل نے روز تڑپایا مجھے

۴ دیوان مطبوعہ ۔ کاؔفی عاصی کو بخشا لیجیے

۵ دیوان مطبوعہ ۔ جو تمہارا مدح خواں فریاد ہے

۱۰۱

اے صلِّ علیٰ جود و سخا وہ شہِ دیں کی
لب تک کبھی آئی بھی نہیں بات نہیں کی

اے صلِّ علیٰ آبِ بقا سے بھی زیادہ
بات اُس لب شیرین دہانِ نمکیں کی

اے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ عظمتِ افلاک
از بہر شرف فضل کے اُس دُرِّ ثمیں کی

اوّل وہ کرے آکے مدینے کی زیارت
ہے جس کو طلب روضۂ فردوسِ بریں کی

یارب بہ طفیلِ شرفِ ختمِ رسالت
حاجت ہو روا کافی بیمار و حزیں کی

۱۰۲

کیا صلِّ علیٰ ہمّتِ شاہِ عربی ہے
پشتِ عجمی اور پناہِ عربی ہے

خورشیدِ قیامت کہ کبھی سامنے آوے
کیا شان ہے کیا شوکتِ شاہِ عربی ہے

رضواں شبِ معراج میں تھا گرمِ بشارت
فردوس میں آج آمدِ شاہِ عربی ہے

جس چشم نے کی ہے نظر نرگسِ جنت
وہ عین حیا چشمِ سیاہِ عربی ہے

فرشِ رہِ حضرت ہوئی جس روز سے کاؔفی
رشکِ گلِ فردوس گیاہِ عربی ہے

۱۰۳

کیا مطلعِ انوار مدینے کی فضا[1] ہے
کیا صلِ علیٰ مسکنِ محبوبِ خدا ہے

پایا ہے مدینے نے عجب رتبۂ عالی
یہ بلدۂ طیب شرَفِ ارض و سما ہے

آنکھوں کی یہ ہے جائے اگر ہووے مدینہ
آنکھیں تو اسی واسطے ہیں عین بجا ہے

تڑپایا ہے کیا طائرِ دل شوق چمن میں
بے بال و پری آہ عجب دامِ بلا ہے

اُس روضۂ اقدس کو دکھا دے مجھے یارب
اِس کافیِ دل ریش کی یہ تجھ سے دُعا ہے

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ کیا مطلع انوار مدینے کی فزا ہے

۱۰۴

عجائب ماجرا یہ قصّۂ احوالِ ثوباں ہے[۱]
کہ جس کے حق میں ثابت یہ نزولِ نصِ قرآں ہے

ہوا ثابت ہمیں یہ حال عاداتِ صحابہ سے
کہ حضرت مصطفیٰ کی حُب و الفت دین و ایماں ہے

ملی ہے اُن کو دولت حُب و عشقِ مصطفائی کی
زہے شانِ محبّانِ حبیبِ رَبّ رحماں ہے[۲]

مرض سے بھی چھڑاتی ہے گنہ سے بھی بچاتی ہے
رسول اللہ کی اُلفت سبھی دردوں کا درماں ہے

ریاضِ حبِّ محبوبِ خدا کا جو ہوا گل چیں
اسی کے واسطے کافی بہارِ باغِ رضوان ہے

---

۱ داستانِ صادقان صفحہ ۱۳

۲ دیوان مطبوعہ ۔ زہے شانِ محبّان ہے حبیبِ ربِّ رحماں ہے

۱۰۵

فخرِ عالم حبیبِ یزدانی[۱]
عینِ رحمت رسولِ رحمانی

راز دارِ رموزِ مَآاَوحیٰ
محرمِ سرِّ قربِ ربّانی

حسن وخلق و جمال وخوبی میں
بے مثال و نظیر و لاثانی

فخر ہے واسطے سلیماں کے
درِ دولت کی اُن کے دربانی

اُن کے خورشیدِ رُخ کا تھا پرتو
حسنِ بے مثل ماہِ کنعانی

بحرِ جودِ قسیمِ کوثر کا
ایک قطرہ ہے ابرِ نیسانی

اُس کو کافی ہے مغفرت کا صلہ
جس نے کی آپ کی ثنا خوانی

---

[۱] نسیم جنت مطبع نول کشور صفحہ ۲۰، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۳

۱۰۶

جان و دل اُس شہِ لولاک پہ قرباں کیجے[1]
اُن کے قدموں پہ تصدق یہ دل و جاں کیجے

مال[2] کیا چیز ہے اک جاں کی حقیقت کیا ہے
لاکھ جاں فرشِ رہِ مقدمِ جاناں کیجے

بچ گئے جس کی شفاعت کے سبب دوزخ سے
ایسے محسن کا ادا شکر کس عنواں کیجے

آہ جب دولتِ دیدار ہی ہم کو نہ ملی
کیوں نہ اس عمر کو صرفِ غمِ ہجراں کیجے

سامنے آپ کے اے مہرِ سپہرِ رحمت
عرض کیا کیا المِ شامِ غریباں کیجے

شدتِ رنج[3] و محن جرم و گنہ کی کثرت
تا غم و درد کو اظہار نمایاں کیجے

اب تو اے رحمتِ عالم لبِ اعجاز سے آپ[4]
کافؔیِ خستۂ دل ریش کا درماں کیجے

---

[1] نسیم جنت، نظام المطابع صفحہ ۴۔۵
[2] دیوان مطبوعہ ـــ ماہ کیا چیز ہے اک جان کی حقیقت کیا ہے
[3] نسیم جنت نسخۂ مطبع اکبری ـــ شدت مرض و محن جرم و گنہ کی کثرت
[4] نسیم جنت نسخہ مطبع اکبری ـــ اب تو اے رحمت عالم لب اعجاز کے ساتھ

۱۰۷

بدن تھا آپ کا کانِ تجلی[۱]
عیاں چہرے پہ تھی شانِ تجلی

تصور کس کی صورت کا بندھا ہے
کہ چھایا دل پہ سامانِ تجلی

رسول اللہ کے نورِ جبیں کو
بجا ہے گر کہیں جانِ تجلی

رُخِ پُر نور پر بالوں کا عالم
بہارِ سنبلستانِ تجلی

برو، دوش و سر و دستِ مبارک
ستونِ نور و ارکانِ تجلی

قد عالی کو موزونی سے کہیے[۲]
سہی سروِ گلستانِ تجلی

قد عالی بحسنِ اعتدالی[۳]
سہی سروِ گلستانِ تجلی

---

۱ مطبع ثمر ہند لکھنو صفحہ ۱۱

۲ دیوان مطبوعہ ؎ قد عالی کی موزونی سے کہیے

۳ نسیم جنّت مطبع نظام المطابع اور بہار خلد طبع اوّل میں یہ مصرع اس طرح ہے۔

نہ تھا کچھ آتشِ دیدار سے کم
دُرِ دنداں کا لمعانِ تجلّی

نکلنے سے ہوا پٹکے کے ثابت
کمر تھی برقِ جولانِ تجلّی

نہ دیکھا آہ دیدارِ مبارک
رہا کاؔفی کو ارمانِ تجلّی

۱۰۸

گو ترقی پہ جمالِ مہِ کامل ہووے[۱]
منھ تو دیکھو کہ ترے منھ کے مقابل ہووے

ماہ کیا سامنے گر آپ کے آوے خورشید
دعوئے نور سے خجلت اُسے حاصل ہووے

کیا یہ خورشید کہ خورشیدِ قیامت ہو اگر
آپ کے آگے ٹھہرنا اُسے مشکل ہووے

شانِ اجلال پر آجائیں[۲] اگر وہ رخسار
کس کو طاقت ہے کہ اُس وقت مقابل ہووے

یاں خوش آتا نہیں جز ذکرِ گلِ عارضِ پاک
نغمۂ عود ہو یا صوتِ عنادل ہووے

ملکِ دُنیا کو وہ کیا خاک میں لے کر ڈالے
جو کوئی دولتِ دیدار کا سایل ہووے

آہ برباد نہ یوں[۳] جائے مرا نالہ و آہ
آہ کے ساتھ اگر جذبۂ کامل ہووے[۴]

---

۱ مطبع ثمر ہند لکھنو صفحہ ۱۲
۲ دیوان مطبوعہ ۔ شانِ اجلال پہ آجاوے اگر وہ رخسار
۳ دیوان مطبوعہ ۔ آہ برباد نہ ہو جائے مرا نالہ و آہ
۴ دیوان مطبوعہ ۔ آہ کے ساتھ جذبۂ کامل ہووے

اب تو بے ڈھب دلِ حسرت زدہ گھبراتا ہے
یاالٰہی شبِ فرقت کہیں زایل ہووے

لائیں گر آپ کی تصویر نکیر و منکر
کیا عجب گور مری خلد کی منزل ہووے

ہے تمنّا یہی دن رات کہ روزِ محشر
دستِ کافیؔ میں ترا پایۂ محمل ہووے

۱۰۹

دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے [۱]
گلِ نظارہ کو آنکھوں سے اُٹھاتے [۲] جاتے

ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے
داغِ حرماں دلِ محزوں سے مٹاتے جاتے

سرِ شوریدہ کو گیسو [۳] پہ تصدق کرتے
دلِ دیوانہ کو زنجیر پنھاتے [۴] جاتے

پائے اقدس سے اُٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو
روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

قدمِ پاک کی گر خاک ہی ہاتھ آجاتی
چشمِ مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے

خواب میں دولتِ دیدار ہی ملتی وہ اگر [۵]
بختِ خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے

---

۱ نسیم جنت مطبع نظام المطابع صفحہ ۴۱
۲ دیوان مطبوعہ ؎ گل نظارہ کو آنکھوں سے لگاتے جاتے
۳ دیوان مطبوعہ ؎ سر شوریدہ کو کسوت پہ تصدق کرتے
۴ پنھانا (پہننا کا متعدی) بحوالہ اُردو مصدر نامہ مولفہ واصف دہلوی صفحہ ۱۲۵
۵ بہار خلد مطبع ثمر ہند میں یہ مصرع یوں ہے ؎ ملے گر خواب میں وہ دولتِ بیدار ہمیں

دشتِ یثرب میں ترے ناقے کے پیچھے پیچھے
دھجیاں جیب و گریباں کی اُڑاتے جاتے

دستِ صیّاد سے چھٹتے[1] جو ہزاروں کی طرح
چمنِ کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے

کاؔفیِ کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے
لبِ اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

[1] دیوان مطبوعہ۔ دستِ صیّاد سے چھوٹے جو ہزاروں کی طرح

۱۱۰

بارِ عشقِ احمدی کافی اُٹھانا چاہیے[۱]
گر نہیں یہ غم تو غم سے مر ہی جانا چاہیے

جب کہ ٹھہری عین ایماں حبِّ محبوبِ خدا
اپنے ایماں کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہیے

دین و ایماں آپ کی اُلفت سے ہوتا ہے حصول
طالبِ ایماں کو یہ باتیں سنانا چاہیے

ہیں کدھر وہ منکرانِ اُلفتِ خیرالبشر
بے تمیزوں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیے

شاید آجائیں[۲] طریقِ راستی پر بے ادب
درسِ عشقِ مصطفا اُن کو سنانا چاہیے[۳]

جس کو کچھ بہرہ نہیں حُبِّ شہِ ابرار سے
اُس کو جھوٹا دعوے اُلفت[۴] میں جانا چاہیے

---

۱ نسیم جنت مطبع نظام المطابع صفحہ ۷۔۸، نسخہ مطبع اکبری صفحہ ۱۵۔۱۶

۲ دیوان مطبوعہ: شاید کہ آجاویں طریقِ راستی پر بے ادب

۳ نسخہ محولہ بالا میں یہ شعر اس طرح ہے ؎ درسِ عشقِ مصطفائی کو سنانا چاہیے

۴ نسیم جنت مطبع نول کشور میں یہ مصرع اس طرح ہے ؎ اُس کو جھوٹا دعوئے ایماں میں جانا چاہیے

قول یہ میرا نہیں قولِ شہِ ابرار ہے
مخبرِ صادق کے فرمانے کو مانا چاہیے

جان و دل قربان کر حبِّ شہ ابرار میں
مغفرت کے واسطے کچھ بھی ٹھکانا چاہیے

کچھ بھی گر دل میں تمہارے خواہشِ ایمان ہے
ہر بشر سے آپ کو محبوب جانا چاہیے

گر رضائے حق تعالیٰ دوستو منظور ہے
نقشِ حُبِّ احمدی دل پر بٹھانا چاہیے

روئے اطہر خوئے والا حبذا صلِّ علیٰ
ایسے محبوبِ خدا پر دل لگانا چاہیے

شاہدِ اخلاقِ حضرت آیتِ خلقِ عظیم
والضحیٰ وصفِ رُخِ پُر نور جانا چاہیے

واصفِ چشمِ مبارک آیتِ **مازاغ** ہے
وصفِ گیسو سورۂ **واللیل** جانا چاہیے

جانِ احمد کی خدائے پاک نے کھائی قسم
ایسی جانِ پاک پر قربان جانا چاہیے[1]

جانِ احمد کی خدائے پاک نے کھائی قسم
ہم کو سوگندِ نبی کیوں کر نہ کھانا چاہیے[2]

یاد کر لطفِ تبسم سیّدِ کونین کا
دل یہی کہتا ہے ہر دم مسکرانا چاہیے

سیریٔ کافی نہیں ممکن ہے نعتِ پاک سے
عندلیبِ زار کو گل کا فسانہ چاہیے

[1] دیوان مطبوعہ ۔ ایسی جانِ پاک پر قربان ہو جانا چاہیے
[2] نسیم جنت مطبع نظام المطابع صفحہ ۷۔۸

۱۱۱

صبحِ محشر شانِ محبوبی دکھانا چاہیے[۱]
خندۂ دنداں نما سے مسکرانا چاہیے

آب و تابِ حُسنِ عالم گیر کے اعجاز سے
آفتابِ حشر کی تیزی بجھانا چاہیے

گیسوے مشکیں دکھا کر عرصۂ عرصات میں
اپنے مشتاقوں کو دیوانہ بنانا چاہیے

جلوۂ قدِّ مبارک سایۂ قامت کے ساتھ
ہم کو خورشیدِ قیامت سے بچانا چاہیے

تم ہو محبوبِ الٰہی تم خدا کے ہو حبیب[۲]
اُمتِ عاصی کو دوزخ سے بچانا چاہیے

تم شفیع المذنبیں تم رحمت اللعالمیں
اپنی اُمّت کو خدا سے بخشوانا چاہیے

---

[۱] نسیم جنت مطبع نظام المطابع صفحہ ۸، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۱۶
قصہ شیخ صنعان مطبع حیدری بمبئی میں صفحہ ۱۶ پر بھی یہ نعت درج ہے لیکن اس میں تیسرا، پانچواں اور چھٹا شعر نہیں ہے۔
[۲] یہ شعر نسیم جنت نسخہ محولہ بالا میں شامل نہیں ہے۔ صرف دیوان مطبوعہ میں شامل ہے۔

اہلِ محشر بھول جائیں گے مصیبت حشر کی
جلوۂ روئے مبارک کو دکھانا چاہیے

دیکھ کر جاہ و جلالِ شانِ[1] محبوبِ خدا
تجھ کو او[2] خورشیدِ محشر منھ چھپانا چاہیے

گر نہ آیا دامنِ دیدار کافی ہاتھ میں
دھجیاں جیب و گریباں کی اُڑانا چاہیے

[1] دیوان مطبوعہ ۔ دیکھ کر جاہ وجلالِ شاہِ محبوبِ خدا
[2] دیوان مطبوعہ ۔ تجھ کو اے خورشید محشر منھ چھپانا چاہیے

۱۱۲

عشقِ احمد سے دل کو راحت ہے[۱]
کیا ہی اللہ کی عنایت ہے

ذاتِ پاکِ محمد عربی
عین رحمت ہے عین رحمت ہے

حُبِّ احمد کا نام ہے ایماں
اور[۲] محبو تمھیں بشارت ہے

گر میسر ہو آپ کی چاہت
کیا ہی دولت ہے کیا ہی دولت ہے

روش و راہِ دینِ مصطفوی
واہ کیا کوچۂ سلامت ہے

ہوسکے کس سے نعتِ پاک رقم
کس کے کام و زباں میں طاقت ہے

جرمِ کافی تو بخش دے یارب
یہ بھی خیرالبشر کی اُمت ہے[۳]

---

۱ نسیم جنّت مطبع نول کشور صفحہ ۲۲، نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۶

۲ دیوان مطبوعہ ۔ وہ محبو تمھیں بشارت ہے

۳ دیوان مطبوعہ ۔ جرم کافی کے بخش دے یارب یہ بھی خیر الوریٰ کی اُمت ہے

۱۱۳

جس کو خیرالورا سے الفت ہے[1]
بس وہی دوستدارِ سنّت ہے

سالکِ راہِ مصطفیٰ کے لیے
شہِ کونین کی معیّت ہے

حاصلِ حُبِّ سرورِ عالم
باغِ رضواں ریاضِ جنت ہے

ہے جو عامل بہ سنّتِ نبوی
اُس کو دونوں جہاں کی دولت ہے

شاہِ دیں خاتمِ نبوت کو
کیا ہی رحمت بحالِ اُمت ہے

ہیں کدھر طالبانِ راہِ صفا
واسطے اُن کے یہ بشارت ہے

حُبِّ احمد[2] ہمیں تو اے کاؔفی
دین و ایمان کی حقیقت ہے

---

۱ نسیم جنت مطبع نول کشور صفحہ ۲۵، مطبع نظام لمطابع صفحہ ۶،
دیوان مطبوعہ ۔ جس کو خیرالوریٰ کی اُلفت ہے

۲ مطبع اکبری ص ۱۲ ۔ حبِّ حضرت ہمیں تو اے کاؔفی

۱۱۴

جہاں میں شورِ محشر گھر بہ گھر ہے[۱]
قیامت رحلتِ خیرالبشر ہے

ملک جن و بشر ہیں زار و نالاں
زمین و آسماں بھی نوحہ گر ہے

رسول اللہ کا نظروں سے چھپنا
اگر سمجھو بڑا داغِ جگر ہے

وفاتِ سیّدِ کون و مکاں سے
سرِ شوریدہ عینِ دردِ سر ہے

اندھیرا کیوں نہ ہو سارے جہاں میں
چھپا پردے میں وہ رشکِ قمر ہے

نہیں گر سامنے وہ رشکِ گلشن
رگِ گل چشمِ تر میں نیشتر ہے

اُنھیں کے[۲] روئے اطہر کا تصور
ہمیں تو رات دن آٹھوں پہر ہے

---

۱ نسیم جنت نظام المطابع صفحہ ۱۴۱
دیوان مطبوعہ، مولود شریف بہار یہ نسخہ نظامی اور بہار خلد میں یہ مصرع اس طرح ہے کہ ؎ جہاں میں شورِ محشر کس قدر ہے
۲ مولود شریف بہار یہ نسخہ نظامی میں اُنھیں کے بجائے کسی لکھا ہوا ہے۔ ؎ کسی کے روئے اطہر کا تصور

کہاں تک صدمۂ فرقت اُٹھائیں
کدھر او[1] جذبۂ آہِ سحر ہے

تڑپتا ہے تپِ فرقت میں کاؔفی
کوئی واں تک نہیں کرتا خبر ہے

---

[1] دیوانِ مطبوعہ ۔ کدھر وہ جذبۂ آہِ سحر ہے

۱۱۵

مجھے الفت ہے یارانِ نبی سے[۱]
ابوبکر و عمر عثماں علی سے

محبت اُن کی ہے ایمان میرا
میں اُن کا مدح خواں ہوں جان و جی سے

رسول اللہ کے یہ جانشیں ہیں
نبی راضی ہیں اِن سے یہ نبی سے

یہ ہیں چرخِ نبوت[۲] کے ستارے
جہاں روشن ہے اِن کی روشنی سے

صحابہ کا ہوا ثابت مناقب
زبانِ دُر فشانِ احمدی سے

رسول اللہ کب[۳] راضی ہیں اُن سے
جو ہو ناراض احبابِ نبی سے

جو ہیں اصحاب و انصار و مہاجر
مجھے حسنِ عقیدت ہے سبھی سے

---

۱ نسیم جنت مطبع نول کشور صفحہ ۵۵، نظام لمطابع صفحہ ۳۳، مطبع اکبری صفحہ ۷۶۔۷۷

۲ دیوان مطبوعہ۔ یہ ہیں چرخِ ہدایت کے ستارے

۳ دیوان مطبوعہ۔ رسول اللہ کیا راضی ہیں اُن سے

یہ محبوبِ الٰہی ہیں کہ اُن کوا
تعشق ہے حبیبِ ایزدی سے

نہ کیوں کر دوست رکھے اُن کو مومن[۲]
کہ اقرب ہیں رسولِ ہاشمی سے

جو اُن کی راہ سے بہکا وہ انساں[۳]
کہیں پاوے نہ رستہ پھر کسی سے

صحابہ کا یہ کاؔفی مدح خواں ہے
خلوصِ جان و اخلاصِ دلی سے

[۱] یہ شعر نسیم جنت نسخہ نظام المطابع میں ہے اور نہ ہی نسخۂ نول کشور میں ہے البتہ دیوان مطبوعہ میں شامل ہے۔
[۲] ایضاً
[۳] ایضاً

۱۱۶

بیاں کس منھ سے ہو جو رتبۂ اصحابِ حضرت ہے[۱]
کہ اُن میں واسطے ہر ہر بشر کے کیا شرافت ہے

صحابی کالنجوم[۲] اُن کے مناقب میں ہوا وارد
کہ اُن تاروں سے روشن بُرجِ افلاکِ ہدایت ہے

نہیں اس سے زیادہ اور کوئی رتبۂ عالی
کہ حاصل اُن کو فیضِ صحبتِ ختمِ رسالت ہے

بجا ہے گر ملا یک رشک کھاویں اُن کے رتبے پر[۳]
جوارِ سیّد کونین میں جن کی سکونت ہے

مشرف جو ہوئے ہیں دولتِ دیدارِ حضرت سے
تو اُن کے واسطے باغِ جناں[۴]، گلزارِ جنت ہے

تمامی عدل تھے اور سب کے سب راہِ خدا پر تھے
یہی ہے مذہبِ حق اعتقادِ اہلِ سنّت ہے

---

۱ نسیم جنت نظام المطابع صفحہ ۳۳، مطبع نول کشور صفحہ ۵۴، مطبع اکبری ۷۴۔۷۵

۲ أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ (الشفا با حوال المصطفیٰ للقاضی عیاض)
(ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ تاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے)

۳ دیوان مطبوعہ ۔ بجا ہے گر ملا یک رشک کھائیں اُس فضیلت پر

۴ دیوان مطبوعہ ۔ تو اُن کے واسطے باغِ جہاں گلزارِ جنت ہے

امیرالمومنیں صدیقِ اکبر نائبِ حضرت
بہ ایوانِ خلافت صدرِ دیوانِ صداقت ہے

پھر اُس کے بعد ہے فاروقِ اعظم جاہد و غازی
کہ انسانِ بصیرت مردمِ عین عدالت ہے

مناقب کیا کروں عثمانِ ذی النورین کا ظاہر
کہ عین شرم و تمکیں مخزنِ جود و سخاوت ہے

خدا کا شیر حیدر ابن عمِّ سرورِ عالم
کہ جس کے دستِ بالا دست میں تیغِ شجاعت ہے

شعار و عادتِ اصحابِ سلطانِ رُسل باہم
مروّت ہے، فُتوَّت ہے، موَدّت ہے، محبّت ہے

ملی ہو دولتِ دیدارِ محبوبِ خدا جس کو
عجب طالع زہے مقسوم کیا وہ نیک قسمت ہے

خدا راضی ہے اُن سے اور وہ راضی خدا سے ہیں
جنابِ رحمتِ عالم کو اُن کے ساتھ شفقت ہے

ثنا خوانِ نبی ہوں اور اصحابِ نبی کافیؔ[1]
ابوبکر و عمر عثماں، علی سے مجھ کو الفت ہے

---

[1] دیوان مطبوعہ ۔ ثنا خوانِ نبی ہوں اور اصحاب نبی

۱۱۷

محبت جس کو ہے آلِ عبا سے[۱]
اُسے الفت ہے ختم الانبیا سے

طہارت اہلِ بیتِ شاہِ دیں کی
ہوئی ثابت کلامِ اِنَّمَا[۲] سے

وہی مومن ہے جس کو ہے محبت
علی حسنین سے خیرالنسا سے

عدو اُن کا عدوے مصطفیٰ ہے
ہوا منقول یہ خیرالورا سے

رہوں آلِ عبا کا میں ثنا خواں
یہی کافیؔ تمنّا ہے خدا سے

---

۱ نسیم جنّت نظام المطابع صفحہ ۳۱، مطبع نول کشور صفحہ ۵۲، مطبع اکبری صفحہ ۱۷

۲ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا (الاحزاب ۳۳:۳۳)
(ترجمہ: بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل دور کر دے اور تمہیں طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے)

۱۱۸

رسول اللہ کی ہم کو شفاعت کا وسیلہ ہے[۱]
شفاعت کا وسیلہ اور رحمت کا وسیلہ ہے

عجب ذاتِ مکرم ہے کہ ہر اعلیٰ و ادنیٰ کو
جنابِ شافعِ روزِ قیامت کا وسیلہ ہے

بچوگے مومنو تم گرمیِ خورشید محشر سے
لِوائے حمد کے ظِلِّ کرامت کا وسیلہ ہے

بشکلِ عندلیبِ زار میں دن رات کہتا ہوں
کہ مجھ کو اُس گلِ باغِ رسالت کا وسیلہ ہے

جنابِ رحمتِ عالم شفیعِ اُمتِ مجرم
ہمارے واسطے کافی شفاعت کا وسیلہ ہے

۱ نسیم جنت نول کشور صفحہ ۳۶، نظام المطابع صفحہ ۱۷، مطبع اکبری صفحہ ۳۸

۱۱۹

درود و رحمت وصلوٰت حضرت پر پڑھا کیجے[۱]
جنابِ مصطفیٰ پر رات دن صلِّ علیٰ کیجے

جہاں تک ہو سکے اُس موجب ایجاد عالم کی
صفات و نعت و حمد و مدح و تحسین و ثنا کیجے

محبو! دوستو! شغلِ ثنائے مصطفائی میں
تمامی شادی و غم ، رنج و راحت کو رہا کیجے

کمالِ دین و ایماں کی اگر خواہش ہے اے یارو!
خدائے پاک سے حُبِّ نبی کی التجا کیجے

تمامی دولتِ دُنیا اگر حاصل ہو اے[۲] کافی
بہ عشقِ سرورِ عالم فدا کیجے فدا کیجے

---

۱ نسیم جنّت نول کشور صفحہ ۲۶، نظام المطابع صفحہ ۱۷، مطبع اکبری صفحہ ۳۷
۲ دیوان مطبوعہ۔ تمامی دولتِ دُنیا اگر حاصل ہوئی کافی

۱۲۰

آبِ وصفِ صاحبِ کوثر سے شیریں کام ہے[۱]
ماہیِ کوثر زبانِ مدح خواں کا نام ہے

نعتِ اوصافِ جنابِ مصطفیٰ جس میں نہ ہو
وہ لب و دنداں وہی کام و زباں نا کام ہے

عینِ عرفانِ خدا عینِ جنابِ مصطفیٰ
آ ہوئے بے عیب اُس عینِ صفا[۲] کا نام ہے

رحمتِ عالم کی اُمت میں ہمیں پیدا کیا
کیا مقامِ شکر خلّاقِ ذوی الاکرام ہے

یاالٰہی میں بھی پہنچوں منزلِ مقصود کو
کارسازِ بیکساں اللہ تیرا نام ہے

جائے نومیدی[۳] نہیں درگاہِ رب العالمیں
وسعتِ رحمت یہاں مصروفِ خاص و عام ہے

میں نہیں شاعر مدیحِ صاحبِ لولاک ہوں
ہم صفیرو مجھ کو اپنے کام ہی سے کام ہے

---

۱ نسیم جنّت مطبع اکبری صفحہ ۸۲۔۸۳، نول کشور صفحہ ۵۸
۲ دیوان مطبوعہ۔ آ ہوئے عیب اُس عین حیا کا نام ہے
۳ دیوان مطبوعہ۔ جائے نامید نہیں درگاہِ رب العالمیں

مُغْتَنَمْ ہے بس کہ[1] دورِ مدح خوانی، مدح خواں
یہ زباں محشر تلک پھر عاطل و ناکام ہے

کافیِ بیمار کو وصفِ جنابِ مصطفٰے
قوتِ دل ، راحتِ جاں موجبِ آرام ہے

---

[1] دیوان مطبوعہ مغتنم ہے جب کہ دورِ مدح خوانی مدح خواں

۱۲۱

ستوں کی دیکھ کر حالت صحابہ سر بہ سر روئے[۱]
تمامی حاضرانِ مجلسِ خیرالبشر روئے

رُلا دے جب کہ چوبِ خشک کو حضرت کی مہجوری
کہو پھر عینِ عبرت سے نہ کیوں کر ہر بشر روئے

سُنی جب اُس ستونِ عاشقِ بے تاب کی زاری
رسول اللہ کے اصحاب کہیے کس قدر روئے

کوئی ایسا نہ تھا اُس بزم میں جس پر نہ تھی رقّت[۲]
بہت روئے بہت روئے نہایت بیش تر روئے

پھرا جاتا ہے آنکھوں میں وہ عالم اُن کے رونے کا
کہ کس کس طرح سے اصحاب با سوزِ جگر روئے

اُدھر گرمِ فغاں تھا وہ ستوں صدمے سے فرقت کے
اِدھر یہ شدّتِ فرقت سے با صد چشمِ تر روئے

ستوں خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چپ رہتے
وہ آہیں مار چلایا یہ دل کو کھول کر روئے[۳]

---

۱ نسیم جنت مطبع اکبری صفحہ ۶۳
۲ دیوان مطبوعہ کوئی انساں نہ تھا اُس بزم میں جس پر نہ تھی رقّت
۳ یہ شعر نسخہ نظامی میں نہیں ہے۔

ستوں نے یہ کیے نالے کہ چشمِ حال سے اُس دم
شجر روئے حجر روئے سبھی دیوار و در روئے

رسول اللہ کی الفت محبو عین ایماں ہے
فراقِ مصطفیٰ میں اہلِ ایماں عمر بھر روئے

لبِ لعلِ مبارک کے جو مشتاقانِ زیارت تھے
بجائے اشک عین شوق میں[1] لختِ جگر روئے

تصور آ گیا رونے میں جب لمعانِ دنداں کا
تو مشتاقانِ دندانِ نبی سلکِ گہر روئے

بشکلِ ابر اے کاؔفی یہ مہجوروں[2] کا عالم ہے
یہاں روئے وہاں روئے اِدھر روئے اُدھر روئے

---

[1] دیوان مطبوعہ۔ بجائے اشک عین شوق سے لختِ جگر روئے
[2] نسخہ نظامی میں مہجوروں کے بجائے مشتاقوں لکھا ہوا ہے۔

۱۲۲

اہلِ بیتِ احمدِ مختار کی کیا شان ہے[۱]
اُن کی ذاتِ پاک گویا کشتیِ طوفان ہے

دامنِ آلِ نبی دستِ یقیں میں جس کے ہے
ساحلِ مقصود اُس کے واسطے آسان ہے

اقتدا و اتباعِ آلِ رسول اللہ کا
مومنوں کی مغفرت کا کیا بڑا سامان ہے

جو محبّ اہلِ بیتِ سیّدِ کونین ہے
واسطے اُس کے بہارِ روضۂ رضوان ہے

عفت وعصمت[۲] ، طہارت ، پارسائی ، اتّقا
شان میں اُن کی تمامی لایق و شایان ہے

کیوں نہ ہو اُس کو اماں خورشیدِ محشر سے بھلا
جس کے سر پر حُبِ اہلِ بیت کا دامان ہے

---

۱ نسیم جنت نظام المطابع صفحہ ۲۹، مطبع نول کشور صفحہ ۵۱ مطبع اکبری صفحہ ۶۸
۲ دیوان مطبوعہ ۔عظمت

آیتِ تطہیر جن کے واسطے نازل ہوئی
وہ جنابِ مصطفٰیؐ کی آلِ والا شان ہے

ہم کو اے کاؔفی محبت عترتِ اطہار کی
دین ہے اسلام ہے ایمان ہے عرفان ہے

۱۲۴

مدیحِ شاہِ شاہاں ہے مرا دیوان اے کافی
فروغِ نورِ ایماں ہے مرا دیوان اے کافی

رکھا حضرت نبی نے نام ایماں اپنی الفت کا
سو یہ ایماں کا عنواں ہے مرا دیوان اے کافی

کہ چشمِ عندلیبانِ ریاضِ الفتِ احمد
عجب اک تازہ بستاں ہے مرا دیوان اے کافی

ہجومِ غنچہ و گلہائے نعتِ مصطفائی سے
بہارِ باغِ رضواں ہے مرا دیوان اے کافی

کوئی بھی شعر گر سرکارِ والا میں پسند آوے
تو کیا بخشش کا ساماں ہے مرا دیوان اے کافی

۱۲۴

تضمین بر نعت خود

برق کو آتشِ غیرت سے جلاتے جاتے
شعلۂ طور کو آنکھوں سے لگاتے جاتے
کِسوَتِ نور ہی مردے کو پنھاتے جاتے
دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
گلِ نظارہ کو آنکھوں سے لگاتے جاتے

ہیں کبھی طالعِ واژوں کی شکایت کرتے
ہیں کبھی جیب و گریبان کو غارت کرتے
شَجَر و حَجَرِ وطن کی بھی تو حسرت کرتے
ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے
داغِ حرماں دلِ محزوں سے مٹاتے جاتے

جرأتِ شوق کا اندازِ ترقی دیکھو
دلِ مشتاق کے عنوانِ تمنّا دیکھو
دسترس ہوتی اگر اُن کے قدم تک دیکھو
پائے اقدس سے اُٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو
روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

ہوتے صدقے کبھی ناقے کے کبھی محمل کے
ساربان کے کبھی ہاتھوں کی بلائیں لیتے
شوق سے وجد کے عالم میں جو پھیرا کرتے
دشتِ یثرب میں تیرے ناقے کے پیچھے پیچھے
دھجیاں جَیب و گریباں کی اُڑاتے جاتے
رہ گئے آہ اک ارمان دلِ مضطر کے
ہوتے زوّار جو اُس انجمنِ انور کے
متّصل ہو کے اُس قامتِ جاں پرور کے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرتے
دلِ دیوانہ کو زنجیر پنھاتے جاتے
ایسی قسمت تھی کہاں اے دلِ غم گیں اپنی
ملتے آنکھوں کو جو نعلینِ مبارک اُن کی
یہی دولت تو ہمیں آہ میسر ہوتی
قدمِ پاک کی گر خاک بھی ہاتھ آجاتی
چشمِ مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے

ایک سر کیا کہ میسر ہوں اگر لاکھوں سر
بس یہی حسرت و افسوس ہے ہر شام و سحر
سر بہ سر کیجے قربان بس اُن قدموں پر
خواب میں دولتِ دیدار ہی ملتی وہ اگر
بختِ خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے

کیوں نہ ہو گرمِ فغاں سینہ فگاروں کی طرح
شعلہ زن زخم، جگر میں ہیں ہزاروں کی طرح
آہ کیوں پہنچے نہ زار و نزاروں کی طرح
دستِ صیّاد سے چھٹتے جو ہزاروں کی طرح
چمنِ کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے

تھک کے ہم رہ گئے، ہمسفرو تم میں سے
گر کوئی منزلِ مقصود کو جیتا پہنچے
میری جانب سے یہ آداب ہی عرض کردے
کافیؔ کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے
لبِ اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

۱۲۵

تضمین بر نعت خود

بہرِ تحصیلِ شرف صبح و مسا یاں آنا
شوق سے پڑھتے ہوئے صلِّ علیٰ یاں آنا
راستہ کرکے عقیدت کا صفا یاں آنا
سر کے بل چاہیے اے اہلِ دِلا یاں آنا
الفتِ رحمتِ عالم میں ذرا یاں آنا

مومنو بزمِ سزاوارِ کرامت ہے یہ
عاشقانِ شہِ عالم کی جماعت ہے یہ
کیا جماعت بخدا موردِ رحمت ہے یہ
محفلِ مولدِ سلطانِ رسالت ہے یہ
عین آداب سے باصدق و صفا یاں آنا

کر ادب جس کا قدم بوس ہوا عرشِ بریں
اُن کے مولودِ مبارک کی یہ محفل ہے یقیں
سر جھکا بیٹھا کوئی درپے ہو نہ کہیں[1]
بے ادب کو تو یہاں دخل نہیں بار نہیں
عطرِ آداب سے پوشاک بسا یاں آنا

---

[1] یہ مصرعہ ناموزوں ہے

انبیا تک بھی اسی بزم کے ہیں دیوانے[1]
ہیں فدا حور و ملک شمع پہ جوں پروانے
رتبہ پہچانے تو اللہ ہی بس پہچانے
قدر اس محفلِ اقدس کی کوئی کیا جانے
حضرتِ آدم و حوا کا ہوا یاں آنا

کب تلک کہیے رہوں گنگ نمط، محوِ سکوت
ذکر ہے بزمِ رسالت کا مری روح کا قوت
کہہ رہے ہیں یہی سب ساکنِ بزمِ جبروت
عرش سے فرش تک اللہ رے ہجومِ ملکوت
اور جبریل کا وہ مژدہ رسا یاں آنا

کہہ رہے ہیں یہی غلمانِ ارم بہر نوید[2]
سحر و شام یہی چرچا ہے قریب اور بعید[3]
شوق سے رکھیے حضوری کی وہ دل میں اُمیّد
حوریں فردوس کی کہتی تھیں زہے بختِ سعید
ہم کنیزوں کا عجب فخر ہوا یاں آنا

[1] دیوان مطبوعہ ۔ انبیا تک ہیں اسی بزم کے ہیں دیوانے
[2] دیوان مطبوعہ ۔ کہہ رہے ہیں یہی غلمان ارم میں جاوید
[3] دیوانِ مطبوعہ ۔ سحر و شام یہ چرچا ہے قریب اور بعید

کیا شرف ہے شہِ کونین کا کیسا رتبہ
مرحبا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
ہو بیاں محفلِ میلاد کا رتبہ کیا کیا
آسیہ ، ہاجرہ و مریم و سارا ، حوا
تہنیّت گو تھیں بہم اپنا ہوا یاں آنا
بزمِ مولود کا ہے کس قدر اعلیٰ رتبہ
ذکر حضرت کا ہر اک شے سے ہے افضل بخدا
سچ حضوری میں سعادت ہے شرف ہے اس جا
محفلِ فرحتِ میلادِ نبی صلِّ علیٰ
ہو نصیب اپنے تئیں صبح و مسا یاں آنا
جانو اس بات کو ہر ایک بھلا کیا سمجھے
بزمِ مولودِ نبی کے ہیں مراتب کیسے
باادب ہو کے شرف جان کے اک موقع سے
گلِ فردوس کی تیار حمایل کر کے
رکھ سَبَدْ سر پہ گروہِ حورا یاں آنا

عرش سے فرش تفاخر میں مقابل ہے آج
اور صلوٰۃ میں ہر ایک مشاغل ہے آج
شرف اس بزم کے حُضّار کو حاصل ہے آج
شہِ لولاک کے میلاد کی محفل ہے آج[1]
عندلیبانِ جناں نغمہ سرا یاں آنا

اے صبا اپنی بر آوے گی یہ اُمیّد قوی
یہ جو ہے احمد مرسل کی شفاعت کی خوشی
قول کافی کا ہے اس امر میں ہم کو کافی
شرفِ محفلِ میلاد کہیں کیا کافی
ہم سمجھتے ہیں شفاعت کا صلہ یہاں آنا

[1] دیوان مطبوعہ ۔ شہ لولاک کی یہ محفل میلاد ہے آج

۱۲۶

تضمین بر نعت قدسی

حبذا ذاتِ تو اے صاحبِ لولاک نبی
بہ طفیلت ہمہ خلقِ شرقی و غربی
افتخاریِ انسابِ عالی نسبی[۱]
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اے شہِ کون و مکاں ذات تری صلِّ علیٰ
کوئی گل گلشنِ ایجاد میں ایسا نہ کھلا
حسن و خوبی شرف و فضل و کرم میں اصلا
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

شاہِ لولاک لقب ، فخرِ رسل ، خیرِ انام
آپ کے نور سے ہے گلشنِ امت کا نظام
آپ کی ذاتِ مبارک ہے سحابِ اکرام
نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی[۲]

---

۱ دیوان مطبوعہ ۔ افتخاریہ انساب بہ عالی نسبی
۲ دیوان مطبوعہ ۔ زاں شدہ شہرۂ آفاق بخورشید وشی

آپ کی شکل و شمایل کا کہیں کیا عالم
آپ کے حسن کو کس چیز سے نسبت دیں ہم
محوِ حیرت ہوں ، خرد دنگ ہے ہنگامِ رقم
من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

آپ کے رتبۂ عالی کا کروں کیا مذکور
کشورِ عزّ و شرف آپ کے باعث معمور
اے رسولِ عربی ناسخِ توریت و زبور
ذاتِ پاکِ تو کہ دریں ملکِ عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی

بحرِ زَخّار عطا صاحبِ کوثر کی ذات
رحمتِ جود و سخا عین عنایت کے ساتھ
دل فگاروں کو یہی وردِ زباں ہے دن رات
ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد می گذرد تشنہ لبی

یہ دُعا ہے مری اللہ سے ہر شام و سحر
ہووے جس وقت نمود آفتِ روزِ محشر
بجنابِ شہِ کونین کہوں میں آکر
چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

آپ کا وہ درِ ارشاد ہے اے شاہِ امم
بصد آداب جہاں آتا ہے روحِ اعظم
شرم آتی ہے مجھے اپنے سخن پر ہر دم
نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگت کوئے تو شد بے ادبی

آپ کا رتبۂ اعجاز بہت ہے عالی
مردے زندہ کیے درددوں کو شفا اکثر دی
مرضِ دل کا گرفتار ہوا ہے کاؔفی[1]
سیّدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسیؔ پئے درماں طلبی

---

[1] دیوان مطبوعہ۔ مرضِ دل کا گرفتار ہوا ہے کافی

۱۲۷

تضمین بر نعت جامی[1]

محوِ دیدار کو لاحق ہے کبھی بے ہوشی
عالمِ ہوش میں کرتا ہے کبھی نالہ کشی
آہ میں کس سے کہوں موجب دیوانہ وشی
لی حبیبٌ عربیٌ مدنیٌ قُرشی
کہ بود درد و غمش مایہ شادی و خوشی

ہے حیاتِ ابدی جلوۂ دیدار کے ساتھ
مرگِ عُشّاق ہے ہجراں کی مصیبت ہیہات
صورتِ ماہی بے آب تڑپ ہے دن رات
مصلحت نیست مرا سیری از آں آبِ حیات
ضَاعفَ اللہ بہِ کلّ زمانٍ عطشی

میں نہ قُمری ہوں کہ ہوں عاشقِ سروِ بستاں
میں نہ بلبل ہوں کہ ہوں اُلفتِ گل میں نالاں
ہوں نہ میں کُبک کہ ہوں ماہ کے صدقے قرباں
ذرّہ وارم بہ ہوا داری او رقص کناں
تا شُد شہرۂ آفاق بہ خورشید وشی

---

[1] داستانِ صادقان مطبع مصطفائی صفحہ ۱۱۔۱۲
یہ تضمین دیوان مطبوعہ میں شامل نہیں ہے۔

حبّذا صل علیٰ ذاتِ نبی اکرم
گلبنِ گلشنِ اعجاز ہے سرتابقدم
جلوۂ روئے مبارک کا کہوں کیا عالم
گرچہ صد مرحلہ دور است ز پیش نظرم
وَجُہَہٗ فی نظری کلُّ غَداۃٍ وَعَشی

الفت احمد مختار میں جو ہے خورسند
عین آزادی ہے اُس کے لیے یہ قید و بند
پاشکستوں کی طرح بیٹھے ہے کاؔفی تاچند
جاؔمی ارباب وفا جز رہِ عشقش نہ روند
سر مبادت گرازیں راہ قدم بازکشی

۱۲۸

رباعیات

خورشید ہدایت ذاتِ رسولِ معصوم
اصحابِ نبی چرخِ ہدایت کے نجوم
بے حُبِّ نبی و حُبِّ یارانِ نبی
کاؔفی نہیں مغفرت مآثر معلوم

•••

کاؔفی بگزیں تو حُبِّ اولادِ رسول
نورِ نظرِ رسولِ حسنین و بتول
ہم اُلفتِ حیدر بدل و جاں بگزیں
تا ثمرۂ ایمانِ تو گردد مقبول

•••

(نسیم جنت مطبع نول کشور صفحہ ۵۰)

۱۲۹

قطعات

گر صادقی و مومنِ کامل براہِ دیں
حُبِّ نبی و آلِ نبی را تو بر گزیں
قرآن بخواں کہ خواندن قرآن بہتر است[۱]
ظلِّ خدا برائے تو در حشر شد قریں

•••

(نسیم جنت مطبع نول کشور صفحہ ۵۰)

چہ دَم زند لبِ خامہ بحالِ آلِ نبی
کہ خارج است زگفتن کمالِ آلِ نبی
مطالبِ دلِ کافی عطا بکن یارب
بحقِ حرمتِ جاہ و جلالِ آلِ نبی

(نسیم جنت مع قصائد کافی مطبع نظام المطالع مدراس ص ۱۳۱، نسیم جنت مطبع نول کشور صفحہ ۵۳، نسخہ مطبع اکبری صفحہ ۷۳)

---

۱ یہ مصرعہ نسیم جنت، مطبع نظام المطالع مدراس صفحہ ۲۸ اور نسخہ مطبع اکبری میں صفحہ ۶۵ ؎
قرآں بخواں کہ خواندن قرآن بہتر است
ظلِّ خدا برائے تو در روزِ محشر است

فاطمہ و حسن حسین و علی[1]
ہیں بلا شک یہ اہلِ بیتِ نبی
جو محبِ نبی ہے اے کاؔفی
اس کو واجب ہے دوستی اُن کی

(نسیم جنت مع قصائد کافی مطبع نظام المطابع مدراس ص۲۹)

ایکہ باسلسلۂ زُلف دراز آمدۂ[2]
فرصت باد کہ دیوانہ نواز آمدۂ
آفرین بردل نرم تو کہاز بہر ثواب
کشتہ غمزہ خود را بہ نماز آمدۂ

(داستان صادقان مطبع مصطفائی دہلی ص۹)

---

[1] یہ قطعہ دیوان مطبوعہ میں شامل نہیں ہے۔اس کا اضافہ مرتب نسخۂ ہٰذا نے کیا ہے

[2] ایضاً

فرہنگ دیوانِ کافی

اِندمالی	زخم بھرنا، علاج کرنا
اِعجاز	معجزہ
آب بقا	آب حیات
آفرینش	پیدائش، جنم
آتش دیدار	دیدار کو جلانے والا۔ دیکھنے کی تاب نہ ہونا
آبِ حیواں	آب حیات
اَطلس و کمخواب	دو بیش قیمتی کپڑوں کے نام
آہ	ہائے
آہو	ہرن
آیت	نشانی
آن	شان۔ چھب، شخصیت
آلِ عبا	عبا والے یعنی اہل بیت
ابدال	جمع ہے بدل کی
ابرنیساں	وہ بادل جس کے برسنے سے سیپ میں موتی بنتا ہے
ابردریابار	بہت برسنے والا بادل
ابرو	بھنو
ابنِ عمِ مصطفٰے	چچا کا بیٹا یعنی مولیٰ علی
ابن عم	چچا زاد بھائی
اتّقا	تقویٰ
اجابت	قبول
اجلال	بہت زیادہ جلال

اجلال	شان وشوکت
احوال	حالات
اخبار (خبر کی جمع)	اصطلاحی معنی میں خبر اُس حدیث کو کہتے ہیں جو کسی صحابی سے مروی ہو۔
اختر بخت	قسمت کا ستارا
اربابِ دِلا	دل والے، اہل دل
ارتباط	ربط، تعلق، میل جول
ارض وسما	زمین وآسمان
اصفا	بہت صاف
اصلا	ہرگز
اعدا	عدو کی جمع (دشمن)
اعطاف	عطف کی جمع
اغلب	بہت زیادہ غالب
افتخارِ آفرینش	جس پر دُنیا فخر کرے
افسردہ	مایوس، رنجیدہ
افسر	سردار، تاج
افشاندہ	چمکی چھڑکنا
اقامت	قیام کرنا، ٹھہرنا
اقرب	بہت زیادہ قریب
اقصائے مدینہ	مدینے کے علاقے ر
الطاف	لطف کی جمع
العین	آنکھ
الغیاث	مدد فرمایئے
الواح	لوح کی جمع۔ لوح یعنی تختی

امام اولیا	ولیوں کا امام (حضرت علی کا لقب)
امر استمراری	جو حکم ہمیشہ کے لیے ہو
امواجِ لطافت	لطافت کی موجیں
انس وجاں	انسان وجنّات
انوار	نور کی جمع
اورنگِ خسرواں	بادشاہوں کے تخت
اوصاف	جمع ہے وصف کی
اہلِ دیں	دین دار
اہل دل	دل والا یا دل والے
اہل زمیں	زمین پر رہنے والے (مراد ہے انسان)
اہل سما	آسمان پر رہنے والے یعنی فرشتے
اہل کبائر	کبیرہ گناہ کے مرتکب
ایوانِ کسروی	کسریٰ کا محل
ایھا العشاق	اے عاشقو
بار	دخل کا مترادف ہے
باصد جلوۂ رحمت	رحمت کے سیکڑوں جلووں کے ساتھ
باصدق وصفا	سچائی اور دل کی صفائی کے ساتھ یعنی ریا کاری یا دکھاوے کے بغیر
باعین ادب	خاص ادب کے ساتھ
باغِ امکاں	عالم یعنی اللہ کی ذات وصفات کے علاوہ جو کچھ ہے وہ باغِ امکاں ہے
باغ	گلستان، دُنیا
بجُز	سوائے
بجانبین دوشانہ	دونوں کندھوں کے درمیان
بحار	جمع ہے بحر کی یعنی سمندر

بحرِ ذَخّار	ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر
بحر قدرت	لامحدود قدرت
بحر و بر	سمندر اور زمین (مراد ہے تمام عالم)
بخار	بھاپ
بخت سعید	خوش قسمتی
بذلِ غفراں	گناہوں کی بخشش
بذل	بخشش
برآمد ہونا	حاصل ہونا
براقت	سفیدی
برج رسالت	رسالت کے آسمان
برق جولان	بجلی کی سی رفتار
برگِ گیاہ	گھاس کا پتّا، سوکھا تنکا
برگ	پتّا
برلب صبح سے	دن نکلنے کے وقت سے
برو	ابرو (بھنو) کا مخفف
بروج	بُرج (گنبد، کلس) کی جمع
بسانا	معطّر کرنا، خوشبو لگانا، آباد کرنا
بستان	دبستان
بسیار	بہت
بشارت	خوش خبری
بشاشت	خوش طبعی
بصد تزئین	بہت خوبصورتی کے ساتھ
بعید	دور

بعینہٖ	بالکل، اسی طرح
بگوش	کان تک
بلبلیں	بلبل کی جمع، یہاں مراد ہے مخلوق
بلدۂ طیب	پاک شہر یعنی مدینہ
بہ دل	دل میں
بہ سر	سر پر
بہرہ	واسطہ
بہم	ایک دوسرے کے ساتھ
بیعد	بے شمار، لاتعداد
بینی	ناک
بے اشتباہ	بلا شک وشبہ
بے بال و پری	اسباب کا نہ ہونا
بے پر	بغیر پر والا
بے توشۂ راہ	جس کے پاس سفر کا سامان نہ ہو
بے دل	جو آپ کی محبت میں اپنے دل کی خواہشات کو آپ پر قربان کر دے
بے طرح	بری طرح / بے حد
بے نوا	بے یار و مددگار
پُشتِ آہو	ہرن کی پیٹھ
پا شکستہ	کمزور پیروں والا
پامال / پائمال	قدموں سے روندا ہوا
پشت پناہ	مددگار، پشت کو سہارا دینے والا
پنجۂ قدرت	قدرت کا ہاتھ (یعنی اپنی قدرت سے)
پنہاں کرنا	چھپانا

پنھانا	پہنانا
پوشاک	لباس
پھولا	ظاہر ہوا۔ (پھولنا مصدر سے)
پیراہن	کُرتا
پیرِ فلک	پرانا ہونے کی وجہ سے آسمان کو کہتے ہیں
پیش نظر	نظر کے سامنے
تَوَلّا	محبت، کسی کو دوست رکھنا
تابِ گفتار	بولنے کی طاقت
تا بکے	کب تک
تا چند	کب تک
تاراج	لٹا ہوا، پھٹا ہوا، برباد
تازہ	ہرا بھرا
تبسم	مسکراہٹ، ہنسی
تپ	تپش رطپش
تجلّی	چمکنے والا
تدبیر	ترکیب، سوچ وفکر
تدویر	تلمیح ہے مشکوٰۃ شریف کی حدیث کی طرف
ترکِ وِلا	محبت کو ترک کرنا
تسکین	سکون، ٹھہراؤ
تسنیم	جنت کی نہر
تشنۂ کام	پیاسا
تصور بندھنا	خیال آنا
تعشق	شوق، عشق

تفاخر	فخر کے ساتھ
تمامی	تمام یا تمام ہی
تمثال	پیکر/صورت/تصویر
تولّد	پیدا ہونا، پیدائش
تولاّ	محبت/دوستی
تہنیت گو	مبارکباد دینے والے
تہنیت گوئی	مبارکباد دینا
تیرگی	اندھیرا
تیرہ بختی	بدنصیبی
ٹھیرنا،ٹھہرنا	رُک جانا
ثابت	قائم،مضبوط
جُز	کسی شے کا حصہ یا ٹکڑا
جا	رکنے کی جگہ،ٹھکانا
جاں فزا	روح پرور
جاہد	جہاد کرنے والا
جبین مصفا	صاف و چمک دار پیشانی
جبیں سا	جبیں جھکائے ہوئے
جبیں	پیشانی
جز و کل	کم و زیادہ/چھوٹے بڑے
جگر افگار	جس کا دل دُکھا ہوا ہو
جلوہ گستر	ظاہر
جنبش	حرکت، ہلنا
جوار	پڑوس

جولانگہ	گھوڑا دوڑانے کا میدان
جوئے محمد	(جو،جستن سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے کی جگہ
جیب	دامن، گریبان
جیبِ جاں	دل
چاہ	چاہت
چتون	نظر۔نگاہ
چرخ	آسمان
چشمۂ خور	خورشید یعنی سورج کی روشنی کا سرچشمہ
چمن	باغ، گلستان، دُنیا بھی مراد ہوسکتی ہے
چوب خشک	سوکھی ہوئی لکڑی
چینِ مصفا	پیشانی کے بل جو واضح دکھائی دیں
چین جبین	ماتھے کی سلوٹیں
چین	ماتھے کی سلوٹیں
حُضّار	حاضرین، حاضر کی جمع
حَبَّذا	ارے واہ، واہ وا
حباب	بلبلہ
حدوغایت	انتہا
حرز جاں کرنا	اپنی جان کی طرح عزیز سمجھنا
حزیں	غم گین
حسرتا	حسرت ہے
حسن نمکیں	ملاحت لیے ہوئے حُسن
حشمت	شان وشوکت
حلاوت	مٹھاس

حمایل	گجرا۔ گلے کا ہار، تعویذ
حورا	حور کا واحد
حیرت دیدہ	جسے دیکھ کر حیرت ہو
خُلق	عادت، مزاج
خَلق	دُنیا، مخلوق
خِلقت	پیدائش، آفرینش، جنم
خَلقت	مخلوق، خلق
خُرّمی	خوشی
خاتَم	انگوٹھی
خاتِم	ختم کرنے والا
خاطر	طبیعت، مزاج، وجہ سے (جیسے آپ کی خاطر)
خاکِ پائمالی	وہ خاک جو پیروں سے روندی گئی ہو
خاکِ پا	پیر کی دھول
خالِ رُخ	چہرے کا تِل
خال	تل
خاور/خاوری	مشرق/مشرقی
خبردار	خبر رکھنے والا، حرف تنبیہ
خجلت	شرمندگی
خجل	شرمندہ
خس وخار	گھاس پھوس
خضر	راستہ دکھانے والا
خطِ تقدیر	قسمت کا لکھا
خلاّق	خالق، تخلیق کرنے والا

خلاصی　آزادی، نجات

خلعت　لباس

خود بدولت　آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کلمہ تعظیم

خورسند　خوش وخرم، شادمان

خورشید خاور　مشرق سے طلوع ہونے والا سورج۔ چونکہ اُس وقت سورج تاریکی ختم ہونے اور اُجالے کی نمود کا اظہار ہوتا نیز تپش اور گرمی بھی بہت کم ہوتی

خورشید قیامت　مراد ہے سورج کی اُس کیفیت سے جب اُس کی گرمی اور تپش پورے عروج پر ہوتی ہے۔

خوش آنا　پسند آنا

خوی　عادت

خیر مقدم　خیر کے ساتھ قدم رکھنا، استقبال

دَلاَل (ل غیر مشدد) غمزہ، ناز، نخرہ

دُرفشاں　موتی لٹانے والا

دُرِّ ثمیں　قیمتی موتی

دُرِّ شاہوار　وہ موتی جو بادشاہوں کی شایان شان ہو

دُود　دھواں

دُرِّ مرجاں　مونگا، قیمتی موتی

دارالشفا　وہ جگہ جہاں سے شفا ملے

دامِ بلا　مصیبت کا جال، اُلجھن و پریشانی کا گھیرا

دامِ غم　غم کا جال یعنی غم میں مبتلا

دایما　ہمیشہ سے، لگاتار

دایم　ہمیشہ

درِ خیبر کُشا　خیبر کا دروازہ کھولنے والا (حضرت مولیٰ علی کا لقب)

دردا	درد ہے
دردمند	درد میں مبتلا، دُکھی
درماں	علاج
دریغا	افسوس ہے
دریغ	سوچ بچار، تامّل
دریوزہ گر	بھکاری
دستِ صیّاد	شکاری کا پنجہ
دست بغل ہونا	بغل گیر ہونا
دستگیر	مددگار
دل رُبایانہ	دل کو بھانے والا
دل ریش	جس کا دل دُکھا ہوا ہو
دل مضطر	بے چین دل
دمِ بازپسیں	وہ وقت کہ جب سوال کیا جائے گا یعنی روزِ قیامت
دم کے دم میں	فوراً
دنگ	حیران
دوازدہم	بارہ
دوپارا	دوٹکڑے
دورباشی	دُور ہو، دُور ہو کی صدا
دوشِ کعبہ	کعبہ کا کندھا (مراد ہے کعبہ کا کونا یا پایا)
دوش	کونا، کندھا، کاندھا
دہان	منھ
دیارِ آب و گل	دُنیا
دیارجاں فزا	وہ علاقہ جہاں پر زندگی مل جائے، (یہاں مدینہ مراد ہے)

دیدۂ مشتاق	چاہنے والے کی نگاہ
دیوانہ وشی	دیوانگی
ذاتت	تیری ذات
راست راہ	سیدھا راستا، صراط مستقیم
راستی	سیدھا راستہ
راہ گم کردہ	جو راستہ بھلا بیٹھا ہو
رایت	جھنڈا، علم، نشان
رحلت	انتقال، وصال
رسوخ	پہنچ
رشحۂ آب	پانی کی بوندیں یا قطرے
رشحہ	قطرہ
رشک قمر	محبوب
رعنا	خوب رو، دل رُبا، بانکا
رعنائی	خوبصورتی
رفع مرض	مرض کو رفع کرنے والا
رفعت	بلندی، وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے
رموز	راز کی بات
رنگ لڑنا	دو مختلف کیفیتوں کا یکجا ہونا
رواں	جاری
روحِ اعظم	حضرت جبریل
روکش گلگشت جنت	جنت کی سیر کے مقابل
روکش وادی ایمن	وادی ایمن کے مقابل
روکش	شرمندہ، مقابل

روئے پاک		چہرۂ مبارک
روئے پرانوار		پُرنور چہرہ
روئے محمد		آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک
زُمرہ عاصی		گنہگاروں کا گروہ
زُمرۂ قدوسیاں		فرشتوں کا گروہ
زُمرۂ اصحاب		صحابہ کی جماعت
زاری		رونا دھونا، آہ و گریہ
زبانِ حال		حال کی زبان یعنی اپنے وجود سے
زوّار		زائر، زیارت کرنے والے
زور		طاقت، غضب
زہے		ارے، واہ وا
زیرنگین		زیرنگرانی، ماتحت
سَبَد		پھولوں کی ٹوکری
سُوَیدا		وہ سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے
سِرّ		بھید، راز
سُہا		بنات النعش (تاروں کے جھرمٹ) کا ایک چھوٹا سا ستارہ
سُنبلستان		سنبل ایک قسم کی خوشبو دار گھاس ہے جو بالوں کے مشابہ ہوتی ہے،
جس جگہ یہ گھاس پائی جاتی ہے اُسے سنبلستاں کہتے ہیں ۔
سَرو		ایک درخت جس سے محبوب کے قد کو تشبیہ دیتے ہیں
ساربان		اونٹ ہانکنے والا، اونٹ چرانے والا
ساعتِ چند		چند لمحے
ساکنان		ساکن کی جمع یعنی رہنے والے
ساکن بزم جبروت		بزم جبروت کے رہنے والے یعنی فرشتے

سایہ گستر	سایہ کیے ہوئے
سبزۂ نوخیز	نیا پیدا ہونے والا سبزہ
سبک دوش	فارغ
سپاہ	سپاہی
سپہر	آسمان
ستودہ صفات	اچھی صفات والے
سحاب	بادل
سراپا	سر سے پاؤں تک، حُلیہ
سرشوریدہ	وہ سر جس میں عشق کا جنون ہو
سرفراز	سربلند
سروِرواں	استعارہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
سرور	خوشی
سزاوارِ تحسین	تعریف کے لائق
سزاوار	قابل، لائق، اہل، زیبا ہونا
سعید	مبارک رنیک
سکونت	رہائش
سلاطین زمن	شاہانِ زمانہ
سلسبیل	جنت کی نہر
سنگ ریزہ	چھوٹے چھوٹے پتھر
سنگ	تمکین، وقار، ساتھ، پتھر،
سوا	سوائے، علاوہ
سوزن	سوئی
سوگند	قسم

سوئے چمن	چمن کی طرف
سہی	سرو کی ایک قسم جو بالکل سیدھا ہوتا ہے
سیّدِ سادت	سیّدوں کے سردار یا سرداروں کے سردار یا سیّدوں کے جد یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
سیلِ سرشک	آنسوؤں کی رَو
سیما	پیشانی
سینۂ صد چاک	وہ سینہ جس پر سیکڑوں زخم لگے ہوں
شُمول	کسی چیز پر چھا جانا، اپنے قبضے میں کر لینا، کسی چیز پر چھا جانا
شَمَّہ	تھوڑا، قلیل
شادمان	خوش
شادی	خوشی
شاغل	شغل کرنے والا
شام و پگاہ	صبح و شام، ہر وقت
شانہ کشی کرنا	کنگھی کرنا / بال سنوارنا
شاہِ کشورِ لولاک	صاحب لولاک یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
شاہ سوار	عمدہ سواری
شاہد	گواہ
شبِ اسریٰ	معراج کی رات
شبِ یلدا	گھنیری سیاہ رات
شباہت	شکل و صورت کا ملنا
شجر	پیڑ، درخت
شرَف	بزرگی
شرفِ انبیا	جسے انبیاء پر شرف حاصل ہو، اشرف الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
شغل	مصروفیت / کام

شکّرستاں	شکر کا کھیت یا کارخانہ
شکرخا	شکر چبانے والا
شکرگفتار	جس کی گفتگو میں مٹھاس ہو
شمایل	عادتیں
شمیم	خوشبودار ہوا
شور	کھارا
شہِ لولاک	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استعارہ
شہرہ	شہرت
شیریں رطب	خوش گفتار
شیریں کام	خوش گفتار
شیوۂ تسلیم بجالانا	جھک کر آداب کرنا یعنی کسی کو بڑا تسلیم کرتے ہوئے اُس کی عزت کرنا
صاحبِ لولاک	آپ ﷺ کا استعارہ
صاحب اکبر	بڑائی والا
صباحت	خوب صورتی
صبح ومسا	صبح وشام
صفی	برگزیدہ
صلوٰۃ خواں	درود پڑھنے والا
صلہ	بدلا
صوت عنادل	بلبل کی آواز
صورتِ خار	کانٹے کی طرح
صورت موج طلاطم	پانی کی موجوں کے تھپیڑوں کی طرح
طاعات	اطاعت، حکم ماننا
طالع واژوں	بدقسمتی

طالع	قسمت، نصیب
طباشیر رتباشیر سحر	صبح صادق کی سفیدی
طرب	خوشی
طرفہ	انوکھی
طغرا	نشانِ حکومت
طفیل	وسیلہ، واسطہ،
طیور	طیر کی جمع، پرندے
ظِلّ	سایہ
ظُلمت	اندھیرا
ظِلِّ ہُما	ہما کا سایہ۔ ہما ایک خیالی پرندہ کہ جس کے سر پہ سے گزر جائے وہ بادشاہ بن جائے
ظہور	ظاہر ہونا
علَم	جھنڈا
عارض	رخسار رگال
عاطل	بیکار
عبث	بے کار
عترت	اولاد، عزیز
عدم	عالم باطن
عدو	دشمن
عدیم المثل	جس کی مثال نہ ملے
عرصات	عرصہ کی جمع، قیامت
عرصۂ عرصات	میدان حشر
عرصہ	میدان
عزّوجاہ	عزت ومنصب

عزت رسان	عزت دینے والا
عصمت	خود کو گناہ سے رو کے رکھنا، پاکدامنی
عضو	جسم کا حصہ
عطرِ آداب سے	ادب کے ساتھ
عفت	پاکدامنی
عقدہ مشکل	مشکل کام/مشکل بات
عقدہ	گرہ، پریشانی، گتھی
عقلاے جہاں	دُنیا بھر کے عقل مند
عقیلان	عقیل کی جمع۔عقلمند لوگ
عندلیبانِ جناں	جنت کی بلبلیں
عندلیب زار	فریاد بلب بلبل
عینِ آداب	مکمل آداب
غنج	آنکھ اور بھنو کے اشارے
غازہ	اُبٹن/چہرے کی سرخی
غفران	مغفرت، بخشش
غلمانِ ارم	جنت کے نوجوان
غوّاص	تیراک، تیرنے والا
غیرت سے دہن بند	شرمندہ ہونا، شرمندگی کی وجہ سے منہ نہ کھول پانا
فُتوّت	مُروّت، بہادری
فرحت	خوشی
فرق	ہری اور چھوٹی گھاس جو زمین کو چھپالے/سبزہ
فروغ	بڑھوتری، چمک، روشنی
فعلِ عبث	بے کار کام

فلاکت	مفلسی، ناداری
فلک	آسمان
فیضِ اتم	بہت زیادہ فیض
فیوض	فیض کی جمع
قدوم	قدم کی جمع
قرصِ ماہ	چاند کا گولا
قسیم	تقسیم کرنے والا
قصرِ عرفاں	عرفان کا محل یعنی وہ مقام و مرتبہ جہاں پہنچنے پر اللہ کا عرفان حاصل ہو سکے
قصر ہونا	کم ہونا، آدھا ہو جانا، جیسے نماز قصر ہونا
قفس	قید
قمر	چاند
قمری	ایک پرندہ جو سرو کا عاشق ہوتا ہے
قندِ مکرر	وہ عمدہ بات جو دوبارہ کہی جائے
قوت	غذا
قوس	کمان
قہر	غصہ
کُشا	کھولنا
کاخ	محل
کام	منھ، حلق، دہن
کانِ تجلی	روشنی کی کان/کھان
کانِ جواہر	جوہرات کی کھان
کان	مخزن، کھان
کاہ	کائی

کبک	چکور، ایک پرندہ جو چاند کی روشنی پر رقص کرتا ہے
کثرت	زیادتی، مخلوقات اور اسما کا ظاہر ہونا۔ جس کے مقابل وحدت ہے۔
کج کُلاہ	ٹیڑھی ٹوپی والا، لااُبالی، دکھاوا کرنے والا، سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا
کج نگاہ	کج نظر، بدباطن۔ غلط راستے پر چلنے والا
کحلِ جواہر	جواہر سے بنا ہوا سُرمہ
کسرا	ایران کا بادشاہ
کسوت	لباس، پوشاک
کشتۂ غم	غم میں مبتلا
کشور	سلطنت، حکومت
کشورنوشیرواں	نوشیرواں کی حکومت
کلام قدیم	پچھلے صحیفوں اور کتابوں سے بھی مراد لی جاسکتی ہے اور قرآن کریم سے بھی۔
کمندِ یاس	نا اُمیدی کا پھندا
کنارا کرنا	بچ کر نکلنا
کنج	کونہ، گوشہ
کنیز	خدمت کرنے والی
کواکب	جمع ہے کوکب کی۔ کوکب یعنی ستارہ
کوتاہ	چھوٹا
کوثر	جنت کی نہر
کوشک	محل
کون ومکاں	دُنیا
کوئی دم	اتنا وقت جتنے وقت میں سانس کیا جاتا ہے یعنی قلیل مدت
کوئے محمد	آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محلہ یا گلی۔ مدینہ بھی مراد لیا جاسکتا ہے
گُلِ فردوس	جنّت کے پھول

گر نبودی	اگر نہ ہوتے
گرمِ تہنیت	مبارکباد میں مشغول
گرمِ بشارت	خوش خبری دینے میں مصروف
گرمِ عنان	لگام پکڑے ہوئے
گرمِ جولاں	گرم رفتار
گرمِ فغان	آہ وفغاں میں مشغول
گرم بکا	رونے پیٹنے میں مشغول
گرم طراز	بنانے سنوارنے میں مشغول
گرم عشرت	خوشی میں مشغول
گریز کرنا	بھاگ جانا
گریہ	رونا
گزیں	پسندیدہ، عمدہ
گشت	ہُوا
گلِ بے خزاں	وہ پھول جس پر خزاں نہ آئے، سدا بہار
گلبانگ	خوشی کا شوروغل
گلبن	گلاب کا پودا
گل	پھول، گلاب، استعارہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا
گلزارِ جناں	جنت کا باغ
گلستاں	پھولوں کا باغ
گلشنِ جاوید بہار	ایسا گلشن جس کی بہار ہمیشہ رہنے والی ہو
گنبدِ اخضر	گنبدِ خضرا
گنگ نمط	گونگے کی طرح
گوش	کان

گیاہ	گھاس
گیتی	عالم/دُنیا
گیسو	زُلف
گیسوئے مشکیں	خوشبو میں بسے ہوئے بال
لب تشنہ	پیاسا، جس کے ہونٹ پیاسے ہوں
لب جاں بخش	جن ہونٹوں (سے نکلنے والے کلمات) سے زندگی بخش دی جائے۔
لطفِ یزداں	خدا کا لطف و کرم
لطف	مہربانی
لعلّ لب	کلمۂ تمنّا لیے ہوئے ہونٹ
لعل/لعل لب	استعارہ ہے ہونٹوں کا
لمعان	چمکنا، روشن ہونا
لمعہ	روشنی، چمک
لیک	لیکن
مُہیّا	مُیسّر
مُردُمی	بردباری
مِہر	محبت، سورج
مَحیا	زندگانی، حیات
مُقِر	اقرار کرنے والا
مَردُم	آنکھ کی پتلی، انسان
مَلجا	جائے پناہ
مُطَیّب	پاک کیا ہوا
مُجاور	پڑوسی، عرف عام میں مزار کی دیکھ بھال کرنے والے کو بھی کہا جاتا ہے
مانَند	حرف تشبیہ یعنی مثل، جیسا، ویسا

مانع	رُکاوٹ
ماہِ تمام	چودھویں کا چاند
ماہِ نو	نیا چاند
ماہِ کنعانی	استعارہ ہے حضرت یوسفؑ کا
ماہی	مچھلی
مبدل	تبدیل
متاعِ وصلِ نبی	آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملاقات کی دولت
متصل	قریب
مجیب الدعا	جس کی دُعا قبول ہو (یہاں مراد ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے)
محرم	جانکار، واقف
محمل	اونٹ کا کجاوا، اونٹ کا ہودہ،
محن	رنج، غم
محیط	گھیرے ہوئے
مدام	ہمیشہ، تواتر کے ساتھ
مداین	وہ مقام جہاں کسرا کا محل تھا
مدوّر	گول
مراتب	مرتبہ کی جمع
مرجعِ قدوسیاں	فرشتوں کی آمد کی جگہ
مرحمت	مہربانی
مَردُم	آنکھ کی پتلی، آدمی۔انسان
مرسلاں	جمع ہے مرسل کی
مژدہ	خوش خبری
مژدہ رسا	خوش خبری کے ساتھ، خوش خبری دینے والا

مژگاں	پلکیں
مستطاب	اچھا، عمدہ، پاک
مشک اذفر	تیز خوشبو والی مشک
مشک فشان	مشک بکھیرنے والا
مصدرِ رافت	مہربانی کا سرچشمہ
مصدر	نکلنے کی جگہ، سرچشمہ
مصفا	صاف کرنے والا
مضطر	مضطرب، بے چین، پریشان
مع الاثبات	کلمہ طیبہ کے اقرار یا تصدیق کے ساتھ
معدوم	ختم، جس کا وجود نہ ہو
معطی مطلق	قطعی عطا کرنے والا یعنی اللہ رب العزّت
معطی	عطا کرنے والا
معمور	بنا ہوا
معنبر	خوش بودار
معیّت	ہم راہی، ساتھ
مغتنم	غنیمت
مقتدا	رہنما
مقتضا	جس کا تقاضہ کیا جائے
مقسوم	قسمت
مکحل	جس نے سرمہ لگایا ہو
مکین	مکان میں رہنے والا
ملاحت	سوہنا پن
ملبوس	لباس

ملجا	پناہ ملنے کی جگہ
ملک اولیا	فقر کی دُنیا
ملک	فرشتہ
ملکوت	ملک کی جمع
ممتاز	امتیاز کے ساتھ
ممدوح	جس کی مدح (تعریف) کی جائے
مناقب	منقبت کی جمع (تعریف)
مندرس	پھٹا پرانا
منعم	نعمت دینے والا
منقبت	تعریف۔اصطلاحاً صحابہ یا بزرگوں کی تعریف
منقوش رمنقش	نقش کیا ہوا
منقول	نقل کیا گیا
منوّر	روشن
منہ تو دیکھو	کیا حقیقت ہے۔کیا مجال ہے
موَدت	محبت
موجب	باعث
موزونی	موزونیت،مناسبت
مونس	غمگسار
موے مژگان	بھنوؤں کے بال
مہ کامل	چودھویں کا چاند
مہبط	اُترنے یا نازل ہونے کی جگہ
مہجور	ہجر میں مبتلا
مہجوری	دوری

نَجابت	شرافت، بزرگی
ناتواں	کمزور
نار	جہنم
ناروا	ناپسند
ناری	جہنمی
ناسخ	منسوخ کرنے والا
نافۂ چیں	چِنا ہوا نافہ، تاتاری ہرن کا نافہ
ناقہ	اونٹنی
ناگہاں	اچانک
نالۂ شب گیر	رات کو فریاد کرنا
نثار	نیگ، اُتارا
نحوست	بد شگنی، نیستی، برکت کا متضاد
نخل	درخت
نزاہت	پاکی
نزع	موت کا وقت
نسیم بوستاں	پھولوں کے باغ سے چلنے والی خوش گوار ہوا
نشانِ خاتمِ پیغمبراں	ختم نبوت کی نشانی
نصِ قرآن	قرآن کی آیت
نظارت	دیکھنا
نغمہ سرا	نغمہ گاتے ہوئے
نغمۂ عود	بربط (ایک قسم کا ساز) پر گایا جانے والا نغمہ
نفح	خوشبو کا پھیلنا
نمودار	ظاہر

نوبت و دولت	فتح مندی
نوحہ گر	نوحہ کرنے والا
نورِ تجلّی	آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کا نور
نورِ قِدم	وہ نور جو ہمیشہ سے ہے
نورِ ابصار	ایسی بصیرت جس میں صرف نور ہی نور دکھائی دے
نورانی لقا	نورانی چہرہ
نومیدی	یاس، ناامیدی
نوید	خوش خبری
نیشتر	نشتر، زخم کھولنے کا آلہ
نیم جاں	جس کی آدھی جان نکل چکی ہو۔ اَدھ مَرا
نے	نہ، نہیں
وا	پھر
وارا	نثار ہوا، قربان ہوا
واصف	وصف بیان کرنے والا
واصل	ملا ہوا
وا کرنا	کھولنا
والاہمم	ہمّت اور (مضبوط) ارادے والے
والا گُہر	بڑی شان والے
والہ	شیدا، عاشق
وائے	ہائے، افسوس
وحش	جمع ہے وحشی کی یعنی جنگلی جانور
وحوش	وحشی کی جمع الجمع
وراءالورا	دور دور تک

وسعت	پھیلاؤ
وصفِ سراپا	سراپا کی تعریف
وصف	تعریف
وقفہ	دیر
ہُویدا	ظاہر
ہجر	جدائی
ہجوم	بھیڑ
ہزار	بلبل
ہژدہ ہزار	اٹھارہ ہزار
ہست	ہے
ہشت جنّت	آٹھ جنتیں
ہلال	نیا چاند
ہم سفر	سفر میں ساتھ چلنے والا
ہم صفیر	ساتھی، ساتھ چہچہانے والا
ہمہ	تمام
ہنگامِ تولد	پیدائش کے وقت
ہیبت	رُعب
ہیہات	ہائے افسوس
یارِ غار	حضرت ابوبکر صدیقؓ کا لقب
یار	دوست
یاور	مددگار
یزداں	خدا
یکسر	تمام، سب کے سب

کتابیات

مولانا کافی کی تصنیفات

ابواب التاریخ	قلمی	۱۲۷۴ھ/۱۸۵۸ء
بہار خلد	مطبع سنگیں	۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء
بہار خلد ترجمہ شمائل ترمذی	مطبع ثمر ہند لکھنؤ	۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء
بہار خلد ترجمہ شمائل ترمذی	اہل سنت برقی پریس مراد آباد	۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء
تجمل دربار رحمت	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/۱۸۵۷ء
جذبۂ عشق	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/۱۸۵۷ء
خیابان فردوس	مطبع نظامی کان پور	۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء
خیابانِ فردوس	مطبع خاص منشی نول کشور کان پور	۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء
داستان صادقان	مطبع مصطفائی دہلی	۱۲۷۱ھ/۱۸۵۵ء
داستان صادقان	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/۱۸۵۷ء
دیوان کافی	مطبع ابوالعلائی حیدر آباد دکن	۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء
قصہ شیخ صنعان داستان عبرت افز	مطبع حیدری بمبئی	۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء
مولد شریف بہاریہ	مطبع مصطفائی دہلی	۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء
مولد شریف بہاریہ	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/۱۸۵۷ء
مولود شریف قلمی	قلمی	۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء
نسیم جنت	مطبع اکبری	۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء
نسیم جنت	مطبع خاص منشی نول کشور کان پور	۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء
نسیم جنت مع قصائد کافی	مطبع نظام المطابع مدراس	۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء
وفات نامہ	مطبع نظامی کان پور	۱۲۷۳ھ/۱۸۵۷ء

لغات وفرہنگ

القاموس الوحید	وحید الزماں کیرانوی	کتب خانہ حسینیہ دیو بند	۲۰۱۴ء
المورد الوسیط	مترجم پروفیسر عبد الرزاق	فرید بک ڈپو، نئی دہلی	ندارد
جامع فارسی لغات	رفیق احمد/سیّد امیر کھوکھر	فرید بک ڈپو، نئی دہلی	۲۰۱۵ء
فرہنگ آصفیہ	مولوی سیّد احمد دہلوی	این سی پی یو ایل، نئی دہلی	۲۰۱۶ء
فرہنگ عامرہ	محمد عبد اللہ خاں خویشگی	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی	۲۰۰۵ء
فیروز اللغات	مولوی فیروز الدین	ادبی دُنیا، دہلی	۲۰۱۱ء
لغات کشوری	سیّد تصدق حسین رضوی	مطبع منشی تیج کمار لکھنو	۱۹۹۴ء
منتخب اللغات	سیّد عبد الرشید	این سی پی یو ایل، نئی دہلی	۲۰۱۱ء
نور اللغات	مولوی نور الحسن نیّر	جنرل پبلشنگ ہاؤس کراچی	۱۹۵۷ء
اُردو مصدر نامہ	حفیظ الرحمٰن واصف دہلوی	مرتب محمد قاسم دہلوی	۲۰۱۲ء

معاون کتب

اُردو شاعری میں نعت	اسماعیل آزاد فتح پوری	نسیم بکڈپو لکھنؤ	۱۹۹۲ء
اخبار الصنادید	نجم الغنی خاں رام پوری	رام پور رضا لائبریری رام پور	۱۹۹۷ء
ادبی تحقیق مسائل اور تجزیہ	از رشید حسن خاں	اُتر پردیش اُردو اکادمی لکھنو	۱۹۹۰ء
تحقیق کا فن	گیان چند جین	اُتر پردیش اُردو اکادمی لکھنو	۱۹۹۰ء
تذکرہ شمیم سخن	عبد الحی صفا بدایونی	مطبع امداد الہند، مراد آباد	۱۸۸۴ء
چند ممتاز علماے انقلاب	یٰسین اختر مصباحی	دار القلم، ذاکر نگر نئی دہلی	۲۰۰۷ء
شرح حدائق بخشش	صوفی محمد عبد الستار طاہر	مسعودی اعظم پبلی کیشنز دہلی ۶	
کلیات ولی دکنی	نور الحسن ہاشمی	اُتر پردیش اُردو اکادمی، لکھنؤ	۱۹۸۹ء
متنی تنقید	ڈاکٹر خلیق انجم	ادارہ خرام پبلی کیشنز دہلی	۱۹۶۷ء
ملفوظات اعلیٰ حضرت	محمد مصطفےٰ رضا خاں	مکتبۃ المدینہ، دہلی	۲۰۰۹ء
اُردو میں نعت گوئی	ڈاکٹر ریاض مجید	اقبال اکادمی پاکستان	۱۹۹۰ء

نعت کے چند شعرائے متقدمین از ڈاکٹر سیّد شمیم گوہرؔ خانقاہِ حلیمیہ ابوالعلائیہ الہ آباد ۱۹۸۹ء
نعت گوئی کا موضوعاتی مطالعہ از حبیب الرحمٰن رحیمی اریب پبلی کیشنز دہلی

رسائل وجرائد

سہ ماہی العلم کراچی مدیر سیّد الطاف بریلوی اپریل مئی جون ۱۹۵۷ء
ماہنامہ ضیاء وجیہ، رام پور مدیر وجاہت اللہ خاں قادری فروری ۲۰۰۳ء
ماہنامہ ندائے شاہی مراد آباد مدیر حفظ الرحمٰن رامپوری مارچ ۲۰۰۳ء

قران، تفسیر واحادیث

الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض مالکی مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور ۲۰۰۴ء
الکامل فی التاریخ جلد دوم ابن اثیر الجزری دارالکتب علمیہ بیروت ۱۹۸۷ء
تفسیر قرطبی جلد پنجم احمد بن ابوبکر قرطبی ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۲۰۱۲ء
خزائن العرفان سیّد نعیم الدین مراد آبادی مکتبہ نعیمیہ دہلی
تفسیر روح البیان (اُردو) محمد فیض احمد اویسی کتبہ اویسیہ رضویہ، لاہور ۲۰۰۵ء
سنن ابن ماجہ ابن ماجہ الغزونی شبّیر برادرز، لاہور ۲۰۱۵ء
شمائل ترمذی شریف محمد بن عیسیٰ ترمذی مکتبۃ البشریٰ ۲۰۰۹ء
صحیح البخاری محمد بن اسماعیل بخاری مجلس برکات، مبارکپور ۲۰۰۷ء

ویب سائٹس

www.archive.com
www.rekhta.org
www.islamweb.net

قطعہ تاریخ

نتیجۂ فکر: ڈاکٹر عارف حسن خاں

ڈاکٹر آصف نے دیوانِ نعت کو کافی کے
دے کر ترتیب اُردو ادب کی بے شک خدمت کی
جہل کے سر کو کاٹ کے تاریخ اس کی عارفؔ نے
''ترتیب و تحقیق محمد آصف حسین'' کہی

۲۰۲۴=۲۰۲۷-۳

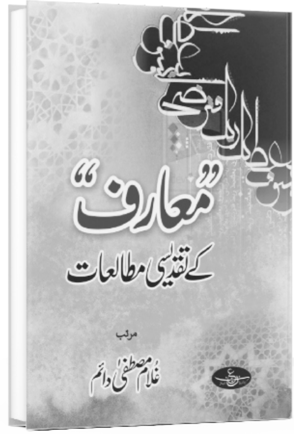
مرتب کا تعارفی خاکہ

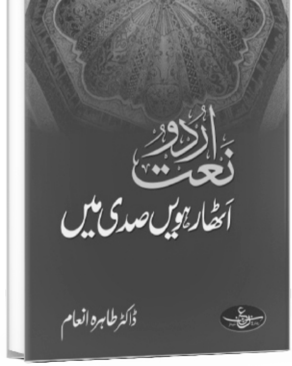
نام : محمد آصف حسین
ولدیت : جناب زاہد حسین بن صوفی حامد حسین وارثی بن صوفی محمد حسین
تاریخ پیدائش : ۱۹؍جولائی ۱۹۷۲ء
جائے پیدائش : بھٹی محلہ، مراد آباد
تعلیم : بی. ایس سی، بی ایڈ، ایم. اے. (اُردو) پی. ایچ ڈی.
وابستگی : بانی جنرل سکریٹری حمد و نعت فاؤنڈیشن، مراد آباد
بانی مرکز اُردو ادب و تحقیق مراد آباد

مطبوعہ کتب
- محمد حنیف قریشی کا اجمالی تعارف (۲۰۰۲ء)
- فاضل بریلوی، حیات و خدمات (۲۰۰۴ء)
- عارف حسن خان: شخصیت اور خدمات (۲۰۱۳ء)
- سو پھول عقیدت کے (۲۰۱۴ء)
- مراد آباد کے غیر مسلم شعرا (۲۰۱۵ء)
- مراد آباد کے غیر مسلم شاعر (دیوناگری) (۲۰۱۶ء)
- صدرالافاضل اور فن شاعری (۲۰۱۷ء)
- تذکرہ شعرائے مراد آباد (۲۰۲۰ء)
- مراد آباد میں غزل کا سفر (ہندی) (۲۰۲۰ء)
- جذباتِ ممتاؔز (بھگوت سرن ممتاؔز کا مجموعہ کلام) (۲۰۲۱ء)
- دیوانِ کاؔفی (سیّد کفایت علی کاؔفی مراد آبادی) (۲۰۲۴ء)

منتظرِ اشاعت
- کاؔفی مراد آبادی: حیات اور شاعری
- مراد آباد میں نعت گوئی کی روایت (آغاز تا حال)
- مضامین کیفؔ مراد آبادی (کیفؔ مراد آبادی کے نثری کارنامے)
- ''سرمایہ خاور'' (خاورؔ مراد آبادی کا نعتیہ مجموعہ)
- کرانتی کاری صحافی صوفی انبا پرساد مراد آبادی

زیر ترتیب
- نواب مجو خاں اور اُن کے خاندان کی علمی و ادبی خدمات
- مراد آباد کے علماء اور مشائخ


"معارف"
کے تنقیدی مطالعات
مرتب
غلام مصطفیٰ دائم


اردو
نعت
اٹھارہویں صدی میں
ڈاکٹر طاہرہ انعام

نعتیہ روایت کے اکابر شعرا کے کلام کی از سرِ نو اشاعت اور ان کے فکری، فنی اور لسانی پہلوؤں کا عصری مباحث اور تجزیاتی مطالعات میں شامل کیا جانا ایک طرف تو ہماری ادبی تاریخ کی ضرورت ہے اور دوسری جانب یہ معاصر ادبی تنقید کے تناظر کی وسعت اور وقعت میں اضافے کا ذریعہ بھی ہے۔ گزشتہ ربع صدی میں ہونے والے نقدِ نعت کے کام کو پیشِ نظر رکھا جائے تو اس امر سے انکار ممکن نہیں کہ اکیسویں صدی مطالعاتِ نعت میں نمایاں ترین صدی ہے۔ اس عرصے میں نعتیہ فکر و فن کی تفہیم و تعبیر کے نئے در وا ہوئے اور مزید ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں نقدِ نعت میں ایسے کئی مباحث کی داغ بیل پڑ رہی ہے جو جدید ذہن کے ساختہ ہیں اور جن سے نعتیہ تنقید کے نئے آفاق اور امکانات روشن ہو رہے ہیں۔ میں اس سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ کسی شاعر کے جہانِ معنی کی تفہیم کا جواز محض اس کی زبان یا اس کے لسانی پیکروں کی عقدہ کشائی سے موسوم نہیں، بلکہ اس کے ادبی، جمالیاتی، تلازماتی، حسیاتی اور فکری پہلوؤں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنے عہد سے اسے ہم آہنگ کرنا بھی اس کی تشریح و تعبیر کے بعض ایسے پہلو سامنے لاتا ہے، جن تک اکہرے اندازِ نظر کی رسائی ممکن نہیں ہوتی۔

اسی بنیاد پر ہم کسی بھی شاعر کی نئے زمانے سے ہم آہنگی کے پہلوؤں کو بہتر انداز سے سمجھ پاتے ہیں اور یہ نئے زمانے میں اس کے فن کی زندگی اور تفہیمِ نو کا باعث بھی بنتے ہیں۔ کافی مرادآبادی ایسے نعت گو، جو برِ صغیر میں اس روایت کے اوّلین لوگوں میں سے ہیں، کا شعری سرمایہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے مطالعاتی بازیافت کا متقاضی ہے۔ کافی کا یہ نعتیہ دیوان اپنے عہد کی زبان، تشبیہات و استعارات اور رنگِ تغزل سے روشناس کراتا ہے۔ مضامین بہت متنوع نہ سہی لیکن شعری اسالیب شائستگی اور خوش سلیقگی کے ساتھ نمایاں ہیں۔ خلوص اور جذبے نے کافی کے کلام میں جوش کے ساتھ اثر بھی پیدا کیا ہے۔ نعت کی شعری روایت کے جس اہم موڑ پر کافی کا دیوان ظہور پذیر ہوا، اس سے دیوانِ کافی کی متنی تنقید کی اہمیت بھی بڑھ جاتی ہے۔ میرے لیے یہ مسرت افزا بات ہے کہ ہندوستان سے معتبر محقق ڈاکٹر محمد آصف حسین نے کافی کے نعتیہ دیوان (نسخہ ابو العلائی: ۱۹۱۱ء) کو تصحیحِ متن اور مفید حواشی کے ساتھ مرادآباد سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ کافی جیسے شاعر کے نعتیہ دیوان کی اشاعت اس صنفِ ادب کے سنجیدہ مطالعے کی ایک خاص جہت کو بھی سامنے لاتی ہے۔ نعت ریسرچ سینٹر، کراچی نے ڈاکٹر محمد آصف حسین کے مدوّن کردہ نسخے کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کاوش نعت کے نئے محققین و ناقدین کے لیے مفید ہوگی۔

صبیح رحمانی

نعت ریسرچ سینٹر

ISBN:978-627-7895-01-3

9 786277 895013